صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز جمعتہ المبارک مورخہ 17 ستمبر 2021ء بمطابق 09 صفر المظفر 1443 ہجری صبح گیارہ بجے منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، مشتاق احمد غنی مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ۔

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوۃِ مِنْ یَّوْمِ الْجُمُعَۃِ فَاسْعَوْا اِلٰی ذِکْرِ اللّٰہِ وَذَرُوا الْبَیْعَO ذٰلِکُمْ خَیْرٌ لَّکُمْ اِنْ کُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَO فَاِذَا قُضِیَتِ الصَّلٰوۃُ فَانْتَشِرُوْا فِی الْاَرْضِ وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰہِ وَاذْکُرُوا اللّٰہَ کَثِیْرًا لَّعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَO وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَۃً اَوْ لَھْوَا انْفَضُّوْٓا اِلَیْھَا وَتَرَکُوْکَ قَآئِمًاO قُلْ مَا عِنْدَ اللّٰہِ خَیْرٌ مِّنَ اللَّھْوِ وَمِنَ التِّجَارَۃِ ط وَاللّٰہُ خَیْرُ الرّٰزِقِیْنَ۔

(ترجمہ): اے لوگو جو ایمان لائے ہو، جب پکارا جائے نماز کے لیے جمعہ کے دن تو اللہ کے ذکر کی طرف دوڑو اور خرید و فروخت چھوڑ دو۔ یہ تمہارے لیے زیادہ بہتر ہے اگر تم جانو۔ پھر جب نماز پوری ہو جائے تو زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ کا فضل تلاش کرو اور اللہ کو کثرت سے یاد کرتے رہو۔ شاید کہ تمہیں فلاح نصیب ہو جائے۔ اور جب انہوں نے تجارت اور کھیل تماشا ہوتے دیکھا تو اس کی طرف لپک گئے اور تمہیں کھڑا چھوڑ دیا ان سے کہو۔ جو کچھ اللہ کے پاس ہے وہ کھیل تماشے اور تجارت سے بہتر ہے اور اللہ سب سے بہتر رزق دینے والا ہے۔ و آخِرُ الدَعوَانا أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِینَ۔

نشانزدہ سوالات اوران کے جوابات

جناب سپیکر: جزاک اللہ۔

Questions` Hour: Ms. Shagufta Malik, Question No. 12628.

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر!۔۔۔۔۔

Mr. Speaker: No, not yet, after the Questions` Hour.

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر، دعا کی جائے۔

جناب سپیکر: After the Questions` Hour، دعا بھی کوئسچنز آور کے بعد ہو سکتی ہے، کر لیتے ہیں۔

* 12628 _ محترمہ شگفتہ ملک: کیا وزیر بلدیات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ اسسٹنٹ ڈائریکٹر بلدیات ضلع پشاور ترقیاتی منصوبوں میں ٹیکس کی مد میں رقوم وصول کرتا ہے;

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو گزشتہ پانچ سالوں میں کن کن منصوبوں، کس کس مد میں، کتنا کتنا ٹیکس ٹھیکیداروں سے وصول کر کے قومی خزانے میں جمع کرایا گیا ہے، نیز منصوبوں کی اے اے، ریلیز، اورک آرڈر اور اس سے حاصل شدہ اور جمع شدہ رقوم کی تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمود خان (وزیر اعلیٰ) (جواب معاون خصوصی برائے اعلیٰ تعلیم نے پڑھا): (الف) جی نہیں، دفتر اسسٹنٹ ڈائریکٹر محکمہ بلدیات پشاور ترقیاتی منصوبوں کی ادائیگی کے وقت دفتر اکاؤنٹنٹ جنرل صوبہ خیبر پختونخوا کو فائل ارسال کرتا ہے، رائج شدہ ٹیکس کی کٹوتی دفتر اکاؤنٹنٹ جنرل صوبہ خیبر پختونخوا براہ راست کرتا ہے، دفتر اکاؤنٹنٹ جنرل صوبہ خیبر پختونخوا جمع شدہ ٹیکس کٹوتی کی رقم ماہانہ بنیاد پر متعلقہ محکمہ کے سرکاری اکاؤنٹ میں، سرکاری خزانے میں جمع کر دیتا ہے۔

محترمہ شگفتہ ملک: جی سپیکر صاحب، یہ سوال کے جواب میں جو مجھے انہوں نے ڈیٹیلز دی ہیں سر، ایک تو یہ جواب بالکل غلط ہے کہ ٹیکس کی کٹوتی اے جی آفس، حالانکہ یہ کام یہ جو ڈیپارٹمنٹ ہے، ان کے جو اکاؤنٹنٹس اور سب انجینئرز ہوتے ہیں، ان کی Recommendations کے بغیر یہ Possible نہیں ہے، ان کی Recommendations کے بعد ہی یہ اے جی آفس کو بھیجا جاتا ہے، تو مجھے سمجھ نہیں آ رہی ہے کہ انہوں نے جو جواب میں مجھے لکھا ہے کہ ہم ٹیکس کی کٹوتی نہیں کرتے، یہ اے جی آفس، تو یہ کس

طرح Possible ہے کہ ان کے ڈیپارٹمنٹ کے اکاؤنٹنٹس اور جو ڈیپارٹمنٹ ہے، سب انجینئرز ز، ان کی Recommendation کے بغیر تو یہ ہو ہی نہیں سکتا۔

<u>جناب سپیکر</u>: خوشدل خان صاحب، سپلیمنٹری۔

<u>جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ</u>: سپیکر صاحب، ډیره مننه۔ شکریہ میرے Three supplementary questions اس میں ہیں، Technical type nature of tax. یعنی یہاں پر اے ڈی نے یہ Admit کیا ہے کہ ہم ٹیکس کٹوتی کرتے ہیں لیکن Indirect کرتے ہیں، وہ اے ڈی آفس والے کرتے ہیں، تو اب اس ٹیکس کا Nature کیا ہے؟ دوسری بات، یہ Percentage کتنی ہے اور تیسرا کوئسچن یہ ہے کہ یہ کس قانون کے تحت یہ Deduction ہو رہی ہے؟ یہ تین کوئسچنز ہیں، تھینک یو سر۔

<u>Mr. Speaker</u>: Kamran Bangash Shahib, respond please.

<u>جناب کامران خان بنگش (معاون خصوصی برائے اعلیٰ تعلیم)</u>: تھینک یو، مسٹر سپیکر سر، جو شگفتہ بی بی نے کوئسچن پوچھا ہے، اس کا تو Clearly جواب ہے، اکاؤنٹنٹس جو اے ڈی آفس میں بیٹھتے ہیں، وہ بھی اے جی آفس سے ہی آتے ہیں یا لوکل فنڈ آڈٹ کے، جو فنانس ڈیپارٹمنٹ ہیں، ان کے آفس سے آتے ہیں تو جو Deduction ہوتی ہے، وہ اے جی آفس کو جاتی ہے، SAP system کے تحت، وہ Indirect deduction ہو جاتی ہے، تو اس کوئسچن کو لوکل گورنمنٹ کو یا اے ڈی لوکل گورنمنٹ کو کوئی Taxation نہیں آتی۔ دوسرا جو خوشدل خان صاحب نے کوئسچن پوچھا ہے تو تین قسم کے ٹیکسز Deduct ہوتے ہیں At source کنٹریکٹرز وغیرہ سے، اے ڈی آفس Indirectly for AG office کرتا ہے، ایک ٹیکس جو ہے، وہ انکم ٹیکس ہے، وہ ایف بی آر کے اکاؤنٹ میں وہ چلا جاتا ہے، وہ ساڑھے سات پرسنٹ ہے، 7.5% on service charges، دوسرا سٹمپ ڈیوٹی ہے جو کہ 1850 روپے سے لیکر 6000 روپے تک مختلف اماؤنٹ ہے، اگر پانچ لاکھ روپے کا چیک ہے تو 1850 ہے اور اس کی ایسی ہی Maximum limit چھ ہزار روپے ہے۔ تیسرا ٹیکس ایک ڈی پی آر ٹیکس ہے جو Disable لوگوں کے لئے سوشل ویلفیئر ڈیپارٹمنٹ کے اس میں پھر ان کے Disable لوگوں کے لیے Use ہوتا ہے، Sorry disable نہیں Specially able لوگوں کے لئے، سر، وہ ہے 002. پرسنٹ، تو یہ تین ٹیکسز جو ہیں وہ کنٹریکٹرز سے یا جو Service providers سے Deduct ہوتے ہیں، ساڑھے سات

پرسنٹ، پھر ایک جو Specific fixed amount ہے، وہ ساڑھے اٹھارہ سو سے لیکر چھ ہزار تک ہے اور تیسرا جو ڈی پی آر ٹیکس ہے وہ 002. پرسنٹ ہے، تو یہ تین ٹیکسز Deduct ہوتے ہیں۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی شگفتہ ملک صاحبہ۔

<u>محترمہ شگفتہ ملک</u>: سر، میں جو پوچھ رہی ہوں، میں اس حوالے سے پوچھ رہی ہوں کہ جو انہوں نے مجھے، ایک تو ڈیٹیل کے حوالے سے میں نے بات کی تھی، Administrative approval کی میں نے بات کی تھی، ریلیزز کی بات کی تھی، جو ورک آرڈر ہے اس کی میں نے بات کی تھی، تو وہ ڈیٹیل اس میں موجود ہی نہیں ہے اور یہ سال کے آخر میں یہ Reconciliation کا جو طریقہ کار ہوتا ہے اس حوالے سے میں نے بات کی تھی۔ سر، اس میں میجارٹی یہ ہوتا ہے کہ جو ڈیپارٹمنٹ ہے، وہاں کے لوگ، جو کنٹریکٹرز ہمارے ہوتے ہیں، ان کی ملی بھگت سے بہت سے ایسے ٹیکسز ہوتے ہیں جو جمع نہیں ہوتے، یہ حکومت کے فائدے کی بات ہے، یہ اس پورے صوبے کے فائدے کی بات ہے کہ یہ جو ٹیکس کی مد میں جو پیسے جمع نہیں ہوتے، اس حوالے سے جو ڈیٹیل میں بات کی تھی، سر، میں وہ بات کر رہی ہوں کہ یہ تو پورے صوبے کے مفاد کی بات ہے اور اس کو اگر آپ سٹینڈنگ کمیٹی میں ریفر کریں تو میرے خیال میں بہت سی ایسی انفارمیشن ہیں جو میں شیئر کر سکتی ہوں، جو شاید اس کو نسچنز آور میں آپ مجھے موقع نہ دیں۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی کامران صاحب۔

<u>معاون خصوصی برائے اعلیٰ تعلیم وتعلقات عامہ</u>: سر، جو میڈم نے پوچھا ہے، اے اے کے اوپر کوئی پیسے جمع نہیں ہوتے، ورک آرڈر کے اوپر کوئی پیسے جمع نہیں ہوتے، وہ چیکس کے اوپر ہوتے ہیں، جو چیکس ان کو ملتے ہیں، میں نے جیسے عرض پہلے کی کہ جو SAP کا پورا سسٹم ہے، وہ اے جی آفس اور پراونشل ڈیپارٹمنٹس کے ساتھ وہ Aligned ہے، اسی میں سے Deduction ہوتی ہے، تو اس کا کوئی Direct link نہیں ہے لوکل گورنمنٹ کے آفیسز کے ساتھ، جو بھی اگر Tax deduction میں جیسے انہوں نے فرمایا کہ وہ اس میں کوئی Fudging کرتے ہیں یا کوئی DATA concealments کرتے ہیں تو وہ سسٹم میں Automatic system میں Reflect ہو جاتا ہے، تو ایسی کوئی وہ نہیں ہے کہ کوئی ٹیکس کو Fudge کر دے گا Conceal کر دے گا، ایسی کوئی بات نہیں اور اے اے کے اوپر، ریلیز ورک آرڈر کے اوپر یا کسی بھی چیز کے اوپر کوئی پیسے نہیں جاتے، لوکل گورنمنٹ کو پیسے جو ہیں، وہ ٹیکس کی مد میں جو چیک ریلیز ہوتا ہے، اس میں ٹیکس کی مد میں اے جی آفس Deduct کرتا ہے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ میڈم، دیکھیں آپ اپنے کوئسچن کو دیکھیں، آپ نے لکھا ہے، آگے (ب) میں آپ کہتی ہیں کہ اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو، تو (الف) کا جواب اثبات میں ہے ہی نہیں، وہ کہتے ہیں ہم کوئی ٹیکس نہیں کاٹتے، So نیچے والی جو چیزیں آپ نے مانگی ہیں، پھر ان کا جواز ہی ختم ہو جاتا ہے، توThat is clearاس کوئسچن سے، آپ خود کہہ رہی ہیں کہ اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو، تو وہ اثبات میں نہیں ہے، وہ کہتے ہیں جی نہیں، دفتر اسسٹنٹ ڈائریکٹر محکمہ بلدیات پشاور ترقیاتی منصوبوں میں ٹیکس کی مد میں کوئی کٹوتی براہ راست نہیں کرتا۔

محترمہ شگفتہ ملک: سر، تو میں تو یہی کہہ رہی ہوں کہ انہوں نے جواب ہی مجھے صحیح نہیں دیا۔ میں تو یہی پوچھ رہی ہوں کہ یہ کیسے Possible ہے کہ اے جی آفس کس طریقے سے Without جو آپ کے ڈیپارٹمنٹ جو اے ڈی کے جو اکاؤنٹنٹس ہیں یا سب انجینئرز کی Recommendations کے بغیر وہ کیسے کر سکتا ہے؟ یہ Possible نہیں ہے، میں یہ کہہ رہی ہوں کہ جو چیزیں میں نے مانگی تھیں ڈیٹیلز، تو پھر مجھے دے دیتے اگر یہ ٹھیک ہے اور اے جی آفس کرتا ہے تو پھر مجھے ڈیٹیل کیوں فراہم نہیں کی گئی؟ سر، یہ بہت Important ہے اور یہ صوبے کے مفاد کی بات ہے، سر، یہ ان کی حکومت کے مفاد کی بات ہے، Kindlyاس کو اگر ریفر کریں تو میرے خیال میں اس میں حکومت کا ہی فائدہ ہو گا۔

جناب سپیکر: جی کامران صاحب۔

معاون خصوصی برائے اعلیٰ تعلیم و تعلقات عامہ: سر، شگفتہ بی بی نے جو کوئسچن پوچھا تھا، اس کے بارے میں تو Clearly ڈیپارٹمنٹ نے کہہ دیا ہوا ہے کہ لوکل گورنمنٹ آفس Deduction نہیں کرتا، SAPکا پوراAutomated system ہے، میں دوبارہ سے دہرا دیتا ہوں کہ SAPکا پورا سسٹم جو ہے اس میں Automatic deductions ہو جاتی ہیں اور وہ پھر Relevant departments کو پہنچ جاتی ہیں، جیسے ایف بی آر ہے، جیسے سٹمپ ڈیوٹی ایکسائز ڈیپارٹمنٹ کے پاس جاتی ہے اور اسی طرح ایکسائز کے بعد فنانس ڈیپارٹمنٹ، تو یہ سارا ایک پورا Digitalized automated system ہے، اس میں کسی قسم کی کوئی DATA concealment یا ٹیکس کی وہ نہیں ہے، اگر میڈم Insists کرتی ہیں تو سر، اس کے اوپر ووٹنگ ہو جائے، Basically ہم اس کے اوپر Agree نہیں ہیں، چونکہ یہ پورا ایک Automated System ہے، کوئی کسی قسم کی اس میں نہیں ہو سکتی۔

جناب سپیکر: جی۔

محترمہ شگفتہ ملک: جناب سپیکر، میں نے تو Already یہ بات کی کہ یہ اس صوبے کے مفاد کے لئے میں نے بات کی ہے، اگر آپ لوگ سمجھتے ہیں کہ نہیں، حکومت مطمئن ہے اس جواب سے، مجھے کوئی وہ نہیں ہے، میں نے یہ سوال اس لئے اٹھایا تھا۔

جناب سپیکر: تھینک یو۔ محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی صاحبہ، 12694، محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی۔

* 12694 _ محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: کیا وزیر ٹرانسپورٹ ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ موجودہ حکومت نے ضلع مہمند (سابقہ فاٹا) محکمہ ٹرانسپورٹ کے شعبے کے لئے ترقیاتی فنڈز مختص کئے ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو؛

(1) مذکورہ محکمے کے لئے کل کتنا فنڈ مختص کیا گیا ہے؛

(2) مذکورہ محکمے کو کتنا فنڈ ریلیز کیا گیا ہے؛

(3) مذکورہ محکمے نے کتنا فنڈ تاحال خرچ کیا ہے، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب شاہ محمد خان (وزیر ٹرانسپورٹ): (الف) جی ہاں، موجودہ حکومت نے ضلع مہمند کے لئے الگ سے فنڈز جاری نہیں کئے بلکہ محکمہ ٹرانسپورٹ کو تمام ضم شدہ فاٹا اضلاع (خیبر، باجوڑ، مہمند، اورکزئی، شمالی وزیرستان اور جنوبی وزیرستان) کے لئے سکیم نمبر 1: Establishment of Transport Facilitation Centers in Merged Districts AIP Year 2021-22, ADP No. 2042 کے لئے 515.555 ملین فنڈز مختص کئے۔ سال 2020-21 میں اس سکیم کا اے ڈی پی نمبر 2147 تھا اور یہ سکیم 22-10-2020 کو PDWP کی میٹنگ میں منظور ہوئی تھی جبکہ سکیم نمبر 2: Feasibility Study for Construction and Establishment of Two Trucking Terminals in Merged Areas (AIP) ADP No. 2148 (2020-21)، یہ سکیم 22-10-2020 کو PDWP meeting میں منظور ہوئی تھی۔

(2) مندرجہ بالا سکیم نمبر 1 کے لئے 515.555 ملین سابقہ فاٹا ضم شدہ علاقوں کے لئے مختص کیا گیا ہے جبکہ سکیم نمبر 2 کے لئے 6.0 ملین مختص کئے گئے۔

(3) سکیم نمبر 1 کے لئے 75 ملین سال 2020-2021 میں خرچ کئے گئے ہیں، فرنیچر، آئی ٹی آلات، گاڑیوں کی خریداری وغیرہ کی مد میں خرچ کئے گئے جبکہ سکیم نمبر 2 کے لئے 3.98 ملین جاری کئے گئے جو کہ فیزیبیلٹی سٹڈی کے لئے خرچ کئے گئے۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب، یہ ٹرانسپورٹ کے منسٹر سے میرا سوال ہے، 12694 سوال نمبر ہے جناب سپیکر صاحب، اس میں میں نے پوچھا ہے کہ آیا ضلع مہمند کے لئے ٹرانسپورٹ کے لئے کوئی ترقیاتی فنڈز مختص کئے گئے ہیں؟ محکمہ ٹرانسپورٹ کے شعبے میں انہوں نے کہا ہے، جی ہاں، موجودہ حکومت نے ضلع مہمند کے لئے الگ سے فنڈز جاری نہیں کئے بلکہ محکمہ ٹرانسپورٹ کو تمام ضم شدہ اضلاع خیبر، باجوڑ، مہمند، اورکزئی، شمالی وزیرستان اور جنوبی وزیرستان کے لئے سکیم نمبر ون میں اے ڈی پی 22-2021 کے لئے 515.555 ملین فنڈز مختص کئے ہیں جس کا اے ڈی پی نمبر 1247 ہے۔ جناب سپیکر صاحب، پہلے حصے کا میں ان سے پوچھنا چاہتی ہوں، سب سے پہلے تو میں نے ان سے ضلع مہمند کے بارے پوچھا تھا، کیا ضلع مہمند میں تمام، یہاں پہ میرے بھائی بیٹھے ہونگے، جو وہاں سے Elect ہو کر آئے ہیں، کیا ضلع مہمند میں تمام ٹرانسپورٹ کی Facilities پوری ہو گئی ہیں، کیا وہاں پہ بی آر ٹی چل رہا ہے، وہاں پہ Under ground یورپین کی اس طرح Under ground ریلوے ٹریک چل رہا ہے، کیا وہاں پہ ٹرانسپورٹ کی ساری جو کمی پوری ہو چکی ہے؟ کہ جو یہ کہتے ہیں کہ جی ہاں، پہلے انہوں نے کہا کہ جی ہاں، پھر اس کے بعد کہتے ہیں کہ ہم نے ایک محکمہ بنایا ہے کہ جس میں ہم لوگ تمام یعنی Merged areas کو Include کریں گے اور 515 ملین فنڈ ہم نے مختص کیا ہے اور پھر جو جناب سپیکر صاحب، انہوں نے جواے ڈی پی نمبر مجھے دیا ہے، جناب سپیکر صاحب، ذرا آپ اپنے سٹاف سے پوچھیں کہ یہ جو 2147 ہے، آپ ذرا اے ڈی پی نمبر نکالیں، یہ بالکل غلط ہے، یہ کچھ اور، کسی اور مد میں ہے، میں نے 22-2021 کی اے ڈی پی دیکھی ہے، یہ بالکل غلط ہے، 2147 بالکل غلط اے ڈی پی ہے کہ جس میں کہ ان کے محکمے نے مجھے غلط جواب دیا ہے۔ جناب سپیکر صاحب، میں اپنے سوالات آپ کو پتہ ہے کہ نہ کمیٹیوں کے حوالہ کرتی ہوں، میری آواز جب لوگوں تک پہنچتی ہے، میرے لئے یہی کافی ہے کیونکہ کمیٹی میں جاکر اور وہاں پہ سر کھپا کر اور وہی پہ یہی چیزیں ہوں، جناب سپیکر صاحب، پچھلی دفعہ بھی ان کے محکمے نے چونکہ یہ میرے لئے بہت محترم ہیں، میرے بھائیوں جیسے ہیں لیکن ان کا شاید محکمے پہ اب اتنا کنٹرول نہیں ہے کیونکہ مجھے پہلے بھی جب میں نے کہا تھا کہ میں Satisfied ہو گئی ہوں تو میں نے اس لئے کہا تھا کہ مجھے اسی دن ایک پلندہ ملا تھا اور صبح دس بجے ملا تھا، یعنی مجھے وہ پیپر Receive نہیں ہوا تھا لیکن ان کا محکمہ پتہ نہیں ان کا سیکرٹری ہے، جو بھی ہے، جو ان کو غلط Guidance دے رہا ہے۔ پھر میں آتی ہوں جناب سپیکر، یہ تو ہو گئی اے ڈی پی کی بات، پھر اس کے بعد میں آتی ہوں کہ انہوں نے کہا کہ ہم

نے ضم شدہ اضلاع کے لئے 515 ملین مختص کئے، جس میں سے کہ جو پہلی اے ڈی پی میں جو غلط بتا رہے ہیں، پچھتر ملین 2020 میں خرچ کئے اور اس میں بتایا گیا، میں نے مانگی ہے فل تفصیل، لیکن انہوں نے کہا کہ فرنیچر، آئی ٹی آلات، گاڑیوں کی خریداری وغیرہ کی مد میں خرچ کئے گئے، مجھے بتائیں کہ یہ "وغیرہ" کیا ہوتا ہے، "وغیرہ" کیا ہوتا ہے؟ مطلب یہ ہے کہ پچھتر ملین میں انہوں نے گاڑی لی، انہوں نے فرنیچر لیا، جب ایک سسٹم ہی موجود نہیں ہے، جب ایک چیز ہی موجود نہیں ہے Ground پہ، تو سر انہوں نے پچھتر ملین کہاں پہ خرچ کئے؟ اس کی تفصیل انہوں نے مجھے نہیں دی کہ کونسے علاقے کے لئے انہوں نے فرنیچر لیا، کونسے علاقے کے لئے انہوں نے بس لی، کونسے علاقے کے لئے انہوں نے جو ہے تو آئی ٹی آلات لئے اور کونسے علاقے کے لئے جناب سپیکر صاحب، دیکھیں ہم یہاں پہ بڑی سنجیدگی سے یہاں پہ آتے ہیں اور یہاں پہ بہت سنجیدگی سے سوالات ہوتے ہیں، میں نے کبھی بھی اپنے کوسچن کو یہ نہیں کہا کہ آپ اس کو کمیٹی کے پاس بھجوا دیں یا یہ کر دیں یا وہ کر دیں، میں اسی فلور پہ ان سے یہ جواب مانگنا چاہتی ہوں تاکہ لوگوں کو بھی پتہ چلے، کمیٹی کی تو جو رپورٹ ہے وہ شائع ہی نہیں ہوتی ہے کہ اس میں کیا ہوا، کیا نہیں ہوا؟ میں ان سے اسی فلور پہ جواب مانگنا چاہتی ہوں کہ اے ڈی پی نمبر کیوں غلط دیا گیا، پچھتر لاکھ روپے کہاں خرچ کئے گئے، تفصیل مجھے کیوں نہیں دی گئی اور پھر جب انہوں نے کہا کہ ممند کے لئے ہم نے الگ سے، کیا ممند Merged area میں نہیں آتا ہے؟ کیا ممند کے لوگ جو ہیں تو ان کو تمام Facilities مل گئی ہیں؟ جناب سپیکر صاحب، مجھے اس پہ فل جواب ابھی اسی فلور پہ چاہیئے، میں کبھی بھی نہیں کہونگی تاکہ-----

<u>جناب سپیکر</u>: جی منسٹر صاحب، شاہ محمد وزیر۔ جی خوشدل خان صاحب، سپلیمنٹری۔

<u>جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ</u>: سر، اس میں میرا یہ ایک سپلیمنٹری ہے کہ انہوں نے یہ فہرست (ب) میں جو جواب میں لکھا ہے، سکیم نمبر 1 کے لئے 25 ملین، اتنا خرچ کئے گئے ہیں اور خرچ کے جو Causes بتائے ہیں، فرنیچر ہے، آئی ٹی ہے اور گاڑیاں خریدنا ہے، اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اتنا ہمارا غریب صوبہ ہے کہ یہاں پر لوگ کس طرح وقت گزار رہے ہیں، کن مشکلات سے زندگیاں، دوسری طرف ہمارے ملک قرضوں پر قرضے ہم لے رہے ہیں، ہم خیرات مانگتے ہیں لیکن ہمارے یہاں پر یہ عیاشیوں کو دیکھیں کہ ابھی آپ کی سکیم نہیں ہے، ابھی آپ نے سکیم شروع نہیں کی ہے، سکیم سے پہلے آپ نے فرنیچر خریدا ہے، پھر آپ نے آئی ٹی کے (آلات) اور گاڑیاں خریدیں، پھر آپ یہاں پر تفصیل بھی ہاؤس میں پیش

نہیں کرتے کہ آپ نے کس قسم کا فرنیچر لیا ہے، آپ کا کتنا فرنیچر پر خرچ آیا ہے؟ ان کی تفصیل نہیں ہے، آئی ٹی کا مطلب ہے کتنا لیا ہے سامان، ان کی یہاں تفصیل نہیں ہے، گاڑیاں، پھر گاڑیاں، وہ کونسی گاڑیاں لی ہیں، کن کن افسروں کے لئے گاڑیاں لی ہیں، کون استعمال کر رہے ہیں؟ کیونکہ پبلک ٹرانسپورٹ کی بات یہاں پر نہیں ہے، تو یہ مطلب ہے زیادتی ہے اس صوبے کے ساتھ، اس عوام کے ساتھ اور یہاں پر جو ہم بجٹ پیش کرتے ہیں تو یہ ہمارے اس ہاؤس کے ساتھ بھی ایک زیادتی ہے کہ ہم پیسے اتنے عیاشی پر خرچ کرتے ہیں، تو اس کا جواب دے دیں۔ تھینک یو، سر۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی شاہ محمد وزیر صاحب۔

<u>جناب شاہ محمد خان (وزیر ٹرانسپورٹ)</u>: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب، میڈم ہماری محترم ہیں لیکن شکر ہے کہ سوال بھی اس نے کیا اور جواب بھی خود دیا۔ جو سوال میڈم نے کیا ہے، خوشدل خان صاحب نے بھی اس کی وضاحت کی، ہمارے Merged districts کے بارے میں پوچھا ہے اور ہمارے دو پراجیکٹس چل رہے ہیں Merged district میں، ایک Establishment of Transport Facilitation Centre جو تمام اضلاع کے لئے ہے اور دوسرا جو ہمارا Truck terminal ہے وہ Merged districts کے لئے ہے، اس کی Feasibility study ہے، اس کے علاوہ صوبائی لیول پر ہماری سکیمیں ہیں لیکن خاص کر Merged districts کے لئے یہی دو سکیمیں ہیں۔ یہ سوال کیا گیا کہ یہ Equipments، گاڑیاں، یہ کیوں خریدی گئی ہیں؟ اور یہ اس کو عیاشی کہہ دیا گیا۔ جناب سپیکر صاحب، ہماری صوبائی حکومت کا فیصلہ ہے کہ جتنے بھی اس صوبے میں محکمے ہیں ان کو ہم Extend کریں گے ایکس فاٹا کو Merged districts میں تو وہاں ہم دفاتر بناتے ہیں، وہاں ہمیں گاڑیوں کی ضرورت ہے، وہاں ہمیں سٹاف کی ضرورت ہے، وہاں ہمیں کمپیوٹر کی ضرورت ہے اور جتنے بھی Equipments ہیں، ہم نے نئے دفاتر بنانے کے لئے جو سات اضلاع ہیں، اس میں ہم سات نئے دفاتر بناتے ہیں اور شروع کرتے ہیں، اس کے لئے وہاں باقاعدہ ہم نے اشتہار کیا ہے اور انیس تاریخ پر ETEA کا Exam لینا ہے، اس پر نئی بھرتی ہوگی ہم اب، تو ہم اس کو اس طرح لائیں گے جس طرح صوبے میں ہے، یہ صوبائی حکومت کی پالیسی ہے اور تمام ڈیپارٹمنٹس کے لئے ہے۔ جو میڈم نے اے ڈی پی نمبر کی بات کی جناب سپیکر صاحب، جب یہ کوسچن ہوتا ہے تو یہ پہلے ہوتا ہے، تو پرانی اے ڈی پی کا نمبر دیا تھا، اس میں غلطی کی گنجائش نہیں ہے، یہ بڑا ذمہ دار فلور ہے، جب ہم

جواب دیتے ہیں تو ذمہ داری سے دیتے ہیں، پرانی اے ڈی پی اور نئی اے ڈی پی کے میں نے میڈم کو سمجھا دیا ٹیلی فون پہ، پہلے بھی یہی کوئسچن آیا ہے لیکن اس وقت دو سرا ڈسٹرکٹ تھا، ابھی ممند ڈسٹرکٹ ہے، تو وہی ہمارا جواب ہے اور وہی کوئسچن ہے، اے ڈی پی نمبر، پرانی اے ڈی پی کا نمبر دیا تھا 21-2020 اب 22-21 ہے، تو اس کا اے ڈی پی نمبر بھی صحیح ہے لیکن وہ پرانا تھا، اب نئی اے ڈی پی کا نمبر دیا ہے، اگر کوئی اس میں ابہام ہے، اس کو کوئی شک ہے، میں اس کے ساتھ بیٹھتا ہوں، ذمہ داری سے بیٹھتا ہوں، اگر ٹرانسپورٹ والوں نے کسی نے بھی غلطی کی تو میرا کنٹرول بھی ہے اور میں سزا بھی دوں گا۔

<u>Mr. Speaker:</u> Thank you.

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی:</u> سر، آپ سے گزارش ہے کہ آپ وہ اے ڈی پی کی بک منگوالیں اور اس میں دیکھ لیں کہ یہ اے ڈی پی نمبر یہی ہے کہ نہیں ہے؟

<u>جناب سپیکر:</u> اگلی بات کرتے ہیں۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی:</u> نہیں سر، دیکھیں۔

<u>جناب سپیکر:</u> اگلی بات کریں ناں، وہ انہوں نے جواب دے دیا ہے۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی:</u> جناب سپیکر، ایک تو 175 ملین جو انہوں نے خرچ کئے ہیں، اس سے بھی مطمئن نہیں ہوں کیونکہ انہوں نے کہا ہے کہ ہم نے فرنیچر خریدا، ہم نے گاڑیاں خریدیں۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> پھر آپ کیا کہتی ہیں، کیا کریں؟

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی:</u> میں یہ کہتی ہوں کہ مجھے پورا جواب اسی فلور پہ دے دیا جائے۔

<u>جناب سپیکر:</u> انہوں نے تو دے دیا ناں جواب۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی:</u> تو غلط دیا ہے ناں، غلط دیا ہے، انہوں نے ان کا جواب نہیں دیا، غلط جواب دیا ہے تو جناب سپیکر صاحب، یہ دیکھیں سر۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> خوشدل خان صاحب کہتے ہیں کہ میرا جواب نہیں دیا۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی:</u> جناب سپیکر صاحب، انہوں نے جواب دیا ہے، ان کا ڈیپارٹمنٹ ان کو غلط Guide کر رہا ہے۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> مائیک کھولیں نگہت بی بی کا۔۔۔۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی:</u> ابھی آپ کہیں گے کہ تم نے پھر اس مائیک کو کیوں مروڑا ہے؟ جونہی یہ میں بات کر رہی ہوتی ہوں، اوپر سے میرا مائیک بند کر دیتے ہیں، ان کو تکلیف کیا ہے مجھ سے؟۔۔۔۔

جناب سپیکر: ان کی کوئی آپ سے دشمنی ہے،اوپر والوں کی کوئی دشمنی ہے آپ سے، مجھے لگتا ہے۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: نہیں،ان کو اگر میں پسند نہیں ہوں توان کی وجہ سے تو میں یہاں اس ہاؤس میں نہیں آئی ہوں ناں، ہر وقت یہ میرا مائیک بند کر دیتے ہیں، یہ میں اکھاڑ کر پھینک دوں گی۔ مجھے بات مکمل کرنے دیا کریں۔ سر میں اے ڈی پی نمبر سے مطمئن نہیں ہوں، میں 75 لاکھ روپے سے مطمئن نہیں ہوں، مجھے یہ اے ڈی پی ابھی آپ نکلوالیں،ابھی آپ دیکھ لیں گے۔

جناب سپیکر: دیکھیں،یہ کوسچن آپ کا کوئی پرانا تھاناں،اس وقت یہ اے ڈی پی نمبر یہی تھا۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: ہاں،نہ،نہ سر نہ،دیکھیں ناں پہلے بھی یہ۔۔۔۔

جناب سپیکر: کتنا عرصہ پرانا ہے،یہ جون سے پہلے کا ہو گا۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر، پہلے میری بات سن لیں ناں، دیکھیں میں نے کبھی بھی کسی کوسچن پہ اتنا آپ سے Argument نہیں کیا ہے، میں اس دن بھی میں نے کہا کہ میں مطمئن ہوں، میں نے یہی کہا ہے کہ میں مطمئن ہو گئی ہوں حالانکہ بقول آپ کی رولنگ کے وہ کوسچن سیدھا کمیٹی کے پاس جانا چاہیئے تھا کہ انہوں نے مجھے دس بجے جواب دیا، منسٹر نے خود مجھ سے Contact بھی نہیں کیا لیکن۔۔۔۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب، خوشدل خان صاحب کہتے ہیں میرے سپلیمنٹری کا جواب نہیں آیا۔

جناب شاہ محمد خان(وزیر ٹرانسپورٹ): جناب سپیکر صاحب، میں نے بڑی ذمہ داری کے ساتھ جواب دیئے اور اس سے فلور پہ یہ میں نے ذمہ داری لی کہ اگر ہمارے جواب میں کوئی گڑ بڑ ہے تو میں ٹرانسپورٹ کے خلاف ایکشن لوں گا، میں ایک ذمہ دار منسٹر ہوں، کنٹرول بھی ہے اور اگر آپ کو تفصیل کی ضرورت ہے تو میں تمام تفصیل آپ کو دوں گا، وہ آپ خود چیک کریں، اگر اس میں کوئی غلطی ہو، میں آپ کے ساتھ ہوں۔ تفصیل مانگی نہیں ہے،وہ ابھی دیتا ہوں،آپ نے مانگی نہیں، خوشدل خان صاحب، آپ نے مانگی نہیں۔۔۔۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: ڈیپارٹمنٹ سے مانگی ہے،آپ کے ساتھ،آپ کب دیں گے پھر، پھر یہ پتہ نہیں چلتا کہ یہ گاڑیاں کن کی ہیں؟

وزیر ٹرانسپورٹ: اسمبلی کو کُسچن آگیا،آپ کو میں تفصیل دفتر سے لیکر دوں گا۔

جناب سپیکر: چلیں کوسچن نمبر۔۔۔۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جواب تودیں ناں پلیز۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: یہ جواب تودیں ناں۔

جناب سپیکر: So, I will put it to voting then what is the solution? انہوں نے جواب دے دیا،او میرے خدا!۔۔۔۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر، وہ کہتے ہیں کہ آپ لوگوں نے یہ فیصلہ کیا ہوا ہے کہ آپ لوگ کسی کو کسچن کو کمیٹی میں اسی لئے کمیٹی پہ آپ پہ زور بھی نہیں دیتی ہوں، سر تفصیل کا پوچھیں کہ انہوں نے تفصیل کیوں نہیں دی ہے؟

جناب سپیکر: دیکھیں نگہت بی بی، نگہت بی بی You are seasoned parliamentarian آپ نے کوسچن کیا، انہوں نے جواب دیا آپ Satisfied نہیں ہیں، آپ کہتی ہیں کمیٹی کے حوالے کرو، وہ کہتے ہیں نہیں، اب میرے پاس راستہ کیا ہے؟ یہی ہے کہ I will put it to voting یا آپ بس خاموش ہو جائیں، بس یہی ہو سکتا ہے، تھینک یو۔ حمیرا خاتون صاحبہ، 12985۔

* 12985 _ محترمہ حمیرا خاتون: کیا وزیر بلدیات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) صوبہ بھر میں اشیائے خوردونوش کے جو سستا بازار قائم کئے جاتے ہیں، ان میں عام مارکیٹ کے مقابلے میں اشیاء کی قیمتیں کتنی کم رکھی جاتی ہیں؛

(ب) سستا بازاروں میں قیمتوں کو کنٹرول میں رکھنے کیلئے حکومت کیا اقدامات کرتی ہے، اس کی تفصیل فراہم کی جائے؛

(ج) گزشتہ چھ ماہ میں صوبہ بھر میں ضلع وار کتنے مقامات پر سستا بازار لگائے گئے ہیں، نیز ان سستا بازاروں میں قیمتوں کو کنٹرول کرنے کے لئے کتنے افراد کے خلاف کارروائی کی گئی ہے، نیز جرمانوں کی مد میں وصول ہونے والی رقوم کی ضلع وار مالیت کیا ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمود خان (وزیر اعلیٰ) (جواب معاون خصوصی برائے اعلیٰ تعلیم): (الف) صوبائی حکومت کے احکامات کے نتیجے میں مختلف اضلاع میں اشیائے خورد و نوش کو بازار سے کم قیمت پر مہیا کرنے کی غرض سے سستا بازار کا قیام اور اس کو بنیادی ضروریات فراہم کرنا تحصیل میونسپل ایڈمنسٹریشنز کی ذمہ داری ہے۔ صوبہ بھر میں جتنے بھی سستا بازار قائم کئے گئے ہیں، ان کی تفصیل جواب کے ساتھ لف ہے۔ (تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی)۔

(ب) جہاں تک سستا بازاروں میں اشیائے خورد و نوش کی قیمتوں کو کنٹرول کرنے کا تعلق ہے، ان کا اختیار ضلعی انتظامیہ کے پاس ہے اور اس دوران جن افراد کے خلاف کارروائی کی گئی ہے یا ان پر جرمانے لگائے گئے اور جرمانوں کی مد میں جو رقم وصول کی گئی ہے، ان کا تعلق بھی ضلعی انتظامیہ کے پاس ہے۔ ڈپٹی کمشنروں کی رپورٹ لف ہے۔ (تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی)۔

(ج)۔ ایضاً

<u>محترمہ حمیرا خاتون</u>: شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب، سوال جو میں نے پوچھا ہے، یہ سستا بازاروں کے حوالے سے ہے اور میرے خیال میں حکومت کا ایک اچھا اقدام ہے کہ سستا بازار کا انعقاد کیا گیا ہے لیکن سوال میں میں نے جو پوچھا ہے، پورے صوبہ بھر سے کتنے اضلاع میں سستا بازار کا انعقاد کیا ہے، اس کی تفصیلات مانگی گئی تھیں جبکہ جواب میں مجھے صرف چھ اضلاع کا ڈیٹا دیا گیا ہے اور اس میں جو ہے چترال، لوئر چترال کے بارے میں بتایا گیا ہے کہ وہاں پہ کوئی سستا بازار نہیں لگایا گیا جبکہ اسی سوال کے آگے جز میں جو تفصیل بتائی گئی ہے، وہ صرف پشاور ضلع کے حوالے سے کافی تفصیل طلب ہے، پشاور کے بارے میں کافی تفصیل کے ساتھ جواب بھی دیا گیا ہے اور اس کی چھ تحصیلوں میں لگائے گئے سستا بازاروں میں متعلقہ ٹی ایم ایز نے کافی محنت بھی کی ہے اور اس میں Recovery بھی ہوئی ہے، ایک کروڑ پچپن لاکھ پچاسی ہزار (1 55 85000) سے زائد رقوم کی وصولی بھی ہوئی ہے، لہذا میرا اس میں ضمنی سوال یہ ہے کہ جس طرح سے پشاور کا جواب دیا گیا ہے، اس طرح یہ مجھے تمام اضلاع کا جواب چاہیئے تھا لیکن وہ اس میں نہیں ملا۔

<u>جناب سپیکر</u>: کامران بنگش صاحب۔

<u>معاون خصوصی برائے اعلیٰ تعلیم و تعلقات عامہ</u>: سر، محکمہ بلدیہ کا کام جو ہے، وہ سستا بازاروں کی Maintenance اور آپریشن کی حد تک ہے، جرمانوں کی Collection ڈپٹی کمشنر آفس کرتا ہے، تو ڈیپارٹمنٹ نے اپنے لیول پہ تمام ڈپٹی کمشنرز کو ڈیٹیلز بھیجیں، ان سے ریکویسٹ بھی کی لیکن آپ کو پتہ ہے کہ لوکل گورنمنٹ کے ماتحت نہیں ہیں ڈپٹی کمشنرز، پھر بھی آٹھ اضلاع سے ڈیٹیلز آئی ہیں جو یہاں پہ پڑی ہوئی ہے اور سسٹم میں بھی Reflected ہیں لیکن لوکل گورنمنٹ کی Jurisdiction تک جو معلومات ہیں، تقریباً چھبیس ٹی ایم ایز میں سستا بازار لگے ہیں، وہ انہوں نے بتائی ہے، ان کے سٹاف کی ڈیٹیل بتائی ہے، ان کی لوکیشن، ان کا پورا میکینزم بتایا کہ ہم کیسے مارکیٹ کے ساتھ ایک پوری Supply

chain linkage بناتے ہیں، تو وہ ساری چیزیں بتائی ہوئی ہیں۔ ان کا جو دوسرا پارٹ ہے وہ لوکل گورنمنٹ سے Related نہیں ہے، وہ اگر دوبارہ سے یہ Question float کر دیں اور پھر Via Chief Secretary office یا Via Secretary Administration office ہو یا Via Secretary Establishment office متعلقہ ڈپٹی کمشنرز کو چلا جائے تو سارے اضلاع کی ان کے پاس ڈیٹیل آجائے گی۔ میں یہاں پہ صرف ایک بات Add کرنا چاہتا ہوں کہ حکومت خیبر پختونخوا نے ایک Digital App بھی بنائی ہوئی ہے "مرستیال" کے نام سے، جس میں تمام اضلاع میں اشیائے خوردونوش کی ڈیٹیلز جو ہیں وہ ان کی روزانہ کے حساب سے Prices ان کے روزانہ کے حساب سے کتنے لوگ Visit کرتے ہیں، کتنے لوگ اس App پہ Login کرتے ہیں، کتنے لوگ اس کے ساتھ ریٹ کو Align کرتے ہیں؟ تو وہ ساری چیزیں بھی وہاں پہ Available ہیں لیکن جو جرمانوں کی بات ہے وہ لوکل گورنمنٹ ڈیپارٹمنٹ جرمانے Collect نہیں کرتی، وہ جو نرخ نامے ہیں، اس کے حساب سے ضلعی انتظامیہ کرتی ہے، تو آٹھ اضلاع کی ڈیٹیلز جو ہیں یہاں پہ آچکی ہیں، باقی اگر ان کو ڈیٹیل چاہیئے کہ کتنے جرمانے ہیں تو دوبارہ سے یہ کوئسچن کر دیں لیکن اس دفعہ لوکل گورنمنٹ نہیں بلکہ اسٹیبلشمنٹ یا چیف سیکرٹری آفس یا ایڈمنسٹریشن کے Through کریں۔

<u>جناب سپیکر:</u> ٹھیک ہے۔ جی حمیرا خاتون صاحبہ۔

<u>محترمہ حمیرا خاتون:</u> جی سپیکر صاحب، میں نے تو جرمانوں کی تو مثال دی ہے کہ پشاور والوں نے رپورٹ پوری دی ہے، میں تو اس بات کو Press نہیں کر رہی، جرمانے کی بات کو، میں تو اس بات کو Press کر رہی ہوں کہ میں نے ڈیٹا پورے صوبے کا مانگا تھا جبکہ ڈیٹا مجھے صرف چھ اضلاع کا ملا ہے، تو یہ کیوں ملا ہے؟ میں تو یہ بات Press کرنا چاہ رہی ہوں۔ وہ تو میں نے ان کی تعریف میں یہ بات کر دی کہ ایک ضلع سے آپ کی پوری اچھی ڈیٹیل سے جواب آیا ہے لیکن مجھے چھ اضلاع، پورے صوبے کی بجائے صرف چھ اضلاع کی رپورٹ ملی ہے جبکہ چترال کی انہوں نے خود تسلیم کیا ہے کہ وہ ہے ہی نہیں وہاں پہ۔

<u>معاون خصوصی برائے اعلیٰ تعلیم وتعلقات عامہ:</u> سر، جو سستا بازاروں کے حوالے سے۔۔۔۔

<u>جناب خوشدل خان ایڈووکیٹ:</u> جناب سپیکر، یہ ممبران بیٹھے ہوئے جو آپ نے ہمارے ان ساتھیوں کو کچھ لفظ کہہ دیا جو کہ غیر پارلیمنٹرین تھا، نہیں کرنا چاہیے تھا، آپ نے جو Use کیا تھا کہ یہ "شریر" ہے، میں کہنا نہیں چاہتا ہوں، تو آپ مہربانی کر کے مطلب ہے، جس طرح آپ آج سپیکر ہیں لیکن ساتھ ممبر بھی

ہیں، تو یہ بھی ایک آنریبل ہمارے ممبر ہیں، لوگوں نے ان کو ووٹ دیا ہے، تو یہ اس پر مطلب، مجھے یہ کہا کہ مجھے یہ لفظ، بلکہ اس نے مجھے اس سے قبل دہشت گرد کہا ہے، تو ایسے اگر آپ نے کہا ہو، میں تو نہیں کہتا ہوں کہ آپ نے کہا ہو گا کیونکہ آپ ایسے الفاظ تو استعمال نہیں کرتے ہیں، آپ بہت احتیاط سے لیکن شاید اس دن میں تو نہیں تھا، آپ غصے میں تھے تو ایسے الفاظ جو ہوئے ہیں تو اس کا ذرا Patch up کر لیں کیونکہ اچھی بات نہیں ہے، یہ بھی ہمارا ایک معزز ممبر ہے، لوگوں نے ووٹ دیا ہے اور پھر ایسے علاقے سے جیتا ہے کہ وہاں پر آپ کو خود معلوم ہے، تو میں گزارش کروں گا کہ آپ اس طرح اگر بات کر لیں اور ہاں یہی ایک بات ہے، ایسے مطلب ہے بیٹھے ہوئے ہیں، پھر ہم بھی بیٹھیں گے ساتھ۔ ٹھیک ہے سر۔

<u>جناب سپیکر:</u> یہ میری وجہ سے بیٹھے ہوئے ہیں یا کسی اور ایشو پہ بیٹھے ہوئے ہیں؟

<u>جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ:</u> جی؟

<u>جناب سپیکر:</u> یہ میری وجہ سے یہاں بیٹھے ہوئے یا کوئی جی۔۔۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی:</u> آپ نے کہا تھا کہ یہ شرپسند ہے، آپ نے کہا تھا کہ یہ شرپسند ہیں، تو اس وجہ سے یہ اس وقت سے بالکل احتجاج پہ بیٹھے ہوئے ہیں، تو جناب سپیکر صاحب، اگر آپ تھوڑی سی مہربانی کر کے ان کی دلجوئی کر لیں۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> بات یہ ہے کہ دیکھیں ہاؤس کا ایک Decorum ہے۔۔۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی:</u> جی!

<u>جناب سپیکر:</u> ہر ایک کو اپنے وقت پہ چانس ملتا ہے، بات آپ کر رہی ہوں اور وہاں سے ولایت خان اٹھ کر اور ویسے ہال کے سیچویشن کو خراب کرنے کی کوشش کرے، جو مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ نثار خان اکثر کرتے ہیں، یہ کوئی طریقہ نہیں ہوتا کہ کتنی ہماری Calm, quiet proceedings چل رہی ہیں، ہر ایک کو موقع مل رہا ہے To the point rules / regulations کو Follow کرتے ہوئے تو اگر تو کوئی رولز کے مطابق بات کر رہا ہے اور میں اس کو Allow نہیں کر رہا تو پھر تو میرا قصور ہے لیکن اگر ویسے ہی کوئی کھڑا ہو کر وہ کرنا شروع کر دے چیزیں، تو وہ پھر افسوس ہوتا ہے آدمی کو کہ میں تو ٹائم بھی دیتا ہوں سب کو اور پھر بھی ایسی باتیں کرنا اور منہ پہ آکر پیپر مارنا اور چیزیں کرنا یہ بالکل۔۔۔۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی:</u> جناب سپیکر، میں آپ سے معافی مانگ رہی ہوں، آپ تو ظاہر ہے کہ چار پانچ مرتبہ آچکے ہیں، آپ کو اللہ نے یہ کرسی دی ہے، وہ پہلی دفعہ آئے ہیں، تو ان کو ہم ظاہر ہے سمجھائیں

گے بھی کہ کسی اور کی بات میں مداخلت نہ کریں لیکن ابھی آپ ان کی دلجوئی کریں تاکہ وہ لوگ اٹھ کر اپنی ڈیسکوں پہ جائیں اور وہاں سے اپنے علاقے کی خود بات کریں کیونکہ اچھا نہیں لگتا ہے کہ وہ آج پانچ چھ، سات دن سے یہاں پہ بیٹھے ہوئے ہیں اور ان کو کوئی مطلب دلجوئی نہیں کرتا ہے ان کی، ٹھیک ہے ہمارے لاء منسٹر آئے ہیں ان کے پاس، دوسرے لوگ آئے ہیں لیکن چونکہ خفا آپ سے ہیں تو آپ کی کرسی جو ہے، تو وہ ہم سب سے وہاں پہ Above ہے، یعنی ہم لوگ تو آپ کی عزت کرتے ہیں، آپ کی کرسی کی عزت کرتے ہیں لیکن ظاہر ہے کہ کبھی کبھی ہو جاتا ہے جذبات میں، تو آپ اگر ان کی تھوڑی سے دلجوئی کر دیں کہ چلیں یہ آپ کے بچوں کی طرح ہیں، آپ جو ہیں تو اس اسمبلی کے جو ہیں تو Custodian of the House ہیں، آپ کے بچوں کی طرح ہیں، تو آپ تھوڑا سا۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> مجھے تو یہ بھی نہیں پتہ، میں چونکہ کافی دنوں بعد آج آیا ہوں کہ یہ میری وجہ سے بیٹھے ہیں، میں تو سمجھ رہا تھا کہ جوان کا وہ پہلا ایشو چل رہا ہے، کوئی شاید وہ ہے، Really مجھے نہیں علم۔ نثار خان صاحب، آپ تشریف رکھیں، آپ بھائی ہیں ہمارے، آ جائیں۔

(اس مرحلہ پر رکن اسمبلی، جناب نثار احمد اور دیگر اراکین اپنی نشستوں پر چلے گئے)

<u>Mr. Speaker:</u> Thank you very much, thank you.

اس کوئسچن کا کیا ہوا؟ حمیرا خاتون صاحبہ، جی کامران بنگش صاحب۔

<u>جناب کامران خان بنگش (معاون خصوصی برائے اعلیٰ تعلیم و تعلقات عامہ):</u> سر، شکریہ آپ کا۔ سر جو ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے ڈیٹیلز دی گئی ہیں، وہ چھبیس ٹی ایم ایز میں، Twenty six TMAs میں سستا بازار لگے تھے، کیبنٹ کا Decision یہ تھا کہ سات ڈویژنل ہیڈ کوارٹرز میں لگیں لیکن اس کے باوجود بہت سے، تمام اضلاع میں ایک مہم بھی چلائی گئی کہ کوئی گراں فروشی نہ ہو، کوئی ذخیرہ اندوزی نہ ہو، تو وہ دونوں کوئسچنز Some how ایک دوسرے کے ساتھ Collide کر گئے۔ چھبیس ٹی ایم ایز میں جو سات ڈویژنل ہیڈ کوارٹرز ہیں، وہاں پر یہ لگے، سستا بازار لگے، ان میں سے ایک جو ڈیپارٹمنٹ نے جواب بھی دیا ہوا ہے، ایک ٹی ایم اے میں، ٹی ایم اے واڑی میں، واڑی میں وہ Non functional تھا کیونکہ وہاں پر لوگ نہیں آتے تھے، Influx نہیں تھا، پچیس ٹی ایم ایز میں لگے اور ان کی ڈیٹیل ڈیپارٹمنٹ نے دی ہے۔

<u>Mr. Speaker:</u> Thank you.

<u>محترمہ حمیرا خاتون:</u> جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: بس بات ختم ہو گئی ناں۔ دیکھیئے کوئسچن کے لئے اتنا نہیں ہوتا کہ سوال در سوال، جواب در جواب، حل یہ ہوتا ہے کہ .Put it to voting; send it to the Committee or kill بس بات ختم ہو گئی ناں، انہوں نے جواب دے دیا ناں، حمیرا خاتون صاحبہ۔ صلاح الدین صاحب کو ئسچن نمبر 12799۔ کوئسچن کا دیکھیں، ایک آپ رولز پڑھ لیں، Answer جو ہوتا ہے Taken as read, supplementary آتا ہے، دو تین، چلو دو ہوتے ہیں لیکن ہم تین بھی Allow کر دیتے ہیں، Minister concerned جواب دیتا ہے، بس وہ جواب Sufficient ہوتا ہے، بار بار منسٹر کو بھی نہیں کھڑا کرنا چاہیئے، آپ یہ بتا دیا کریں کہ آپ اس جواب سے Agree ہیں یا نہیں ہیں؟ نہیں ہیں تو آپ کیا چاہتے ہیں؟ آپ یہی چاہیں گی کہ کمیٹی کو ریفر کریں، تو میں منسٹر سے پوچھونگا کہ جی کمیٹی کو بھیجنا چاہتے ہیں، وہ کہیں گے کہ Yes تو کمیٹی کو ریفر کریں گے، وہ کہیں گے No تو I will put it to voting ہم دو چار پانچ منٹ میں چیز کو ختم کریں گے ورنہ ہم سوالوں میں ہی پھنس کر رہ جاتے ہیں۔ صلاح الدین صاحب۔

* 12799 _ جناب صلاح الدین: کیا وزیر بلدیات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ بلدیات کے زیر انتظام ڈیویلپمنٹ اتھارٹیز کام کرتی ہیں، وہ پالیسی کے تحت مختلف کوٹہ کی مد میں اپنے ملازمین کو پلاٹس دیتی ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہوں تو:

(1) محکمہ کی جانب سے متعلقہ پالیسی کب منظور ہوئی اور اس پر عمل درآمد کب سے شروع ہے؛

(2) اس پالیسی کے تحت متعلقہ ڈیویلپمنٹ اتھارٹیز میں کتنی فیصد کوٹہ، پلاٹس کی صورت میں اپنے ملازمین کو دینے کے لئے مختص کرتی ہیں؛

(3) اب تک اس پالیسی کے تحت صوبہ بھر کی مختلف ڈیویلپمنٹ اتھارٹیز کے کتنے ملازمین کو پلاٹس مل چکے ہیں، ہر ڈیویلپمنٹ اتھارٹی کے کتنے ملازمین کو پلاٹس مل چکے ہیں، ہر ڈیویلپمنٹ اتھارٹی کی الگ الگ تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمود خان (وزیر اعلیٰ) جواب (جناب کامران خان بنگش معاون خصوصی برائے اعلیٰ تعلیم نے پڑھا):

(الف) جی ہاں، یہ درست ہے کہ محکمہ بلدیات کے زیر انتظام مختلف ڈیویلپمنٹ اتھارٹیز کام کرتی ہیں اور

پالیسی کے تحت دو فیصد کوٹہ کی مد میں اپنے ملازمین کو دستیابی کی صورت میں پلاٹس الاٹ کئے جاتے ہیں۔

(ب) (1) محکمہ بلدیات کے زیر انتظام مختلف ڈیویلپمنٹ اتھارٹیز کے ملازمین کو دو فیصد کوٹہ کے تحت الاٹمنٹ کی پالیسی 1989 میں جاری ہوئی جس کے تحت اس پر عمل درآمد شروع ہوا، تاہم اب سپریم کورٹ آف پاکستان کے احکامات کی روشنی میں مذکورہ کوٹہ کے لئے نئے پلاٹ الاٹمنٹ رولز کا مسودہ تیار کیا گیا ہے جو کہ صوبائی کابینہ کو برائے منظوری پیش کیا جائے گا۔ اسی وجہ سے سابقہ پالیسی کے تحت الاٹمنٹ نہیں ہو رہی ہے۔

(2) محکمہ بلدیات کے زیر انتظام مختلف ڈیویلپمنٹ اتھارٹیز میں دو فیصد کوٹہ، ملازمین کے لئے پلاٹس مختص کئے جاتے تھے۔

(3) محکمہ بلدیات کے زیر انتظام مختلف ڈیویلپمنٹ اتھارٹیز کے ملازمین کو جو پلاٹس الاٹ ہو چکے ہیں، ان کی تفصیلات متعلقہ اتھارٹیز سے موصول ہو چکی ہیں۔ (تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی)۔

Mr. Salahuddin: Thank you, janab Speaker. The answer that I have got, I just went through this on my desktop. Actually I should have got because it's a long and lengthy one, I should have received it a couple of days earlier and to go through each and every one of them, to make sure these are the right information. I would request that this be sent to the concerned Committee because there are cases wherein people have gone to the court. So, why would someone go to the court because there should have been some irregularities? To ascertain it, I would request that this be sent to the concerned Committee, so that a solution could be found.

Mr. Speaker: Infact, without putting any supplementary question, how you can say that send it to the Committee?

Mr. Salahuddin: It is a long and lengthy one-----

Mr. Speaker: First, you go through the answer and then put your supplementary to the Minister, then he will respond you and then you may say this, that it should be referred to the concerned Committee, but at first time, you can't say that-----

Mr. Salahuddin: I am not happy with this film. I am not satisfied with the answer that I have received. Thank you, Sir.

جناب سپیکر: Okay, ji. وہ کہتے ہیں کہ میں مطمئن نہیں ہوں۔ جی شگفتہ ملک صاحبہ، سپلیمنٹری۔

محترمہ شگفتہ ملک: تھینک یو، سپیکر صاحب۔ سر، یہ جو سوال ہے، یہ بہت Important ہے سر۔ سر، اس سوال میں جو ڈیٹیلز انہوں نے دی ہیں سر، سوال کا جو مقصد ہے کہ یہ جو پی ڈی اے ہے، جو Two percent کی بات کر رہے ہیں، سر، اس میں ایک سے جو سولہ گریڈ کے جو لوگ ہوتے ہیں، آپ کو پتہ ہے وہ بہت زیادہ تعداد میں ہوتے ہیں، Two percent اگر ہم دیکھتے ہیں تو اس میں ایسے لوگ بیچارے ہوتے ہیں جو ریٹائرڈ ہو جاتے ہیں لیکن ان کو پلاٹس نہیں ملتے لیکن جو Seventeen and above جو آفیسر ہیں وہ بہت کم تعداد میں ہوتے ہیں اور ان کو ہم نے دیکھا ہے کہ تین تین دفعہ، ایک آفیسر کو تین تین دفعہ پلاٹ دیا جاتا ہے جبکہ جو گریڈ سولہ سے نیچے کے جتنے بھی ہیں ان میں سے بہت سے لوگ۔۔۔۔

Mr. Speaker: Let`s take the answer on this. Ji, Minister Sahib, Kamran Bangash Sahib.

جناب کامران خان بنگش (معاون خصوصی برائے اعلیٰ تعلیم وتعلقات عامہ): تھینک یو، سر۔ 1989 میں ایک الاٹمنٹ پالیسی بنی PUDB(Provincial Urban Development Board) ان کی ایک پالیسی تھی الاٹمنٹ کی کہ اس میں Two percent quota جو ہے وہ ملازمین کو جائے۔ سر، 2001 میں PUDB جو Defunct ہو گئی، 2001 سے لیکر 2020 تک اس کی کوئی قانون سازی نہیں تھی، 2019 میں ایک کیس سپریم کورٹ میں لگا جس میں 2020 میں، اس وقت میں لوکل گورنمنٹ کو دیکھ رہا تھا تو اس وقت سپریم کورٹ نے ہم سے ڈیٹیل مانگی کہ آپ نے اب تک جتنے بھی لوگوں کو الاٹمنٹ دی ہے اس کا Rationale بھی بتائیں اور جو Instant case تھا، میں ان کی ڈیٹیل پہ نہیں جاتا لیکن جو Instant case تھا، اس کے بارے میں انہوں نے کہا کہ Brief کیا جائے، تو سر 2020 میں ہی ہم نے الحمداللہ انیس (19) سال کی جو پینڈنگ لیجسلیشن تھی، وہ ہم نے بنائی۔ اس کے بعد جب سپریم کورٹ کو ہم نے جواب دیا، وہ یقیناً ایک Land mark legislation تھی، اربن ایریا ڈیویلپمنٹ اتھارٹی، وہ تقریباً سات ڈیویلپمنٹ اتھارٹیز کے ملازمین کو، ادھر کے Land owners کو، وہاں کے سب لوگوں کو ایک پورا سٹرکچر مل گیا۔ In addition to PDA, پی ڈی اے میں بھی PUDB ملازمین تھے تو ان کا پورا ایک سسٹم بن گیا، اس وقت سپریم کورٹ نے کہا کہ اس پالیسی کا چونکہ جو سسٹم تھا PUDB میں Defunct ہو چکا تھا، لہذا پالیسی کی بجائے آپ اس کے اوپر رولز لیکر آجائیں تو ڈیپارٹمنٹ نے ابھی Rules frame کئے ہوئے ہیں، وہ ان شاء اللہ بہت جلد کابینہ کے اجلاس میں پیش کئے جائیں گے، ابھی کے لئے میں آپ کو یہ بتا دوں کہ وہ جو دو فیصد کوٹہ کے تھے، وہ سپریم کورٹ کے

احکامات کے تحت وہ ابھی Stopped ہیں، جن لوگوں کو الاٹمنٹ ہو چکی ہے، بالکل ایسا نہیں ہے کہ کسی کو تین تین دفعہ یا چار چار دفعہ ملے ہیں، ایک ہی دفعہ ملتا ہے، وہ بھی دو فیصد کوٹہ کے تحت اور وہ پورا ایک پراسیس کے تحت ہوتا ہے اور وہ ہم نے ساری ڈیٹیل سپریم کورٹ کو جمع کروائی ہے۔ ابھی جب رولز آجائیں گے تو ان شاءاللہ دو فیصد کوٹہ ہم Ensure کرتے ہیں کہ وہ ملازمین کو ملے گا لیکن Through a certain criteria اور وہ رولز بننے جا رہے ہیں، ان شاءاللہ بہت جلد۔

جناب سپیکر: جی، صلاح الدین صاحب۔

جناب صلاح الدین: سر، یہ عدالتوں میں جو کیسز ہوتے ہیں تو پینڈنگ رہتے ہیں، پھر یہ ان کے پلاٹس کو ختم کر دیتے ہیں تو جب Decision آتا ہے تو وہ پلاٹ رہتا ہی نہیں ہے، پلاٹ ہوتا ہی نہیں ہے، تو یہ اسی لئے میں اس سے پہلے کہہ رہا تھا کہ اگر یہ Concerned Committee کو بھیج دیا جائے So that we could take each and every case and go through it in detail.

جناب سپیکر: جی کامران بنگش صاحب، وہ کہتے ہیں آپ کمیٹی کو بھیج دیں۔

جناب صلاح الدین: I think منسٹر صاحب کو اس سے میرا خیال ہے اختلاف تو نہیں ہونا چاہیئے، وہ اس لئے کہ ڈیٹیل میں اس پہ ڈسکشن ہو جائے گی، Floor of the House ہو نہیں سکتی وہ۔۔۔۔

جناب کامران خان بنگش (معاون خصوصی برائے اعلیٰ تعلیم و تعلقات عامہ): سر، صلاح الدین صاحب کی باتیں سر آنکھوں پر لیکن میں نے جیسے کہا کہ ابھی رولز بن رہے ہیں، بلکہ بن چکے ہیں، کیبنٹ کے پاس جا چکے ہیں، ساری چیزیں ہو جائیں ایک دفعہ، ان کے پاس یہ اختیار ہے کہ اگر کمیٹی میں لے کر جانا چاہتے ہیں تو Suo moto کے تحت، مجھے پتہ ہے شگفتہ ملک صاحبہ بھی یہی چاہتی ہیں، ان کے بھی کچھ Concerns ہیں، کچھ ان کی اپنی بھی Affiliation ہے لوکل گورنمنٹ ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ، تو میں تو اس بات کو سمجھ سکتا ہوں لیکن میں یہ کہتا ہوں کہ اتنا Space آپ دے دیں کہ لیجسلیشن اور ساری چیزیں ہو جائیں، آپ اپنا Concern لوکل گورنمنٹ کی سٹینڈنگ کمیٹی کو کہہ دیں، وہ اس کے اوپر پھر بعد میں، لیکن اگلی کابینہ تک ہم ان شاءاللہ اس کے اوپر کر لیں گے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، صلاح الدین صاحب؟

جناب صلاح الدین: سر، شگفتہ ملک صاحبہ بات کرنا چاہتی ہیں، میری پھر بھی ریکویسٹ ہو گی کہ اگر کمیٹی میں جائے تو Detailed discussion ہو سکے گی۔

جناب سپیکر: وہ تو کہتے ہیں، ہمیں لیجسلیشن کر لینے دیں، اس کے بعد۔۔۔۔

جناب صلاح الدین: Detailed discussion اس پہ ہو جائے گی۔ سر، ٹھیک ہے اگر وہ Agree کر رہے ہیں تو اگر کمیٹی میں چلا جائے یہ بہتر رہے گا، اس پہ ذرا ڈسکشن ہو جائے گی اور
We will come to a certain conclusion regarding this.

جناب سپیکر: آپ Agree کرتے ہیں کمیٹی کے لئے-----

Special Assistant for Higher Education: Ji, yes, Sir.

Mr. Speaker: Okay. Is it the desire of the House that the Question No. 12799 may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say, 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The "Ayes" have it. The Question No. 12799 is referred to the concerned Committee. Sirajuddin Sahib.

جناب خوشدل خان ایڈووکیٹ: جی، میرا کوسچین رہ گیا ہے، اس کا Reply نہیں آیا ہے۔

جناب سپیکر: جی، آپ کا کوسچین رہ گیا بیچ میں؟ ایک سیکنڈ، کیا ہوا ہے؟

جناب خوشدل خان ایڈووکیٹ: Reply اس کا نہیں آیا ہے، لیٹ آیا ہے۔

جناب سپیکر: یہ صلاح الدین صاحب کا ہو گیا، خوشدل خان صاحب کا نمبر ہے ناں، تو اس کو Defer کر دیں، Defer کر دیں، آپ کیا کہتے ہیں؟

* 12910 _ جناب خوشدل خان ایڈووکیٹ: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ سال 20-2019 اور 21-2020 کے سالانہ ترقیاتی پروگرام (اے ڈی پی) میں ضلع پشاور کے لئے ترقیاتی پراجیکٹس منظور کئے گئے ہیں:

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

1۔ مذکورہ عرصہ کے دوران ضلع پشاور میں جتنی ترقیاتی سکیمز منظور کی گئی ہیں، ان کی حلقہ وائز تفصیل فراہم کی جائے؛

2۔ مذکورہ منصوبوں پر کام کی رفتار، ہر ایک پراجیکٹ پر اب تک کتنی رقم خرچ کی گئی ہے، ان کی مکمل تفصیل الگ الگ حلقہ وائز فراہم کی جائے؟

(جواب ندارد)

جناب خوشدل خان ایڈووکیٹ: میں یہ کہہ رہا ہوں کہ سوال ہے، ایجنڈا پر بھی ہے لیکن اس کا جواب نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جواب نہیں ہے۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: تو جواب نہیں ہے سر، آپ کی رولنگ موجود ہے کہ جس ڈیپارٹمنٹ نے جواب نہیں دیا With in time-----

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب۔

Mr. Khushdil Khan Advocate: تو it should be referred to the Committee concerned.

جناب ریاض خان (معاون خصوصی برائے مواصلات و تعمیرات): جواب تو آیا ہے۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: جی۔

معاون خصوصی برائے مواصلات و تعمیرات: جواب میں دونگا، جواب تو آیا ہے، جواب جمع کیا ہے، آیا ہے جواب۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: ہے، کہاں ہے؟ آپ بتادیں۔ سیکرٹری بتادیں، کب جمع کیا ہے، کس ٹائم جمع کیا ہے؟ یہ جمع کرنے کا وقت ہے!

معاون خصوصی برائے مواصلات و تعمیرات: سپیکر صاحب یہ نیٹ پر دیکھ لیں ناں۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: ہاؤس کے دوران آپ جمع کرتے ہیں، یہ کونسا طریقہ ہے؟ ہمارے رولز میں لکھا ہوا ہے کہ دو دن پہلے آپ جواب جمع کریں گے، ہمیں پڑھنا ہوتا ہے۔

جناب سپیکر: ہمارے پاس تو جواب ہے، جواب لگا ہوا ہے ناں، وہ کہتے ہیں کہ-----

معاون خصوصی برائے مواصلات و تعمیرات: سپیکر صاحب، ذرا یہ نیٹ پر تو دیکھ لیں، جواب ہے، کیوں نہیں ہے؟ اپنے سکرین پر دیکھ لیں، اپنے سکرین پر دیکھ لیں آپ۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: سکرین پہ نہیں، میں یہاں پر دیکھتا ہوں، یہ کیا ہے؟ یہ کوئی بات ہے کہ سکرین پر دیکھیں۔

جناب سپیکر: جی خوشدل خان صاحب۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: سر، اس کا جواب نہیں آیا ہے، اگر آیا بھی ہو تو میرے خیال میں سیکرٹری صاحب آپ کو بتادیں گے کہ کس ٹائم مطلب ہے سیکرٹریٹ نے وصول کیا ہے اور ٹائم اور Date ہاؤس کو آپ بتادیں۔ یہ ڈیپارٹمنٹ کی کارکردگی بھی ان کو بتادیں۔ میری یہ عرض ہے کہ یہ ابھی تک نہیں آیا ہے کیونکہ جب یہ مجھے ایجنڈے میں شامل نہیں کیا گیا تو اس وقت یہ نہیں تھا، This reply was not

میری یہ ریکویسٹ ہو گی آپ available and that was not filed in the Secretariat، کی رولنگ موجود ہے کہ جس کو کسچین کا Reply within time, specified time Secretariat کو نہ پہنچ جائے تو That Question directly will be referred to the Committee concerned without any discussion, without any proceedings; thank you, Sir. میرا یہ ہے۔

جناب سپیکر: یہ رولنگ موجود ہے منسٹر صاحب، خوشدل خان صاحب جو کہہ رہے ہیں وہ بالکل درست کہہ رہے ہیں کہ جو جس کو کسچین کا جواب ٹائم پہ نہیں آئے گا وہ ریفر کر دیا جائے گا To Standing Committee کیونکہ یہ کل شام کو آیا ہے جواب اور اس میں ان تک نہیں پہنچ سکا، اس کے بعد اس کو Two days before آنا چاہیے تھا۔ جی۔

معاون خصوصی برائے مواصلات و تعمیرات: سپیکر صاحب، جواب ہم نے جمع کیا ہے، آپ کا ادھر اسمبلی کا جو سسٹم ہے، سکرین کا، اس پر آیا ہوا ہے۔ ابھی اسمبلی سیکرٹریٹ نے اگر دیا نہیں ہے تو اس میں میرا کیا کام ہے؟ میں نے تو جواب جمع کیا ہے ناں، ڈیپارٹمنٹ نے تو جواب دیا ہے، لیکر آئے ہیں ناں یہاں پر، ابھی یہ سسٹم پر تو میں نے نہیں Upload کیا ہے ناں۔

جناب سپیکر: ایسا ہے کہ منسٹر صاحب یہ سب کو پتہ ہے کہ Answer جو ہے Two days، آپ کا ہر Friday، Two clear days میں، تو دو دن پہلے آنا چاہیئے، ہر اس کے لئے، یہ سب منسٹرز کو پتہ ہے، ڈیپارٹمنٹس کو پتہ ہے، یہ Answer آیا ہے کل پانچ بجے اور اس کے بعد پھر ان تک نہیں پہنچ سکا اور یہ سیکرٹریٹ نے Receive کر لیا تھا پانچ بجے، ڈیپارٹمنٹ کی ریکویسٹ کے اوپر لیکن اب Mover کہتے ہیں، مجھ تک نہیں پہنچایا، انہوں نے May be جان بوجھ کر نہ لیا ہو کیونکہ سمجھتے ہیں کہ دو دن پہلے آنا چاہیئے کہ پھر اس کو سٹڈی کا ٹائم نہیں ملتا، دونوں صورتیں ہو سکتی ہیں۔ مجھے نہیں پتہ، انہوں نے جان بوجھ کہ نہیں لیا یا ان تک پہنچا نہیں ہے But ہوتا ہے ایسے So, as per ruling کو کسچین نمبر 12910 جو ہے یہ ہم ریفر کرتے ہیں To Standing Committee (تالیاں) تاکہ آئندہ ڈیپارٹمنٹس جو ہیں They will take care of this اور بروقت اس کو کیا کریں گے۔

Is it the desire of the House that the Question No. 12910 may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: “Ayes” have it. The Question No. 12910 is referred to the concerned Committee. Question No. 13060, Question No. 13060.

جناب سپیکر: جی جی، منسٹر صاحب۔

معاون خصوصی برائے مواصلات و تعمیرات: آپ بڑے ہیں، کسٹوڈین ہیں اس ہاؤس کے، میں آپ کی بات سے اختلاف نہیں کر سکتا لیکن میں صرف یہ کہنے میں حق بجانب ہوں کہ ایک ڈیپارٹمنٹ نے یہاں پر جواب دیا ہوا ہے، اس سسٹم پہ میں نے نہیں Upload کیا ہے، اس اسمبلی کے آفیشلز نے اس کو Upload کیا ہوا ہے، سسٹم میں آیا ہے، ابھی اگر Hard copy اس کو نہیں دی تو اس میں میرا کیا قصور ہے، ڈیپارٹمنٹ کا کیا قصور ہے؟ باقی آپ نے بھیج دیا ہے، مجھے اس پر کوئی وہ نہیں ہے لیکن۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ منسٹر صاحب، ہوا یہ ہے کہ کل پانچ بجے آیا ہے اور یہ آج صبح Upload ہوا ہے جو کہ اصولاً Upload نہیں ہونا چاہیئے تھا، بہرکیف Two days before اس کے اوپر چونکہ میری رولنگ موجود ہے، اس رولنگ کے تحت جو بھی ڈیپارٹمنٹ دو دن پہلے نہیں بھیجے گا، دیکھیں اگر دو دن پہلے ان کے پاس نہیں ہے یا نہیں بھیج سکتے، تو بتادیں اسمبلی کو کہ اس کوئسچن کو ایجنڈے پہ لایا ہی نہ جائے، اور کوئی کوئسچن آ سکتا ہے تو اس لئے یہ ضروری ہے۔ اب یہ Show کرتا ہے کہ ڈیپارٹمنٹ بس سویا ہوا ہے کہ ان کو پتہ بھی ہے کہ ہمارا دو دن بعد ایجنڈے پہ یہی کوئسچن ہے اور اس کا Answer وہ One day before شام After noon کے بعد دے رہے ہیں، پانچ بجے، تو اس کو ذرا آپ بھی چیک کریں۔

معاون خصوصی برائے مواصلات و تعمیرات: نہیں جناب سپیکر صاحب، میں یہی آپ سے عرض کر رہا ہوں کہ پورے پشاور کا جو سوال پوچھا گیا ہے، حلقہ وائز ہر ایک سکیم کی میرے پاس ڈیٹیل بھی ہے، جو اے ڈی پی نمبر کے متعلق پوچھا ہے وہ بھی ہے، جو Expenditure ہے وہ بھی ہے، جو Physically progress ہے، وہ بھی ہے، جو ابھی ٹینڈرز ہوئے ہیں وہ بھی ہیں، جو In progress ہے، وہ بھی ہے، پھر میں حیران ہوں اس بات پہ، باقی آپ اس پہ انکوائری کرتے، چیک کرتے، کہاں پہ فالٹ ہے، کس نے غفلت برتی ہے؟ آپ اس کے خلاف ایکشن لیتے، مجھے اس پہ نہیں ہے، اگر سوال کیا ہے ایم پی اے نے، اس طرح کا وہ نہیں ہے۔

جناب سپیکر: سی اینڈ ڈبلیو ڈیپارٹمنٹ نے غفلت برتی ہے کہ کل پانچ بجے جواب لا کر یہاں پہ دیا گیا، یہ کوئی طریقہ نہیں ہے، پانچ بجے اسمبلی کو جواب دینے کا۔۔۔۔

معاون خصوصی برائے مواصلات و تعمیرات: ٹھیک ہے۔

Mr. Speaker: Two days before, two clear days before.

معاون خصوصی برائے مواصلات و تعمیرات: ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: یہ آپ وہاں پہ Inquire کرلیں کہ یہ کیا ہوا ہے اور کیوں Two days سے پہلے نہیں دیا گیا؟ سراج لدین صاحب، کوسچن نمبر 13060، Lapsed.

جناب رنجیت سنگھ: سپلیمنٹری ہے سر۔

جناب سپیکر: جی، سپلیمنٹری، سردار صاحب۔

جناب رنجیت سنگھ: شکریہ جناب سپیکر۔ سپیکر صاحب، آپ کو پتہ ہو گا کہ کچھ دن پہلے بھی یہ کوسچن آیا تھا، اسی طرح اس دن بھی سراج الدین صاحب نہیں تھے اور میں نے یہاں سپلیمنٹری پہ بات کی تھی۔ منسٹر صاحب سے ہم نے اس سوال کے متعلق پوچھا تھا کہ آیا صوبے بھر میں محکمے کے تحت اقلیتوں کے معذور اور خواتین کی مخصوص نشستوں پر تعینات ملازمین کی ضلع اور سکیل وائز تفصیل فراہم کریں، تو منسٹر صاحب نے یہاں ہمیں یہ جواب دیا تھا کہ یہ لوگ تو اس میں ایڈجسٹ ہوئے اور خواتین اور جو ینمارٹیز تھیں، ان کی کوئی درخواستیں موصول نہیں ہوئی تھیں جبکہ آج اسی سوال کا جواب انہوں نے یہاں پہ دیا ہوا ہے اور اس میں بتایا کہ بھئی اقلیتوں کیلئے یہاں پہ ایک پوسٹ تھی جو کہ خاکروب کی تھی اور وہ ہم نے ایڈجسٹ کی، مجھے حیرانگی اس بات پہ ہے کہ ایک ہفتہ پہلے اسی سوال کے جواب میں یہ بتایا جاتا ہے کہ یہاں پہ ہمیں درخواستیں مطلوب نہیں اور اس وقت بھی میں نے کہا تھا کہ میں اس بات کو مان ہی نہیں سکتا کہ یہاں کی ایک پوسٹ ہوتی ہے اور پانچ پانچ ہزار درخواستیں اقلیتیں یہاں پہ جمع کرواتی ہیں، تو یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ آپ کہتے ہیں کہ ہمیں درخواستیں موصول نہیں ہوئیں؟ پھر اس کے بعد انہوں نے کہا کہ بھئی نہیں، ہمارے پاس کوئی درخواست نہیں آئی، تو میں اس چیز پہ حیران ہوں کہ ایک ہفتے کے اندر درخواستیں بھی پہنچ گئیں، پچھلے پانچ سال کے ریکارڈ میں ایک سیٹ اقلیتوں کی لیکن ان کے پاس نشست بھی آجاتی ہے کہ ہم نے اس کو ایڈجسٹ کیا ہوا ہے، پھر اسی کے ساتھ ساتھ اگر میں بات کروں اسی سوال کے (ب) جز میں انہوں نے کہا ہے کہ گزشتہ پانچ سالوں کے دوران صوبہ بھر میں کتنے معذوروں، اقلیتوں اور خواتین کو تعینات کیا گیا؟ اور سکیل وائز بتائیں۔ سپیکر صاحب، میرے پاس ایک ایڈورٹائزمنٹ ہے، اشتہار ہے جس میں بتایا گیا کہ یہاں پہ ہم اس جواب کے اندر یہ تو ضرور بتا رہے ہیں کہ ہم نے خاکروب کی پوسٹ پہ، سویپر پہ ایک ینمارٹی کا بندہ رکھا، یہ نہیں بتاتے کہ ہمارے پاس اسی ایڈورٹائزمنٹ

کے اندر Helper کی بیس پوسٹیں تھیں، ان میں ہماری ینارٹی کی ایک سیٹ بنتی تھی، اس کا جواب کیوں نہیں دیا گیا کہ آیا ہم نے وہاں پہ رکھا ہے یا نہیں رکھا ہے؟ یہ اشتہار میرے پاس موجود ہے۔ اسی سے ملتا جلتا میرا ایک تیسرا سوال بھی یہی بنتا ہے اسی سے کہ آپ کے پاس یہ جو ایڈورٹائزمنٹ ہے، اس میں اگر میں سوپیرز پہ چلا جاؤں تو یہاں پہ بھی پانچ پوسٹیں تھیں، مجھے Kindly منسٹر صاحب صرف یہ بتا دیں کہ آپ نے کہا کہ ہم نے ایک خاکروب کی پوسٹ پہ ینارٹی کے بندے کو رکھا، تو چار سیٹیں وہ کہاں چلی گئیں؟ اس کی تفصیل ہمیں Kindly بتادیں۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی، ڈاکٹر امجد علی خان صاحب۔

<u>جناب رنجیت سنگھ:</u> دوسری بات یہ ضرور پوچھنی چاہیئے کہ اس فورم کے اوپر آ کر ہمیں Misguide کیا جاتا ہے کہ اقلیتوں کی طرف سے کوئی درخواست موصول نہیں ہوئی، یہ نہایت شرم اور افسوس کا مقام ہے، ہم تو پہلے ہی کہتے تھے کہ ہمارا جو پانچ فیصد کوٹہ ہے، وہ صرف لفظی اور کاغذوں تک محدود ہے۔ اس کے علاوہ وہ Implement نہیں ہوتا، اس کا واضح ثبوت ہے آج اسی، اس میں ہے کہ۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> سردار صاحب، آپ کی بات آچکی ہے ناں۔

<u>جناب رنجیت سنگھ:</u> سر، میں اس کو Clear کر دوں کہ اس اسمبلی میں۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی منسٹر صاحب، یہ بات Repeat نہ کریں ناں۔

<u>جناب امجد علی (وزیر ہاؤسنگ):</u> شکریہ جناب سپیکر صاحب، سب سے پہلے تو یہ کوسچن اس اسمبلی میں چار دفعہ ٹیبل ہوا، جو Mover ہے وہ نہیں آتا، پچھلے ہفتے جمعہ کو بھی یہ کوسچن ٹیبل ہوا، پھر شگفتہ ملک صاحبہ نے ضمنی کوسچن کیا تو میں نے کہا کہ چلو میں آپ کو جواب دے دیتا ہوں، تو میرے خیال میں رنجیت سنگھ صاحب نے بھی اس پہ بات کی تھی، تو میں نے جواب دیا تھا اور میں نے Floor of the House کہا تھا کہ اس کوسچن کا جواب غلط ہے، ڈیپارٹمنٹ نے غلط جواب دیا ہوا ہے، تو میں نے Explanation call کر دی ہے اور ان شاء اللہ آپ کو Within two weeks اس کی رپورٹ بھی یہاں پہ اسمبلی کے فلور پر، اسمبلی میں جمع کرائیں گے، تو جس طرح اس نے کہا کہ پہلے اس نے کہا تھا کہ اس میں کوئی ینارٹی کا بندہ نہیں آیا تو اس کا تو میں نے اسی وقت جواب دیا تھا کہ یہ جواب غلط ڈیپارٹمنٹ نے دیا، اس لئے میں نے Explanation call کی ہے، تو وہ تو میں نے آپ کو اس وقت بتا دیا تھا۔

جناب سپیکر: تھینک یو۔ منسٹر صاحب، یہ بالکل صحیح ہے اور یہ اسمبلی سیکرٹریٹ چیک کرے کہ یہ دوبارہ کیوں کوئسچن آیا؟ جبکہ پچھلی دفعہ ہو گیا تھا، تو آج کے ایجنڈے میں کیوں شامل کیا گیا ہے؟ جو بھی Responsible ہے، اس کو میرے سامنے لایا جائے۔ یہ کوئسچن تو ہو گیا تھا، بس ختم ناں، یہ کوئسچن ہو گیا ناں۔ عنایت اللہ صاحب، نہیں ہے، اس کوئسچن کو آج آنا ہی نہیں چاہیئے تھا اور انہوں نے جب یہ کہہ دیا کہ میں نے یہ کہا تھا کہ ڈیپارٹمنٹ کا قصور ہے اس کے اندر اور Explanation انہوں نے Call کر دی ہے، بس اس پہ ڈیبیٹ ختم ہو گئی، وہ اب اپنا اس کو کریں گے اور ہمارے سامنے لے آئیں گے، جنہوں نے جو ایکشن لینا ہوا۔ عنایت صاحب نہیں ہیں، صاحبزادہ ثناء اللہ صاحب، 13231، بس بیٹھیں ناں، آپ تشریف رکھیں، 13231، صاحبزادہ ثناء اللہ صاحب، Lapsed.

جناب سپیکر: میں بالکل نہیں سنوں گا آپ کی بات، میں کوئسچنز آور میں چل رہا ہوں۔ کوئسچن نمبر 13545، بصیرت خان صاحبہ، بصیرت خان صاحبہ، جی کوئسچن کریں جی، 13545۔ میڈم، تشریف رکھیں ناں، کیوں جمعہ کی نماز بھی ہے، آگے کام بھی رہتا ہے، آپ کا کیا ہے؟ بات کریں، کریں، بات کریں، اگر۔۔۔۔۔

محترمہ بصیرت خان: کوئسچن کیا گیا تھا کہ کیا وزیر بلدیات ارشاد فرمائیں گے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اگر Irrelevant بات ہوئی ناں تو میں پھر وہ کرونگا۔

محترمہ بصیرت خان: کہ آیا یہ درست ہے کہ محکمہ ہذا نے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: Irrelevant بات کی آپ نے تو میں یہ بات نہیں مانوں گا، کریں بات۔

محترمہ حمیرا خاتون: شکریہ سپیکر صاحب، میں یہ کہنا چاہ رہی ہوں کہ عنایت اللہ کے سوال کے جواب میں بھی Not replied آیا ہوا ہے، آپ اس کو پلیز چیک کریں، اگر۔۔۔۔

جناب سپیکر: کر لیا ہے ہم نے، وہ ہمیں پتہ ہے، وہ ہم نے روک دیا ہے اس کو۔۔۔۔۔

محترمہ حمیرا خاتون: تو آپ اس کیلئے پھر رولنگ دیں ناں کہ کمیٹی میں ریفر کریں۔

جناب سپیکر: نہیں، ہم نے اس کو ڈیفر کیا ہے، اس کو ہم نے ڈیفر کر دیا ہے۔ یہ رولنگ کی بات پہلے آ چکی تھی، آپ کے کہنے کی اس میں ضرورت ہی نہیں تھی، اس لئے میں کہہ رہا ہوں ناں کہ وقت بچائیں۔ صاحبزادہ ثناء اللہ صاحب کا تو Lapsed ہے۔ بصیرت خان صاحبہ۔

* 13545 _ محترمہ بصیرت خان: کیا وزیر بلدیات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ ہذا میں ضلع خیبر میں 2018 سے لیکر 2021 تک مختلف آسامیوں پر تعیناتیاں کی گئی ہیں;

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

1۔ کل کتنے افراد کس قانون کے احکامات سے بھرتی ہوئے ہیں;

2۔ تمام بھرتی شدہ افراد کی درخواستیں، شناختی کارڈ، ڈومیسائل، تعلیمی اسناد، بھرتی آرڈر، موجودہ پوسٹنگ آرڈر، اخباری اشتہارات، کیڈر، بنیادی سکیل اور سلیکشن کمیٹی ممبران کے نام فراہم کئے جائیں;

3۔ 23-2022 میں مزید کتنے افراد بھرتی کئے جائیں گے، مکمل تفصیل فراہم کریں؟

<u>جناب محمود خان (وزیر اعلیٰ) (جواب معاون خصوصی برائے اعلیٰ تعلیم نے پڑھا)</u>: (الف) جی ہاں۔

(ب) 1۔ اس سلسلے میں تحصیل میونسپل ایڈمنسٹریشن باڑہ، لنڈی کوتل اور جمرود سے موصول شدہ تفصیلات کے مطابق مذکورہ عرصہ میں کل پینتالیس افراد کو رولز کے تحت بھرتی کیا گیا ہے۔

2۔ اس سلسلے میں تینوں ٹی ایم ایز کی تفصیلی رپورٹ لف ہے۔ (تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی)۔

3۔ فی الحال تحصیل میونسپل انتظامیہ ضلع خیبر کے ساتھ 23-2022 کیلئے کوئی اضافی پوسٹوں کی منظوری موجود نہیں ہے۔

<u>محترمہ بصیرت خان</u>: شکریہ جناب سپیکر صاحب، کوئسچن کیا گیا ہے کہ کیا وزیر بلدیات ارشاد فرمائیں گے کہ آیا یہ درست ہے کہ محکمہ ہذا میں ضلع خیبر میں 2018 سے لیکر 2021 تک مختلف آسامیوں پر تعیناتی کی گئی ہے؟ اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو کل کتنے افراد، کس قانون کے تحت بھرتی ہوئے ہیں، تمام بھرتی شدہ افراد کی درخواستیں، شناختی کارڈ، ڈومیسائل، تعلیمی اسناد، بھرتی آرڈر، موجودہ پوسٹنگ آرڈر، اخباری اشتہارات، کیڈر، بنیادی سکیل، سیلیکشن کمیٹی ممبران کے نام فراہم کئے جائیں؟ جناب سپیکر صاحب، مجھے یہ سمجھ نہیں آتی کہ یہاں پہ نہ صرف میرا استحقاق مجروح ہوا ہے بلکہ پوری اسمبلی کا استحقاق مجروح ہوا ہے، مجھے تو یہ پلندہ پکڑایا گیا ہے، میں نے تین تحصیلوں کی ڈیٹیل مانگی تھی اور مجھے صرف ضلع خیبر میں باڑہ کے جو ٹی ایم او ہے، انہوں نے تفصیل فراہم کی ہے۔ اس سے میں کیا سمجھوں، ساری ڈیٹیل صرف باڑہ کی ہے، نہ جمرود کی ٹی ایم اے نے اس میں کوئی تفصیل فراہم کی ہے، نہ لنڈی کوتل کی ٹی ایم اے نے تفصیل فراہم کی ہے۔ میں نے باقاعدہ ان سے پوچھا ہے کہ کس Criteria کے تحت ان کو بھرتی کیا گیا ہے؟ لیکن جناب سپیکر صاحب، اس سے تو یہی ظاہر ہوتا ہے کہ شاید یہ لوگ خود، جن لوگوں کو انہوں نے

بھرتی کیا ہے، ٹوٹل پینتالیس لوگوں کا انہوں نے کہا ہے، گیارہ باڑہ سے، سولہ لنڈی کوتل سے اور اٹھارہ جمرود سے، لیکن مجھے اٹھارہ اور سولہ کی جو ڈیٹیل ہے، مجھے ابھی تک۔۔۔۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب سے جواب لیتے ہیں۔

محترمہ بصیرت خان: وہ فراہم نہیں کی گئی۔

جناب سپیکر: جی، کامران بنگش صاحب۔

جناب کامران خان بنگش (معاون خصوصی برائے اعلیٰ تعلیم و تعلقات عامہ): تھینک یو، مسٹر سپیکر۔ ہماری بہن نے جو کوسچن پوچھا ہے، اس کا تو تفصیلی جواب ڈیپارٹمنٹ نے دیا ہے، انہوں نے پلندے کا کہا کہ پلندہ ان کو ملا ہے، پلندہ نہیں ہے، انہوں نے جو کوسچن پوچھا ہے، اس میں اتنی ڈیٹیل انہوں نے مانگی ہے، تفصیلات مانگی ہیں، وہ ڈیپارٹمنٹ نے دی ہیں ان کو، تو میرے خیال سے کوسچن کا سر ہمیں تھوڑا سا مقصد جاننا ضروری ہے، کوسچن اگر اتنا زیادہ In detail Question آئے گا، مثال کے طور پر اگر ایک شخص کے بارے میں یہ پوچھا جائے کہ یہ شخص کہاں پہ پیدا ہوا تھا، اس کا کونسا ہسپتال تھا، اس ہسپتال کی کونسی ڈاکٹر تھی، یا نرس تھی، یا دائی تھی؟ اس کی تعلیم کی Qualification کیا ہے، اس نرس کی، وہ کہاں پہ پیدا ہوئی تھی؟ تو سر، وہ پلندے ہی آئیں گے اسی طرح، جو یہ کہہ رہی ہیں۔ ہمیں صرف یہ بتایا جائے کہ اس سوال سے یہ کیا نتیجہ اخذ کرنا چاہتی ہیں، ڈیپارٹمنٹ نے جواب دے دیا ہے، قوانین کے تحت ساری چیزیں ان کو Provide کی گئی ہیں، یہ کہتی ہے کہ پلندہ دے دیا گیا ہے، آپ نے سوال ہی ایسا پوچھا ہے، آپ ہمیں یہ بتائیں کہ آپ اس سوال سے کیا اخذ کرنا چاہتی ہیں کہ ہم آپ کو وہ بتائیں؟

جناب سپیکر: جی بصیرت خان صاحبہ۔

محترمہ بصیرت خان: جناب سپیکر صاحب، پلندہ میں اس لئے کہہ رہی ہوں کہ صرف باڑہ کی ڈیٹیل اس میں ہے، اگر اتنی زیادہ ڈیٹیل فراہم کی گئی ہے تو جمرود اور لنڈی کوتل کی ڈیٹیل اس میں کیوں نہیں ہے، اس کا یہی مطلب ہے کہ وہاں پہ جو سیلیکشن ہوئی ہے، Per scale وہاں پہ ایک ایک لاکھ روپے لئے گئے ہیں اور اس کا ثبوت میرے پاس ہے، Last Question بھی جب میں نے ٹی ایم ایز کے بارے میں جب Last Friday جب میں نے کیا تھا، تو آپ نے اس کو بھی کمیٹی میں نہیں ریفر کیا تھا، مقصد یہی ہے کہ ٹی ایم ایز نے وہ ڈیٹیل ہی فراہم نہیں کی، وہ اشتہارات بھی فراہم نہیں کئے، مقصد یہی ہے۔ تھینک یو، سر۔

جناب سپیکر: جی کامران صاحب۔
معاون خصوصی برائے اعلیٰ تعلیم و تعلقات عامہ: بہت شکریہ، مسٹر سپیکر، یہ ابھی Clear ہو گیا کہ ان کا مدعا کیا تھا؟ ان کو اتنے زیادہ پلندوں کی ضرورت نہیں تھی مانگنے کی، اتنے زیادہ ڈیٹیلز کی، اگر ان کو لگتا ہے اور ان کے پاس ثبوت بھی ہے تو یہ ریکارڈ میں آ جائے کہ ان کے پاس ثبوت موجود ہے، سٹینڈنگ کمیٹی میں یہ کوئسچن ریفر کر دیا جائے کہ کس نے کتنے پیسے لئے ہیں؟ وہ یہ ثبوت میڈیا بھی کھڑا ہے، میڈیا کو بھی دے دیں، یہ ثبوت جو ان کے پاس موجود ہے اور میں اس پہ Agree ہوں لیکن شرط یہ ہے کہ یہ سٹینڈنگ کمیٹی میں وہ ثبوت جمع کریں گی اور میں Floor of the House پہ Assurance دیتا ہوں کہ ہم اس شخص کے خلاف ایکشن لیں گے۔ (تالیاں)
جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the Question No. 13545 may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: "Ayes" have it; the Question No. 13545 is referred to the concerned Committee. Mr. Ikhtiar Wali Sahib, Question No. 13287.

* 13287 _ جناب اختیار ولی: کیا وزیر بلدیات ارشاد فرمائیں گے کہ:
(الف) ٹی ایم اے نوشہرہ کے پاس اس وقت کتنے اہلکار ڈیوٹی سر انجام دے رہے ہیں اور ٹی ایم اے کا کل کتنا سٹاف ہے;
(ب) یہ اہلکار کہاں کہاں پر ڈیوٹی دے رہے ہیں;
(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ ایک سو پچاس (150) سے زائد غیر حاضر اہلکار گزشتہ کئی سالوں سے تنخواہ لینے آتے ہیں مگر ڈیوٹی ممبران قومی، صوبائی اسمبلی اور وزراء کے ذاتی باغات اور حجروں میں کر رہے ہیں جس سے نوشہرہ کچرے کا ڈھیر بن چکا ہے، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟
جناب محمود خان (وزیر اعلیٰ) (جواب معاون خصوصی برائے اعلیٰ تعلیم نے پڑھا): (الف) اس ضمن میں تحصیل میونسپل ایڈمنسٹریشن نوشہرہ سے موصول شدہ تفصیلات کے مطابق مذکورہ ٹی ایم اے کے پاس اس وقت ٹوٹل تین سو اسی (380) افسران اور اہلکار ڈیوٹی سر انجام دے رہے ہیں جس میں دس /

10 (Provincial Unified Group Functionaries (PUGF کے افسران اور (Non PUGF)370 اہلکار شامل ہیں، جس کی تفصیل جواب کے ساتھ الف ہے۔(تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی)۔

(ب) اس ضمن میں عرض ہے کہ ٹی ایم اے نوشہرہ کے سارے ملازمین اپنی اپنی ڈیوٹی کے مقام پر خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ تحصیل نوشہرہ بشمول رورل اور اربن ایریاز میں صفائی وستھرائی معمول کے مطابق روزانہ کی بنیاد پر کر رہے ہیں اور اپنی ذمہ داری میں کسی قسم کی کوتاہی نہیں کر رہے ہیں۔

(ج) مزید برآں یہ کہ ٹی ایم اے نوشہرہ نے اس حوالے سے تصدیقی سرٹیفکیٹ بحوالہ چھٹی نمبر No. 823/TMA/NSR مورخہ 14/09/2021 ارسال کی ہے جو کہ تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی۔

<u>جناب اختیار ولی</u>: شکریہ، مسٹر سپیکر۔ And welcome back to the House, good to see you after a gap, and your presence has been missed, یہ میرا سوال ہے مسٹر سپیکر، ایک تو اس سوال کو کئے ہوئے مجھے چھ مہینے ہو گئے، چھ مہینے بعد یہ سوال لگا ہے، اب دیکھنا یہ ہے کہ پتہ نہیں یہ ہمارے سسٹم میں، میں کسی کی نیت پہ شک نہیں کرتا لیکن ایک ایک سوال پہ چھ چھ مہینے اگر لگتے ہیں تو میرے خیال میں یہ Process slow ہے، اس کو تھوڑا سا Speed up اور Justified ہونا چاہیئے۔ سوال یہ ہے مسٹر سپیکر، کہ کیا وزیر بلدیات ارشاد فرمائیں گے کہ ٹی ایم اے نوشہرہ کے پاس اس وقت کتنے اہلکار ڈیوٹی سرانجام دے رہے ہیں اور ٹی ایم اے کا کل کتنا حصہ، اس کے ساتھ انہوں نے ایک لسٹ لگا دی ہے، کہتے ہیں کہ اس ضمن میں تحصیل میونسپل ایڈمنسٹریشن نوشہرہ سے موصول شدہ تفصیلات کے مطابق مذکورہ ٹی ایم اے کے پاس اس وقت تین سو۔۔۔۔

<u>Mr. Speaker</u>: Answer is taken as read, please supplementary.

<u>جناب اختیار ولی</u>: ٹھیک ہے۔ اچھا جناب سپیکر، یہ ہوا، اس کے ساتھ دوسرا سوال (ب) میں ہے کہ یہ اہلکار کہاں پر ڈیوٹی دے رہے ہیں، آیا پھر (ج) میں ہے، آیا یہ بھی درست ہے کہ ایک سو پچاس سے زائد غیر حاضر اہلکار گزشتہ کئی سالوں سے تنخواہ لینے آتے ہیں مگر ڈیوٹی ممبران قومی، صوبائی اسمبلی، وزراء اور اشرافیہ کے ذاتی باغات اور حجروں میں کر رہے ہیں، نوشہرہ کچرے کا ڈھیر بن چکا ہے، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟ مسٹر سپیکر، اس سوال کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ ٹی ایم اے نوشہرہ پہ صرف تنخواہوں کا جو ہمارا خرچہ آتا ہے، وہ کروڑوں روپے کا ہے، وہاں پر Equipments ہیں، سوزوکیاں ہیں، ٹرالیاں ہیں، ٹریکٹرز ہیں، سٹاف ہے، But وہ Utilize نہیں ہو رہے ہیں، میں Invite کرتا ہوں، Invitation دیتا ہوں

آنریبل منسٹرز کو، اس ہاؤس کے ممبرز کی کوئی کمیٹی بنائیں، آج ہی میرے ساتھ چلیں، میں آپ کو Proof کرکے دکھاؤں گا کہ نالیاں منہ تک بھری ہوئی ہیں، کچرے کے ڈھیر بھرے پڑے ہوئے ہیں، یہ بات میں نے آج سے چھ مہینے پہلے بھی کی تھی اور .I am thankful to Akbar Ayub Sahib انہوں نے اس پہ اس وقت کچھ ایکشن بھی لیا تھا لیکن وہ ایکشن انہی چند دنوں تک محدود رہا، اب بھی میرا دعویٰ ہے کہ تقریباً ڈیڑھ سو سے زائد اہلکار اپنی ڈیوٹی پر، سنیٹری ورکرز نہیں آتے، ڈرائیورز نہیں آتے، آپریٹرز، ٹریکٹرز والے نہیں آتے، ان کی ڈیوٹی بدستور اشرافیہ کے حجروں ان کے محلات ان کے باغات اور ان کے کھیتوں میں ہے، اگر یہ پیسہ قوم کا ہے، جس میں کوئی شک نہیں ہے، بلاشبہ یہ قوم کا پیسہ ہے، اس سوال کا مقصد اور Floor of the House پہ اس کو اٹھانے کا بنیادی مقصد یہ تھا کہ ان لوگوں کو حاضر کیا جائے جو لوگ سالوں سال سے، اچھا یہ مہینے دو کی بھی بات نہیں ہے، یہ کئی سالوں سے غیر حاضر ہیں، قوم کا پیسہ کھاتے ہیں سپیکر صاحب، آپ حیران رہ جائیں گے 2D میں اور Premio میں بیٹھ کر آتے ہیں، تنخواہ لیتے ہیں اور چلے جاتے ہیں، So-----

<u>جناب سپیکر</u>: جی منسٹر صاحب، Respond کریں اس کوئسچن کو۔

<u>جناب رنجیت سنگھ</u>: سر، اس پہ میرا بھی ایک سپلیمنٹری کوئسچن ہے۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی سردار صاحب، سپلیمنٹری، سردار صاحب کا مائیک، سردار رنجیت سنگھ۔

<u>جناب رنجیت سنگھ</u>: شکریہ سپیکر صاحب۔ سر، ٹی ایم اے کے حوالے سے میں بھی یہی بات کرنا چاہوں گا کہ ٹی ایم اے، چونکہ میرا علاقہ Basically کوہاٹ ہے اور میرا وہاں زیادہ آنا جانا رہتا ہے سر، ہمارے ٹی ایم او صاحب---

<u>جناب سپیکر</u>: یہ تو نوشہرہ ٹی ایم اے کی بات کر رہے ہیں، آپ نوشہرہ کی بات کریں؟

<u>جناب رنجیت سنگھ</u>: سر، میں ٹی ایم اے کی بات کر رہا ہوں۔

<u>جناب سپیکر</u>: نہیں نہیں، Irreverent ہے، یہ نوشہرہ کی بات کریں۔ دیکھیں، سپلیمنٹری جو کوئسچن ہے، اسی سے Relevant کریں۔ جی منسٹر صاحب، آپ اپنا دوسرا کوئسچن لے آئیں۔

<u>معاون خصوصی برائے اعلیٰ تعلیم و تعلقات عامہ</u>: سر، شکریہ آپ کا۔ اختیار ولی صاحب نے جو کوئسچن پوچھا ہے، ڈیپارٹمنٹ نے تفصیلاً بتایا اور سر، میں صرف سب کی معلومات کے لئے یہ بتا دینا چاہتا ہوں کہ ٹی ایم اے کی سطح پر ایک ایگزیکٹیو کمیٹی ہوتی ہے، ایگزیکٹیو کمیٹی Comprise کرتی ہے، اس کو لیڈ کرتے

ہیں ٹی ایم اواور پھر اس کے پاس ان کے ساتھ ٹی او ایف، ٹی او آئی، ٹی او آر یہ تین لوگ ہوتے ہیں یعنی چار لوگوں کی یہ ایگزیکٹیو کمیٹی ہوتی ہے، جس وقت Elected نمائندگان آتے ہیں تو تحصیل میئر یا ان کو یہ ایگزیکٹیو کمیٹی As a whole responsible ہوتی ہے۔ سر، ڈیپارٹمنٹ سے یہ جو معلومات مانگی ہیں انہوں نے، سرٹیفکیٹ Provide کی ہے، ٹی ایم اے نوشہرہ نے Certificate provide کی ہے جو کہ Attached ہے Annexure میں ہے، انہوں نے یہ کہا ہے کہ کوئی بھی شخص کسی کے ساتھ کام نہیں کر رہا بلکہ ان کی Attendance کے بارے میں انہوں نے کہا ہے کہ سب لوگ اپنی اپنی جگہوں پہ ڈیوٹی دے رہے ہیں۔ ان کے جو Concerns ہیں، جو صفائی کے حوالے سے، وہ میں یہ سمجھتا ہوں کہ ہم نے Already تقریباً سات جگہوں پہ، سات ڈویژنل ہیڈکوارٹرز میں ڈبلیو ایس ایس پیز بنائی ہیں، ان کو ہم Expend کر رہے ہیں، اکبر ایوب کے ساتھ بھی میری اس حوالے سے ڈسکشن ہوئی تھی اور ہم نے جو Expansion plan بنایا تھا، وہ پشاور کے کچھ ایریاز کو Expand کرنا تھا۔ ساتھ ہی ساتھ نوشہرہ کو بھی Add کرنا تھا کہ More corporatization آ جائے اس میں، کیونکہ Urbanization بہت زیادہ ہو رہی ہے سپیکر صاحب، یہ جو ٹی ایم ایز کا Concept تھا، وہ زیادہ تر Rural areas کے اوپر تھا لیکن جیسے یہ کہہ رہے ہیں کہ نوشہرہ میں بہت تیزی سے Urbanization ہو رہی ہے، تو اربن سنٹرز میں ہم اس کو Expand کر رہے ہیں، ان شاءاللہ ڈبلیو ایس ایس پی کو بھی میری اللہ تعالیٰ سے امید ہے کہ ہم اسی Tenure میں، نوشہرہ میں جو پورے اربن سنٹر، یعنی اربن نیبر ہوڈ کونسلز ہیں، ان میں ہم Initiate کر دیں گے، So, comparatively ہم نے یہ دیکھا ہے کہ ٹی ایم ایز جو ہیں، وہ Rural areas میں اچھا Deliver کرتے ہیں، ڈبلیو ایس ایس پی جو ہیں وہ اربن ایریاز میں تو ہم وہ کر دیں گے، ٹی ایم اے نے باقاعدہ سرٹیفیکیٹ دیا ہوا ہے اور وہ اسمبلی کو تو ڈیپارٹمنٹ نے دے دیا ہے Department is responsible لیکن جو ایگزیکٹیو کمیٹی ہے، انہوں نے ڈیپارٹمنٹ کو دیا ہے، تو اس کا مطلب ہے کہ انہوں نے Full responsibility لی ہوئی ہے، ذمہ داری لی ہوئی ہے کہ یہ لوگ Available ہیں، ان کے ساتھ کام کر رہے ہیں، تو اس میں کوئی غلطی کی گنجائش نہیں ہے، تو میرے خیال سے جو ان کا دعویٰ ہے وہ اس میں Clear ہو جاتا ہے کہ ایسی کوئی گراؤنڈ پہ Reality نہیں ہے۔

<u>جناب سپیکر:</u> تھینک یو۔ جی اختیار ولی صاحب۔

جناب اختیار ولی: سپیکر صاحب، میرے معزز کولیگ جو ہیں کامران بنگش صاحب، یہ ان حقائق پہ یا ان دستاویزات کی بناء پہ بات کر رہے ہیں جو ان کو محکمے نے فراہم کی ہیں، اب کوئی محکمہ آپ کو اپنی کوتاہی، آپ کے ہاتھ میں کبھی بھی نہیں دے گا، کامران بنگش صاحب یہ آپ Mind it کہ آپ اس کو ذہن میں رکھیں، آپ اس کاغذ میں ان کے لکھے ہوئے جواب کی بات کر رہے ہیں جبکہ میں آپ کو Ground reality کی بات کر رہا ہوں، I am the one میں صبح، میرا روز Seven days (a week) میرا Public day ہوتا ہے، روزانہ ہوتا ہے، میں ٹی ایم اے جاتا ہوں، وہاں پر ان ڈھائی تین سو لوگوں میں پچاس لوگ حاضر نہیں ہوتے۔ میری درخواست ہے کہ دیکھیں یہ پیسہ ان لوگوں پہ جو لگتا ہے، یہ ٹی ایم ایز پہ آپ جو باتیں کر رہے ہیں، وہ ٹھیک ہے، وہ اپنی جگہ خوبصورت باتیں ہیں، درست ہیں But ground realities کے ساتھ اس کی Relevance نہیں ہے۔ سپیکر صاحب، ایک منٹ، مجھے ایک منٹ دے دیں۔

جناب سپیکر: آپ کیا چاہتے ہیں؟

جناب اختیار ولی: نہیں میں، میں یہ چاہتا ہوں کہ اس مسئلے کو Concerned Committee کے پاس ریفر کریں جو لوگ ڈیوٹی نہیں کرتے ہیں، ان کو Expel کریں، ان کو Out کریں اور جو کام کرتے ہیں کمیٹی Decide کرے، ان کو Appreciation letters بھی جاری کئے جائیں۔

جناب سپیکر: Okay، جی منسٹر صاحب، اختیار ولی صاحب کہتے ہیں، کمیٹی کے سپرد کریں۔

معاون خصوصی برائے اعلیٰ تعلیم و تعلقات عامہ: Sir, as a department ہم اس کے اوپر Agree نہیں ہیں As a government ہم اس کے اوپر Agree نہیں ہیں، تو میرے خیال سے اگر ووٹنگ ہو جائے اس حوالے سے۔

Mr. Speaker: So, I will put it to voting. Is it the desire of the House that the Question No. 13287 may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say ‘Yes’. and those who are against it may say ‘No’

جناب سپیکر: No کم ہیں۔ Yes والے کھڑے ہو جائیں اپنی سیٹوں پہ، Yes والے اپنی سیٹوں پہ کھڑے ہو جائیں، Count them, please.

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جناب سپیکر: اب No والے اپنی سیٹوں پہ کھڑے ہو جائیں۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

(The motion was defeated)

Mr. Speaker: Eighteen vs. Thirty three, defeated. Leave Applications.

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر۔۔۔۔۔

Mr. Speaker: Lapsed, ji. After leave applications.

غیر نشاندار سوالات اوران کے جوابات

13060 _جناب سراج الدین: کیاوزیرہاؤسنگ ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) صوبہ بھر میں محکمہ کے تحت اقلیتوں، معذوروں اور خواتین کی مخصوص نشستوں پر تعینات ملازمین کی ضلع اور سکیل وار تفصیل فراہم کی جائے؛

(ب) گزشتہ پانچ سالوں کے دوران صوبہ بھر میں محکمہ کے تحت اقلیتوں، معذوروں اور خواتین کی مخصوص نشستوں پر تعینات ملازمین کی ضلع اور سکیل وار تعداد کتنی ہے؛

(ج) محکمہ کے تحت اقلیتوں، معذوروں اور خواتین کی مخصوص نشتوں پر تعینات کنٹریکٹ ملازمین کی ضلع اور سکیل وار تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب امجد علی (وزیر ہاوسنگ): (الف) صوبہ بھر میں محکمہ کے تحت، اقلیتوں، معذوروں اور خواتین کی مخصوص نشستوں پر تعینات سکیل وار تعداد درجہ ذیل ہے:

نمبر شمار	کوٹہ	تعداد	سکیل (بی پی ایس)
1	خواتین	2	16اور12
2	معذور	2	5
3	اقلیت	1	1

مزید برآں صوبائی ہاؤسنگ اتھارٹی میں تمام آسامیوں پر بھرتی صوبہ خیبرپختونخوا کی بنیاد پر کی جاتی ہے نہ کہ ضلعی سطح پر اور تمام بھرتیاں خالصتاً اہلیت، قابلیت اور میرٹ کی بنیاد پر عمل میں لائی جاتی ہیں۔ اشتہارات لائبریری میں موجود ہیں۔

(ب) گزشتہ پانچ سالوں کے دوران صوبہ بھر میں محکمہ کے تحت معذوروں کی مخصوص نشستوں پر بھرتی ہونے والے ملازمین کی تعداد دو ہے جس کی تفصیل یہ ہے۔

1۔ٹریسر (سکیل 5)۔2 پائپ فٹر (سکیل 5) جبکہ اقلیتوں کی مخصوص نشست پر ایک اقلیتی امیدوار خاکروب(سکیل 1) میں بھرتی کیا گیا ہے اور خواتین کی مخصوص نشستوں پر کوئی خاتون اہل قرار نہیں پائی۔

(ج) محکمہ کے تحت اقلیتوں، معذوروں اور خواتین کی مخصوص نشستوں پر اب تک کوئی کنٹریکٹ ملازمین تعینات نہیں ہوئے ہیں۔

13231 _ صاحبزادہ ثناء اللہ: کیا وزیر بلدیات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ Uplift Rural Roads سیریل نمبر 616اے ڈی پی 150502صفحہ نمبر 39اے ڈی پی 20-2019صوبے کیلئے منظور ہوئے تھے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو ان روڈز کیلئے 2015 میں منظور شدہ رقم 1500 ملین روپے میں کتنی رقم فراہم کی گئی، سکیم وائز تفصیل فراہم کی جائے، نیز مندرجہ بالا پراجیکٹ کی بقایا رقم کب تک فراہم کی جائے گی اور یہ روڈز کب تک مکمل کئے جائیں گے، منظور شدہ روڈز کی تفصیل ضلع وائز، یونین کونسل وائز اور حلقہ وائز تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمود خان(وزیراعلیٰ): (الف) جی ہاں۔

(ب) مذکورہ پراجیکٹ کے متعلق درکار تفصیل کی کاپی لف ہے۔(تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی)۔مزید یہ کہ اس سکیم کی بقایا رقم صوبائی اے ڈی پی میں مختص کردہ ایلوکیشن کے تحت دی جائے گی اور اس کی تکمیل بھی فنڈز کی فراہمی کی صورت میں ہی ممکن ہے۔

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: جناب محب اللہ خان صاحب، منسٹر، آج کے لئے، سید اقبال میاں صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے، جناب شکیل احمد خان صاحب، منسٹر، آج کے لئے، جناب فضل الہیٰ صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے، جناب ارشد ایوب صاحب، منسٹر، آج کے لئے، جناب آغاز اکرم گنڈاپور صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے، نوابزادہ فرید صلاح الدین صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے، محترمہ ماریہ فاطمہ صاحبہ، ایم پی اے، آج کے لئے، جناب سردار خان صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے، جناب شرافت علی خان صاحب، ایم پی

اے، آج کے لئے، سردار یوسف زمان صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے، جناب روی کمار صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے، اجناب فتخار مشوانی صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے، جناب عزیز اللہ خان صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے، جناب عنایت اللہ خان صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے، جناب آصف خان صاحب ایم پی اے، آج کے لئے، حاجی قلندر خان لودھی صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے۔

Is it desire of the House that leave may be granted?

(The motion was carried)

Mr. Speaker: Leave granted.

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: ایک فاتحہ پڑھتے ہیں، نگہت بی بی پیش کرے گی اور اس کے بعد واپس ایجنڈے کی طرف جائیں گے اور پوائنٹ آف آرڈر پھر آخر میں لیں گے۔ جی نگہت بی بی۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: تھینک یو، جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب، کل ایک واقعہ پیش آیا جس میں کہ بیس جائیں، تیمرہ گرہ جو ہے دیر کا، لوئر دیر کا واقعہ ہے اور رات گئے تک فائرنگ ہوتی رہی اور اس میں پچاس سے زیادہ لوگ زخمی ہیں اور یہ جائیداد کا تنازعہ ہے، اس میں ہمارے ایکس منسٹر جو ہیں جہانزیب خان مسلم لیگ کے، ان کے بیٹے نے بھی اس میں اپنی جان گنوائی ہے۔ جناب سپیکر صاحب، میں ان کے لئے، ان کے جو لوگ وفات پاچکے ہیں، ان کے لئے میں مغفرت کی دعا کرتی ہوں، ان کے آنے والے جو قبر میں دن ہیں، جو ان کی راہیں ہیں، اللہ تعالیٰ ان کو آسان کرے لیکن جناب سپیکر صاحب، اس کی ساتھ ساتھ میں ایک بات اور بھی کہنا چاہونگی آپ کے توسط سے کہ اگر محکمہ ریونیو تمام زمینوں کو کمپیوٹرائز کر دے تو یہ واقعات جو کہ روز بروز بڑھتے چلے جا رہے ہیں، جائیداد کے تنازعات پہ تو یہ Fully طور پہ رک جائیں گے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نگہت بی بی، فاتحہ کروائیں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: فاتحہ کروالیں تو مہربانی ہوگی اور اگر کوئی اور بولنا چاہے تو وہ بھی بولے جو اس علاقے سے تعلق رکھتا ہے لیکن چونکہ میں نے صبح سے آپ سے ٹائم لیا تھا۔

جناب سپیکر: فاتحہ پڑھیں جی۔ شوکت صاحب فاتحہ پڑھائیں جی اور آج نہ مفتی صاحب ہیں، نہ یہاں پہ حافظ صاحب ہیں، حافظ صاحب، آپ پڑھائیں جی۔

(اس مرحلہ پر مرحومین کے لئے دعائے مغفرت کی گئی)

توجہ دلاؤ نوٹس ہا

Mr. Speaker: Call Attention: Sardar Aurangzeb Nalotha Sahib, MPA, to please move his call attention notice No. 2000, in the House.

سردار اورنگزیب: شکریہ جناب سپیکر صاحب، میرا یہ توجہ دلاؤ نوٹس دو تین مہینے پہلے میں نے جمع کرایا تھا اب آج آیا ہے۔ گزشتہ دو تین دنوں سے حالیہ مون سون کی بارشوں کا سلسلہ شروع ہو گیا تھا، ان مون سون کی بارشوں کی وجہ سے ضلع ایبٹ آباد بری طرح متاثر ہوا۔

میں وزیر برائے امداد بحالی و آبکاری کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں، وہ یہ ہے کہ دو تین دنوں سے جو حالیہ مون سون کی بارشیں ہوئی ہیں، ان بارشوں کی وجہ سے ضلع ایبٹ آباد بری طرح متاثر ہوا اور تمام ضلع میں کافی زیادہ نقصان ہوا۔ رابطہ سڑکیں، پل اور ان بارشوں کی وجہ سے۔

(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: آپ دو تین دنوں کی بجائے لفظ جولائی، جولائی کر لیں، جولائی کا، ماہ جولائی میں جو شدید بارشیں ہوئیں تو وہ پھر ٹھیک ہو جائے گا۔

سردار اورنگزیب: دو تین، دو تین مہینے، دو تین مہینے جی جی، جناب سپیکر صاحب، اسی سلسلے میں آپ ہی کی زیر صدارت ڈی سی ایبٹ آباد کے دفتر میں میٹنگ ہوئی تھی جس میں تمام Elected ممبران بھی تھے اور وہاں پہ سیکرٹری جو تھا وہ بھی موجود تھا، آپ نے ان کو واضح طور پر جو ہدایات دی تھیں، ابھی تک ان کے اوپر کوئی عمل درآمد نہیں ہوا ہے، بالخصوص سپیکر صاحب، ایوب پل جو ہے وہ شاہراہ ریشم کا ایک بہت بڑا پل ہے، اس روڈ کے اوپر ابھی تک تین مہینوں سے اس کے اوپر کوئی خاطر خواہ کام نہیں ہوا ہے اور جو متبادل پل ہے، لنگرا پل، اس سے آگے ایک چھوٹا سا پل ہے جس پر ایک طرف سے ٹریفک گزرتی ہے اور دوسری طرف سے اس خوف کی وجہ سے نہیں گزاری جا رہی ہے کہ کسی وقت بھی یہ گر جائے گا، ایک بات، اور دوسری بات، میں ایبٹ آباد میں تو جو کچھ ہوا، آپ کا اپنا تعلق بھی اسی ضلع سے ہے، ابھی تک مطلب جو منسٹر صاحب نے یا اس کے محکمے نے کوئی توجہ نہیں دی ہے، میرے حلقے میں ایک روڈ ہے رجوعیہ روڈ، جو تین کلومیٹر روڈ مکمل طور پر ندی نالے کے ساتھ بہہ گیا تھا اور ابھی لوگ بڑی مشکل سے تیس چالیس گاؤں کا وہ روڈ ہے اور لوگوں کو بڑی مشکلات ہیں، کوئی اس کے اوپر کام نہیں شروع ہوا ہے۔ اسی طریقے سے بیرن گلی کا ایک روڈ ہے جس کے اوپر کنسٹرکشن جاری تھی اور وہ مکمل ہونے والا تھا اور وہاں پہ

بھی ایک کلو میٹر، ڈیڑھ کلو میٹر وہ روڈ بھی تباہ ہو گیا۔ ایک ڈسپنسری ڈنہ ہاڑی کے اندر ڈسپنسری ہے جو اس طوفان کی وجہ سے اس کی چھت بھی اڑ گئی ہے، دیواریں بھی گر گئی ہیں، اس پر بھی اس وقت تک کوئی کام شروع نہیں ہوا اور خصوصی طور پر سپیکر صاحب، اس سے ندی دوڑ کے ساتھ جو زمینیں ہیں، جو زرعی زمینیں ہیں، وہاں پہ جو ان کو پانی اس دوڑ سے جو اس کو دیا جاتا تھا، وہ دوڑ کے نیچے بہت کافی نیچے چلی گئی ہے، اب ان کے بھی وہ جو ہے وہ پانی کے نالے بند ہو چکے ہیں، تو ایریگیشن محکمے نے بھی ذمہ داری اٹھائی تھی، سی اینڈ ڈبلیو والوں نے بھی اور اسی طریقے سے دوسرے جو محکمے تھے، ڈی سی صاحب کو آپ نے ہدایت کی تھی کہ فوری طور پر کام شروع کیا جائے لیکن تین مہینے گزرنے کے باوجود سپیکر صاحب، کام شروع نہیں ہو سکا، تو لوگوں کا مطلب ہے آنا جانا، آمد ورفت کا ذریعہ بھی بری طرح، اور اسی طریقے سے ان کی جو زرعی زمینیں ہیں، وہ بھی ابھی جو فصل ہوئی ہے وہ بری طرح متاثر ہوئی ہے، تو اس کے لئے میں سمجھتا ہوں کہ آپ ہدایت کریں اور آپ بھی توجہ دیں اور منسٹر صاحب بھی جلد از جلد اگر اس مسئلے کو حل نہیں کریں گے تو لوگوں کے لئے مشکلات روز بروز بڑھ رہی ہیں۔

<u>جناب سپیکر</u>: میں اس سلسلے میں خود وزیر اعلیٰ صاحب سے بات کروں گا۔ جی شوکت یوسفزئی صاحب، جی جی نذیر عباسی صاحب۔

<u>جناب نذیر احمد عباسی</u>: اورنگزیب نلوٹھا صاحب کی جو یہ قرارداد ہے، یہ بالکل وہی صورتحال ہے PK-36 میں بھی اور اس میں بھی، اس طرح ہے اگر اس کی تفصیل میں جائیں گے تو بے شمار سڑکیں ہیں جو ناپختہ ہیں، سلائیڈنگ ہے اور روڈز بند ہیں، تو ابھی تک وہ جو ہماری میٹنگ ہوئی تھی، اس کے تناظر میں میں نے ڈی سی صاحب سے بات کی تو انہوں نے کہا جی کہ Disaster management نے Refuse کر دیا کہ جی ہمارے پاس اس کی بحالی کے لئے کوئی پیسہ نہیں ہے، تو یہ کون ذمہ دار ہے جو اس کو کرے گا؟ لوگ مشکلات میں ہیں، لوگوں نے اپنی مدد آپ کے تحت روڈز کھولنے شروع کر دیئے، باقی نقصانات تو الگ سے رہ گئے لیکن لوگوں کی آمد ورفت بھی اس وقت معطل ہے، تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس پہ ہمیں کرنا چاہیئے، بہت بڑا ایریا ہے جو اس وقت بند ہے، لوگوں کے واحد وہ راستے ہوتے ہیں آمد و رفت کے۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: شوکت یوسفزئی صاحب، کوئی جواب دے رہے ہیں، ذرا سنتے ہیں ان سے۔

<u>جناب نذیر احمد عباسی</u>: جی ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: امید ہے کہ اچھا جواب ہو گا کہ یہ علاقے واقعی بڑے متاثر ہوئے ہیں، شوکت صاحب، تباہی اور بربادی ہوئی ہے۔

جناب شوکت علی یوسفزئی(وزیر محنت وافرادی قوت وثقافت): جناب سپیکر، اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ جو Hilly areas ہیں، جتنے Hilly areas ہیں جناب سپیکر، ان میں بارشوں سے نقصانات زیادہ ہوئے ہیں اور یہ صرف ایک ایبٹ آباد کی بات نہیں ہے، آپ مختلف جتنے بھی ہمارے چترال تک آپ جائیں، کوہستان تک جائیں، شانگلہ، بونیر، یہ بہت سارے ایسے علاقے ہیں، جو بٹگرام ہے، مانسہرہ کے جو علاقے ہیں، اسی طرح جناب سپیکر، پشاور کے جو Outskirt areas ہیں، تو اس پہ چونکہ ریلیف ایکٹ موجود ہے، ریلیف ایکٹ کے اندر جو Compensation ہوتی ہے، جو نقصانات ہوتے ہیں، اس کا ازالہ کیا جاتا ہے لیکن جو ڈیویلپمنٹل کام ہوتے ہیں جناب سپیکر، وہ ان کے دائرہ اختیار میں نہیں آتے۔ اب یہ ڈپٹی کمشنر کو یہاں سے ہم ہدایت کر دیں گے، ویسے تو ان کو کرنا چاہیئے تھا، اگر نہیں کیا ہے کہ جتنے بھی نقصانات ہوتے ہیں، وہ اس کا باقاعدہ سروے کر کے وہ بھجواتے ہیں گورنمنٹ کو اور گورنمنٹ اس پہ ایکشن لیتی ہے، تو میں یہاں سے ڈپٹی کمشنر ایبٹ آباد، مانسہرہ اور جہاں جہاں یہ نقصانات ہوئے ہیں جناب سپیکر، ان کو یہ ہدایت دی جاتی ہے کہ وہ اس کا فوری طور پہ کیونکہ اس کا باقاعدہ ڈیٹا اکٹھا کیا جا چکا ہوتا ہے لیکن وہ گورنمنٹ کو بھجوائیں۔ جو ریلیف ایکٹ میں نہیں آتے وہ اے ڈی پی میں ہو سکتا ہے جناب سپیکر، اس کو Reflect کیا جاتا ہے، ڈپٹی کمشنر خود Recommend کر سکتا ہے، تو یہ چونکہ یہاں کا جو واقعہ ہے وہ گلیات ڈیویلپمنٹ اتھارٹی کو یہاں جو ریلیف ڈیپارٹمنٹ ہے، انہوں نے ڈپٹی کمشنر کو واپس جواب بھی دیا ہے اور ساتھ انہوں نے یہ بھی تجویز دی ہے کہ گلیات ڈیویلپمنٹ اتھارٹی کے حوالہ کیا جائے کیونکہ وہ اس کی Jurisdiction میں آتی ہے لیکن ابھی تک اس پہ کارروائی نہیں ہوئی ہے، تو یہ افسوس ناک ہے اور لوگوں کو ریلیف دینا ہے ہم نے، اگر ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے کوئی غفلت ہے تو اس کی بھی ہم ذمہ داری لیتے ہیں اور یہاں سے ڈپٹی کمشنر کو میں کہتا ہوں کہ Within a week یہ رپورٹ منگوا لیتے ہیں ہم کہ کہاں کہاں، کتنا کتنا نقصان ہوا ہے اور جو ضروری ہے وہ اس کو فوری طور پر کر دیا جائے گا، جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جی نلوٹھا صاحب۔

سردار اورنگزیب: سپیکر صاحب، میں شوکت یوسفزئی صاحب کی بات سن کر تھوڑا سا میں حیران ہوا ہوں کہ یہاں سے ہدایت بھجواتے ہیں اور ایک ہفتے کے اندر رپورٹ منگوا لیتے ہیں، آپ سے بڑا عہدہ اس

حکومت میں کسی اور شخص کے پاس نہیں ہے، سپیکر ایک بہت بڑا عہدہ ہوتا ہے، آپ کی موجودگی میں میٹنگ ہوئی ہے، ابھی تک اس کا سروے نہیں ہوا ہے اور اس کے نقصانات، سپیکر صاحب، انہوں نے کہا ہے کہ جو روڈز ہیں یہ اے ڈی پی سے بنیں گے اور اس طرح بنیں گے۔ ہم یہ کہتے ہیں کہ ہمیں آپ تار کول ڈال کر روڈ نہ بنا کر دیں، جو ہمارے روڈ بند ہیں، جو دیواریں گر گئی ہیں، جلد از جلد ان کو مکمل کر کے دیں اور دوسرا یہ کہتے ہیں کہ ریلیف کا کام جو ہے وہ محکمہ ریلیف کرتا ہے، سپیکر صاحب، ایبٹ آباد کے پانچ سو گھر، جن کے گھروں میں جو سامان تھا، قیمتی سامان تھا، وہ برباد ہو گیا ہے، اگر انسان کوئی نہیں مرا ہے تو بے تحاشہ نقصان ہوا ہے، کیا کیا ریلیف والوں نے، کیا ریلیف ان کو دیا ہے؟ میں یہ قطعاً نہیں کہتا کہ آپ ہمیں جو روڈز فی الفور تار کول ڈال دیں، ان کو آپ پختہ کر کے دے دیں، ہم یہ کہتے ہیں ہمارے روڈز کھول لیں جائیں، ابھی تک روڈز بند ہیں اور جو دیواریں گری ہوئی ہیں، ہسپتال کا میں نے آپ کو کہا تھا چھت سمیت اس کی دیواریں گر گئی ہیں، کچھ کم از کم اتنا ہو کہ لوگ یہ سمجھیں کہ ہمارے اوپر جو مصیبت آئی ہے، دیکھیں بارش آپ نے کہا ہے پورے صوبے میں ہوئی ہیں، لیکن شوکت یوسفزئی صاحب، ضلع ایبٹ آباد میں بھی بعض اوقات جب بارش ہوتی ہے، یہ مون سون کی بارشیں ایک ایریا میں ہوتی ہیں، ایک تحصیل میں ہوتی ہیں، دوسری تحصیل میں نہیں ہوتی ہیں، یا ایک تحصیل میں زیادہ ہوتی ہیں دوسری تحصیل میں نہیں ہوتی ہیں۔ مہربانی کریں، مہربانی کریں، ہمیں ٹالنے کی شوکت یوسفزئی صاحب، کوشش نہ کریں کہ ایک ہفتے کے اندر ہم منگوائیں گے اور یہ کریں گے اور وہ کریں گے، مہربانی کر کے جو ریلیف آپ دے سکتے ہیں لوگوں کو، ڈی سی صاحب کو حکم دیں، ڈی سی کیا کرے گا؟ ڈی سی کو آپ فنڈ بھیجیں گے، وزیر خزانہ صاحب آپ کے ساتھ بیٹھے ہوئے ہیں، اس کو آپ فنڈ بھیجیں گے تب وہ جا کر اس کے اوپر کام کرے گا۔

<u>جناب سپیکر</u>: ویسے شوکت یوسفزئی صاحب، جیسے نلوٹھا صاحب کہہ رہے ہیں۔۔۔۔

<u>وزیر محنت وثقافت</u>: جی سر۔

<u>جناب سپیکر</u>: چھ سات فٹ پانی گیا ہے ہر گھر کے اندر، اور اب آپ کو پتہ ہے چھ سات فٹ پانی سے گھر کے اندر کوئی چیز سلامت نہیں رہتی، گاڑیاں تو پہلے ہی تباہ ہو گئی تھیں، ستر اسی، سو کے قریب اور جتنا فرنیچر، جتنا راشن جتنے کارپٹس، Thirty, forty, fifty سے لے کر Five ten million millionتک ہر گھر کے اندر نقصان ہوا ہے ان چیزوں کا، لیکن ان کو ایک Penny کسی نے نہیں دی ہے ابھی تک اور ڈی سی کے پاس Applications جمع ہوئی ہیں اس میٹنگ کے Reference سے،

اب DC is waiting for the relief fund کہ وہ کوئی ملے، کوئی گورنمنٹ پالیسی بنائے تاکہ وہ آگے لوگوں کو دے سکیں۔اس میں Kindly آپ خود انٹرسٹ لے لیں تو یہ مسئلہ ہو جائے گا اور فنانس منسٹر صاحب بیٹھے ہوئے ہیں، یہ بھی سن رہے ہیں کہ یہ قدرتی آفت تھی،اس میں لوگ بہت بری طرح متاثر ہوئے ہیں تو ان کی مدد حکومت کا فرض ہے۔

وزیر محنت وثقافت: سر، میں اسکوٹالنا نہیں چاہتا لیکن ظاہر ہے ریلیف ڈیپارٹمنٹ میرے پاس نہیں ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ایسے ہی ہے۔

وزیر محنت وثقافت: تو میں نے تو اس لئے کہا کہ رپورٹ اس لئے کہ پتہ تو چلے ناں کہ کتنے نقصانات،اب میں کیسے آرڈر کروں کہ جی جا کر وہاں پر کارروائی شروع کریں؟ ظاہر ہے جب تک فنانس ریلیز نہیں کرے گا تو اس کو کس مد سے وہ، کیونکہ ہمارے حلقوں میں بھی ہوا ہے، ہم نے اپنے جو ہمارے پاس جو وسائل تھے، وہ ہم نے دیئے ہیں لیکن میں Again یہ کہنا چاہتا ہوں جناب سپیکر، آپ بے شک آپ کریں، کمیٹی بنالیں اس پہ، یہ پورے صوبے کا مسئلہ ہے، مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔

جناب سپیکر: فنانس منسٹر صاحب سے سن لیتے ہیں کہ وہ کیا رائے رکھتے ہیں؟

وزیر محنت وثقافت: فنانس منسٹر صاحب، یہ جو میں ان کو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی بابک صاحب۔

وزیر محنت وثقافت: ایک منٹ، ایک منٹ، یہ ابھی جواب دے رہے ہیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی بابک صاحب، جی بابک صاحب۔

وزیر محنت وثقافت: چونکہ ان کو پتہ نہیں ہے، میں ان کو ذرا Brief کر دوں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ Brief کر دیں، جب تک بابک صاحب بات کرتے ہیں۔ جی بابک صاحب، آپ Brief کر لیں۔

جناب سردار حسین: شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر، یہ سارے صوبے کا مسئلہ ہے اور جب بھی خدانخواستہ اس طرح کی آفات آ جاتی ہیں جناب سپیکر، یہ Declare ہو جاتا ہے آفت زدہ، ہم نے مطالبہ کیا، میرے اپنے علاقے میں جو بین الاضلاعی روڈس، ان کے جو پشتے ہیں، وہ گر گئے ہیں۔ ایک طرف سے تو وہ آمدورفت کے قابل نہیں رہے ہیں، دوسری طرف جو کروڑوں روپیہ کے پل بنے ہیں

جناب سپیکر، ان کے گرنے یا ان کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہے۔ جناب سپیکر، حکومت کا جواب میرے خیال میں بہت غیر ذمہ دارانہ ہے، ڈیپارٹمنٹ میں پی سی ون آ گئے ہیں، ڈیپارٹمنٹ نے پی سی ون واپس کر دیئے ہیں، وجہ یہ بتائی گئی ہے کہ چونکہ یہ Declared نہیں ہے، اب ظاہر ہے ایک علاقہ حکومت Declare کرے گی تو متعلقہ جو ڈیپارٹمنٹ ہے، وہ اس پہ کام شروع کرے گا، تو میں بڑی معذرت کے ساتھ کہ حکومت نے ابھی تک ان علاقوں کو آفت زدہ Declare کیا بھی نہیں، اب ریلیف کی بات تو چلی گئی، جناب سپیکر، یہ Rehabilitation یا جو Reconstruction کی بات ہے، وہ انتہائی ضروری ہے، لہذا حکومت اتنی سنجیدگی سے آج اعلان کردے، یہ صرف ایبٹ آباد نہیں ہے، یہ بونیر بھی ہے، ملاکنڈ بھی ہے، شانگلہ بھی ہے، تمام علاقے ہیں، لہذا اس کے لئے فنڈ جو ہے وہ ڈپٹی کمشنر کا یہ لوگ بات کرتے ہیں، پہلے اس طرح ہوتا تھا کہ جو ایم اینڈ آر کا فنڈ ہوتا تھا جناب سپیکر، یہ ضرورت کی بنیاد پہ جہاں پہ ضرورت ہوتی تھی، ابھی وہ ایم اینڈ آر کا فنڈ جو ہے، وہ بھی پولیٹکل بنیادوں پہ تقسیم ہو رہا ہے جناب سپیکر، لہذا محکموں کا جو کام ہے کم از کم وہ ان سے تو نہیں لینا چاہیئے، وہ جو اختیار ہے، لہذا حکومت اس پہ اگر کمیٹی بنانا چاہتی ہے لیکن یہ بڑا سیریس مسئلہ ہے جناب سپیکر، اس کو حل ہونا چاہیئے۔

<u>جناب سپیکر:</u> تھینک یو، جی۔ منسٹر فنانس، مائیک کھولیں منسٹر صاحب کا، منسٹر فنانس۔

<u>جناب تیمور سلیم خان(وزیر خزانہ):</u> میں بابک صاحب کی ایک بات سے اختلاف کرتا ہوں، انہوں نے کہا کہ ریلیف کے فنڈز پولیٹکل بنیاد پہ یا ایم اینڈ آر کے جو ہے وہ پولیٹکل بنیاد پہ وہ ہوتے ہیں یہ ایسا ہے، وہ بالکل صحیح بات نہیں، بلکہ اگر میں کہوں، اگر ہم یہ خامیاں دیکھیں، ریلیف کو تو تین یا چار ارب روپے ریلیز ہو جاتے ہیں پہلے دن، ان کے پاس ایمرجنسی کے لئے ایک خاطر خواہ اماؤنٹ ہوتی ہے اور کبھی جو ہے، چاہے اس ٹائپ کا Critical expenditure ہو، چاہے وہ ریلیف کا ہے، چاہے وہ Food Procurements کا ہو، At all costs ہم Available کرتے ہیں، تو جہاں تک یہ بارشوں کی وجہ سے جو ریلیف کا کام ہے، اس میں کوئی کمی نہیں آنی چاہیئے۔ بابک صاحب کو ہر وقت Political stake holders کو نہیں Blame کرنا چاہیئے، جہاں پہ اگر Administrative efficiency نہیں ہے وہاں پہ انگلی اٹھانی چاہیئے، یہی اس ہاؤس کا ایک طریقے سے کام ہے تاکہ وہ کام جلدی ہو جائے۔ ابھی شوکت بھائی نے کہا کہ انہوں نے ڈی سی سے بھی جو ہے وہ Identify کرانے کا منگوایا، ریلیف کو بھی چاہیئے، وہ پورے صوبے میں جہاں بھی انہیں ریلیف کا کام کرنا ہو، یہ میں گارنٹی کرتا ہوں کہ ان کو پیسوں کی کمی

نہیں پڑے گی۔ جو دوسرا ٹیکنیکل پوائنٹ شوکت بھائی نے اٹھایا کہ جو ڈویلپمنٹ کا کام ہے، Againاس بات پہ بحث ہو سکتی ہے کہ حکومت کی Priority جو ہے وہ ایک ضلع میں کام کرنا یا دوسرے ضلع میں کام کرنا ہے، وہ بحث ہوتی جائے گی کیونکہ ایک کلچر بنایا ہے لیکن یہ بھی میں ریکارڈ پہ لاؤں کہ جتنی ڈویلپمنٹ اور جتنے میگا پراجیکٹس اس حکومت نے چترال سے لیکر ڈی آئی خان تک کئے ہیں یا قبائلی اضلاع میں کئے، وہ پہلے نہیں ہوئے، یہ ابھی جو پشاور ڈی آئی خان موٹروے کی منظوری ہے لیکن جہاں پہ Let say کہ جو بارش سے Related اگر کوئی Development expenditure بھی کرنا ہو یا Let say کہ وہ ایم اینڈ آر کے ہیڈ سے یا کسی اور ہیڈ سے کرنا ہو، تو یہ ڈی سی کی Responsibility ہے، وہ جلدی سے جلدی یہ Identify کرے جو Core infrastructure ہےاس کی ریلیز کے لئے ہم بالکل Compromise نہیں کریں گے اور یہ Excuses نہیں چلنے چاہئیں کہ یہ پولٹیکل بنیاد پہ تقسیم ہو رہا ہے، ہمیں پورا صوبہ جو ہے وہ ضروری ہے، پورے صوبے کے لئے ہم Funding available کریں گے، ضروری نہیں ہے کہ وہ وہاں پہ میری تختی لگے یا بابک صاحب کے نام تختی لگے، کام جو ہے وہ ہونا چاہیئے۔ ابھی بابک صاحب کے حلقے میں ہی ایک ہاسپیٹل کی Up-gradation منظور کی ہے، میں نے یہ تو نہیں دیکھا تھا کہ بابک صاحب کے حلقے میں ہے، اسی لئے کیا تھا کیونکہ وہاں ضرورت ہے، اس گورنمنٹ نے ہی کیا تھا۔ بابک صاحب کے ضلع میں چار ہاسپیٹلز جو ہیں ان کی Up-gradation پچھلے ہفتے Approved ہوئی ہے، یہ تو نہیں دیکھنا تھا کہ وہاں پہ اے این پی کے پارلیمنٹری لیڈر ہیں، تو یہ باتیں جو ہیں وہ صرف پولیٹکل پوائنٹ سکورنگ کے لئے نہیں کرنی چاہیئے۔ ہم ان شاءاللہ صوبے کے ہر کونے میں Investment کریں گے، جہاں پہ ریلیف کی ڈیمانڈ آئے گی وہ Immediately release ہو گی جہاں پہ Post rain ایبٹ آباد میں، ہزارہ ڈویژن میں یا ملاکنڈ ڈویژن میں، کہیں سے بھی اگر Respective ڈی سی بتائے گا یہ Critical expenditure ہے وہ ریلیز ہو گا۔

<u>جناب سپیکر</u>: تھینک یو۔ نذیر عباسی صاحب۔

<u>جناب نذیر احمد عباسی</u>: سر، میں بات کرنا چاہ رہا ہوں، میں دو تین دفعہ بیٹھا ہوں، میں بابک صاحب کو، بابک صاحب، آپ مجھے وقت دیں، میں کافی دیر سے، میں تین دفعہ بیٹھ چکا ہوں جی، پلیز آپ میرے بعد بات کر لیں۔

<u>جناب سپیکر</u>: ان کے بعد آپ کر لیں۔

جناب نذیر احمد عباسی: سر، اس میں شاید بحث ادھر سے ادھر لیکر جا رہے ہیں، میں نے جو بات کی ہے وہ یہ کی ہے کہ ایمرجنسی میں کیا Disaster management جو ہمارے لوکل روڈز ہوتے، کچے یا پختہ روڈز ہوتے ہیں جو Hilly areas کے، ان کی بحالی تو فوری چاہیئے تھی تاکہ لوگوں کی آمدورفت بحال ہو، یہ تو ایمرجنسی تھی، باقی جو چیزیں ہیں، کسی کا کوئی Road infrastructure کے علاوہ اگر کسی کا گھر Damage ہو جائے، وہ یقیناً ایک پراسیس ہے، اس میں ٹائم لگتا ہے، یقیناً وہ درکار ہو گا۔ جو ریکویسٹ تھی وہ یہ تھی کہ ابھی تک ان پہ ایک Penny کا کام ہم نہیں کر سکے، تو اس کے لئے کیا Disaster management کے پاس کوئی فنڈ نہیں ہے جو کہ Refuse کر چکے ہیں؟ تو یہ میں چاہونگا منسٹر صاحب سے کہ وہ وضاحت دیں کہ اگر ان کے پاس نہیں ہے تو صوبائی حکومت کسی اور مد میں وہ پیسہ دے تاکہ ان کو تو کوئی، ڈیٹا اس کا اکٹھا کرنا کوئی لمبا کام نہیں ہے، یہ سڑکیں پتہ ہے لوگوں نے اپنے ہاتھوں سے بنائی ہیں۔

جناب سپیکر: نذیر عباسی صاحب، پہلی بات تو یہ ہے کہ ہمیں ڈی سی سے چیک کرانا ہو گا کہ اس نے یہ کیا، اوپر چیزیں بھیجی ہیں یا ڈیمانڈ بھیجی ہے؟

جناب نذیر احمد عباسی: جی بالکل، انہوں نے بھیجی ہیں، میری جو بات ان سے ہوئی تھی۔

جناب سپیکر: اگر بھیجی ہے تو پھر۔۔۔۔

جناب نذیر احمد عباسی: تو انہوں نے Refuse کر دیا ہے یہ کہ ہمارے اس میں نہیں آتا، اختیار میں کہ ہم سڑکیں بحال کریں۔

جناب سپیکر: تو انہوں نے تو بھیجی ہوں گی ناں ان کو ریلیف والوں کو، ریلیف والوں نے تو روڈیں نہیں بنانے، انہوں نے تو ٹینٹ دینے ہیں اور راشن دینا ہے، اب وہ Proper forum نہیں ہے اس کا۔

جناب نذیر احمد عباسی: میں گزارش کرونگا کہ ہمیں اس کا Way out دیکھنا ہے جی، باقی چیزیں جو ہیں، گھر گرے ہیں، باقی چیزیں، وہ ایک پراسیس ہے۔

جناب سپیکر: چلیں اس لئے ہم خود چیک کرتے ہیں کہ اس کا کونسا Proper forum ہو گا کہ جس سے ہم بات کریں اوپر۔۔۔۔۔

جناب نذیر احمد عباسی: ہم Already میں یہ بات کرنا چاہتا ہوں، لوگ بڑی تکلیف سے گزر رہے ہیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اگر ڈپٹی کمشنر نے دیکھ لیا ہے، یہ جو روڈز گر گئے تھے، ٹوٹ گئے تھے، وہ شامل ہیں اس کے اندر اور جو Compensation تھی، وہ بھی شامل ہے اس میں؟

جناب نذیر احمد عباسی: ہم نے اس کی لسٹیں بھی جو Provide کر دی تھیں کہ جو بہت ضروری تھا، وہ ہم نے کیا لیکن اس میں بھی ابھی تک ایک Penny کا کام نہیں ہو سکا۔

جناب سپیکر: نہیں اس کے لئے اگر ضرورت پڑی تو ہم اگلے ہفتے میں ایک میٹنگ یہاں رکھ لیتے ہیں۔

جناب نذیر احمد عباسی: جی ٹھیک ہے، تھینک یو۔

جناب سپیکر: دیکھتے ہیں کہ یہ کیا اس کا حل ہے؟ ڈپٹی کمشنر صاحب بھی آ جائیں گے، ریلیف والے بھی آ جائیں گے، سی اینڈ ڈبلیو یہ وہی لوگ بھی، تو اس میں میٹنگ یہاں کر لیتے ہیں ہم۔ جی نلوٹھا صاحب۔

سردار اورنگزیب: جناب سپیکر صاحب، میں ریکویسٹ کرتا ہوں جس طرح نذیر عباسی صاحب نے کہا ہے، سر، یہ اپوزیشن اور حکومت کی بات، ہماری کوئی اور ہے، ہم یہ نہیں کہتے کہ کس کی تختی لگے کس کی نہ لگے، ساری تختیاں وزیر خزانہ صاحب لگائیں، ہم یہ چاہتے ہیں کہ جو ہمارے ضلع کے اندر جو سڑکیں بند ہیں، جن کی دیواریں گری ہوئی ہیں، ان کو بحال کیا جائے۔ ڈسپنسری اور سکولز جو بری طرح متاثر ہوئے ہیں، فی الحال ان کو کم از کم بچوں کے بیٹھنے کے قابل بنائیں۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، اس پہ میٹنگ کرتے ہیں۔

سردار اورنگزیب: یہ اتنا سارا کام کیا جائے اور اس کے لئے پیسوں کا بندوبست، ریلیف والوں نے جواب دے دیا ہے۔

جناب سپیکر: نہیں، منسٹر صاحب نے کہہ دیا کہ پیسوں کی کمی نہیں ہونے دونگا۔

سردار اورنگزیب: ڈی سی صاحب نے بھی، سر، ڈی سی صاحب نے بھی جواب دے دیا ہے کہ میرے پاس فنڈ نہیں ہے، ریلیف والوں نے مجھے نہیں دیا ہے۔۔۔۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب کو میں، نلوٹھا صاحب، نلوٹھا صاحب۔۔۔۔۔

سردار اورنگزیب: جناب سپیکر، فنڈ کا بندوبست کیا جائے، اتنی سی ہماری بات ہے، نہ ہم کالج کی ڈیمانڈ کرتے ہیں۔۔۔۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب نے ہمیں ایشورنس دے دی ہے کہ پیسوں کی کمی میں نہیں ہونے دونگا، تو بس باقی چیزیں ہم Expedite کرتے ہیں۔ جی بابک صاحب۔

جناب سردار حسین: بالکل، جس طرح نلوٹھا صاحب ریکویسٹ کر رہے ہیں، وزیر خزانہ صاحب اگر متوجہ ہوں تو میرے خیال میں، وزیر خزانہ صاحب! آپ کو معلوم ہونا چاہیئے کہ ڈپٹی کمشنر کا آپ Reference دے رہے ہیں، سی اینڈ ڈبلیو میں آپ نے ایمر جنسی میں ایک ایک حلقے کو پچاس پچاس لاکھ روپیہ دیا ہے، میں اپنے حلقے کی بات کر رہا ہوں، یہ جو بارشوں کی وجہ سے تین پل گرے ہیں، ان کا پی سی ون جو ہے وہ سی اینڈ ڈبلیو کے مطابق ساڑھے تین کروڑ کا ہے، اب آپ کہتے ہو کہ پیسوں کی کمی نہیں ہے، اگر پیسوں کی کمی نہ ہوتی تو ہمیں دوبارہ بولنے کی کیا ضرورت تھی؟ مجھے اٹھ کر یہاں آپ کا شکریہ ادا کرنا چاہیئے تھا، آپ بار بار کہتے ہیں کہ پولیٹکل سکورنگ، کون پولیٹکل سکورنگ کر رہا ہے؟ ہر ایک نمائندہ اپنے حلقے کی نمائندگی نہیں کرے گا؟ آپ اٹھ کر مجھے جواب دیں کہ میرے حلقے سے تین جگہیں جو ہیں ان کو نقصان ہوا ہے، اب ڈیڑھ مہینہ ہو گیا ہے پی سی ون ادھر سے پھر واپس چلے گئے ہیں، فنڈ نہیں ہے، کہا گیا ہے کہ آفت زدہ Declare نہیں کیا گیا ہے، ایلوکیشن نہیں ہے، یہاں پہ آپ کہہ رہے ہیں کہ فلاں پولیٹکل سکورنگ کر رہا ہے، فلاں پولیٹکل سکورنگ کر رہا ہے، آپ مجھے بتا سکتے ہیں کہ سارے صوبے میں ایک جگہ پہ پھر حالت یہی ہوتی ہے کہ پھر غیر سنجیدہ لیتے ہیں، جناب سپیکر، ایسا نہیں ہے جناب سپیکر، یہ بات کرنے سے تو چترال سے آپ نے ادھر تک ترقی کر لی ہے، ایم اینڈ آر کے پیسے مل رہے ہیں، میں اپنے حلقے کا ایک روڈ آپ کو بتا رہا ہوں جو صوابی سے Adjacent ہے، ایریگیشن کے ساتھ ہے، پچھلے نو سال سے اس روڈ کو ایک آنہ نہیں ملا ہے، کیوں نہیں ملا ہے؟ اسی لئے نہیں ملا ہے کہ جو منسٹر ہوتا ہے ایریگیشن کا، جو صوابی کا عہدہ دار ہوتا ہے، وہ سارا فنڈ اپنے حلقے میں Convert کرتا ہے جناب سپیکر، اس کا آپ مجھے جواب دے سکتے ہیں؟ میں ہزار سوالات آپ سے ادھر کر لوں گا، آپ کے پاس جواب ہی نہیں ہوگا، الٹا یہی کہے گا کہ پولیٹکل سکورنگ کر رہے ہیں۔ جناب سپیکر، بالکل ہم یہاں پہ چاہتے ہیں کہ مسائل حل ہوں، مسائل کی نشاندہی کر رہے ہیں، برائے مہربانی یار آپ لوگ حکومت میں ہو، ان چیزوں سے آپ نکلیں، آپ کے پاس اگر اختیار ہے تو آپ ذمہ دار بھی ہو، ذمہ داری سے آپ لوگ جواب دیں، ہم ماحول کو خراب کرنا نہیں چاہتے ہیں۔ جناب سپیکر، یہ منسٹر صاحب مجھے کہتے ہیں کہ آپ کے حلقے کے، میں شکریہ ادا کرتا ہوں، میں Floor of the House آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ اگر آپ نے میرے حلقے کے ہاسپیٹلز کو Upgrade کیا ہو، جناب سپیکر، ہم وہ لوگ نہیں ہیں، عوامی نیشنل پارٹی کا، مجھے ایک منٹ ضرور دیں جناب سپیکر، ایک منٹ،۔۔۔۔

جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر محنت وثقافت): جناب سپیکر، میں جواب دیتا ہوں۔

جناب سردار حسین: ایک منٹ، شوکت، ایک منٹ۔ شوکت تاسو خو دوہ کسانو خبرے اوکڑے ، ما خونہ دی کڑی، تہ یو منٹ مالہ راکڑہ۔

وزیر محنت وثقافت: زہ ستا د خبرے جواب در کوم کنہ، دا خبرہ خو بہ۔۔۔۔

جناب سردار حسین: او زہ ولے وروستو خبرے اوکڑم؟ تہ وروستو خبرے اوکڑہ، تہ کبنینہ، اول مائیک ما سرہ دے ، تہ کبنینہ۔ جناب سپیکر، آپ مجھے اجلاس کے دوران تین منٹ اور بھی اجازت دو گے، آپ کے علاوہ اسی کرسی پر جب ڈپٹی سپیکر بیٹھتے ہیں تو آج آپ ضرور مجھے آپ نے تین منٹ دینے ہیں، یہ اپوزیشن کو Snub کرنا یہ کوئی طریقہ نہیں ہے، ہم دلیل سے بات کرتے ہیں، دلیل سے جواب مانگتے ہیں جناب سپیکر، حکومت کا جو رویہ ہے، یہ حکومتی رویہ نہیں ہو سکتا، آپ ذمہ دار لوگ ہو، صوبے کا اختیار آپ لوگوں کے پاس ہے، جس ماحول میں اس دن اسمبلی جناب سپیکر، چلی ہے، میں اس پہ بعد میں بات کرتا ہوں لیکن منسٹر صاحب سے ریکویسٹ ہے کہ جو Reconstruction ضروری ہے، جو Rehabilitation ضروری ہے جناب سپیکر، ہونا یہ چاہیئے جناب سپیکر، کہ یہ مدلل جواب یہاں پہ دے دیں، ہمارے حلقے میں تین جگہیں ہیں، ہر ایک ممبر کو آپ موقع دے دیں تو تمام ممبران کے حلقوں میں اس طرح کا ماحول ہے، تو لہذا سنجیدگی سے جواب دیں، ہم پولیٹکل سکورنگ نہیں کرنا چاہتے ہیں۔

Mr. Speaker: Hafiz Isamuddin Sahib, MPA, to please move his call attention notice No. 2003, in the House. Hafiz Isamuddin Sahib.

آپ نے بات کرنی ہے شوکت صاحب؟

وزیر محنت وثقافت: جی جی، کرنی ہے۔

جناب سپیکر: جی شوکت یوسفزئی صاحب۔

وزیر محنت وثقافت: وہ میرے خیال سے بڑا Important Issue تھا، اس لئے اس پہ بحث بھی ہوئی، دو منسٹروں نے جواب بھی دیا، دیکھیں، اور فنانس منسٹر کیا کر سکتا ہے؟ آپ کو Fully یقین دہانی کرا دی کہ جتنا بھی اس پہ ایمرجنسی کے اس پہ آئے گا وہ ہم ریلیز کریں گے، تو میرے خیال سے تو اس بات کو Appreciate کرنا چاہیئے، بجائے اس کے کہ دیکھیں ہر چیز پہ۔۔۔۔

جناب سپیکر: اچھی خاصی ایشورنس آ گئی ہے آپ کی طرف سے بھی، منسٹر فنانس کی طرف سے، تو یہ ڈیٹیل منگوائی جائے ان اضلاع سے اور پھر جو بھی Expenditure ہے، وہ پھر نیچے تک۔۔۔۔۔

وزیر محنت وثقافت: اگر اس پہ Delay ہوا ہے جناب سپیکر، تو ہم تو چاہتے ہیں کہ صوبے کے مسئلے حل ہوں، اب نلوٹھا صاحب نے بڑا اچھا پوائنٹ Raise کیا ہے، تو ہم چاہتے ہیں کہ اس پہ کارروائی ہو۔

جناب سپیکر: تھینک یو، تھینک یو۔ بس اب فنانس منسٹر صاحب سے Floor of the House ایشورنس چاہتے تھے، وہ انہوں نے دے دی ہے۔ .Thank you very much جی حافظ صاحب۔

حافظ عصام الدین: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ سب سے پہلے تو شکر ہے کہ کال اٹنشن ہمارا بھی ایجنڈے پر آیا ہے، تقریباً ایک، ڈیڑھ سال ہوا ہے یہ کال اٹنشن میں نے جمع کرایا ہے، تو اور بھی کافی سارے ہیں۔

میں وزیر برائے محکمہ توانائی وبرقیات کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ جنوبی وزیرستان کی دو تحصیلوں، مکین اور بیارزہ کے لئے یو ایس ایڈ کے تعاون سے بجلی بحال ہونی تھی جبکہ چار سے پانچ سال گزر گئے لیکن اس کے باوجود بہت سارے ایسے علاقے ہیں کہ وہاں پر کوئی کام نہیں ہو سکا ہے۔ جناب سپیکر صاحب، یہ دو تحصیلیں ہیں جو واپڈا یو ایس ایڈ کے تعاون سے بجلی بحال کر رہا ہے لیکن ان دو تحصیلوں میں پانچ سے دس فیصد کام بھی نہیں ہو چکا ہے، نوے فیصد یہ تحصیلیں بجلی سے محروم ہیں جبکہ وہاں اس کے لئے کھمبے وغیرہ وہ آئے ہیں، روڈوں پر پڑے ہیں اور باقی ٹرانسفارمر یہ چیزیں، اس میں انتہا درجے کا غبن چل رہا ہے۔ جناب سپیکر صاحب، گورنمنٹ کے پی یا فیڈرل ہمیں این ایف سی یا اپنے جو فنڈز ہیں اے آئی پی میں، وہ اگر صحیح طریقے سے Utilize نہیں ہو رہے ہیں، یہ باہر سے یو ایس ایڈ جو تعاون کر رہا ہے، اس میں کیوں رکاوٹیں پیدا کی جا رہی ہیں؟ تین سال میں ایک ٹرانسفارمر بھی نہیں ملا ہے۔ جناب سپیکر صاحب، میرے گاؤں میں بجلی نہیں ہے، میرے گھر میں بجلی نہیں ہے، جنوبی وزیرستان میں، بار بار واپڈا والوں کے پاس جا کر کہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: حافظ صاحب کو کون Respond کرے گا؟ یہ تاج محمد ترند صاحب بیٹھے ہوئے ہیں ناں۔

حافظ عصام الدین: جناب سپیکر صاحب، پلیز میری ایک بات تو سن لیں، یہ مجھ سے پہلے بھی ایک کال اٹنشن تھا، اس پر تقریباً آدھا گھنٹہ بحث ہوئی تو میں بھی حق رکھتا ہوں کہ میرا کال اٹنشن اگر اس جائز ہے، بر حق ہے، تو اس پر بھی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: تو منسٹر صاحب سے جواب لیتے ہیں، آپ نے تو بات کر دی، اس پہ اب وہ کیا کہتے ہیں؟
Ji, Taj Muhammad Tarand Sahib, honorable Minister for Energy and Power.

جناب تاج محمد (معاون خصوصی برائے توانائی و برقیات): شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب، حافظ صاحب نے جس مسئلے کی طرف توجہ مبذول کروائی ہے، جناب سپیکر، اس نے خود کہا کہ یہ واپڈا کے اندر آتا ہے اور واپڈا کے یہاں پہ مختلف ڈیسکوز ہیں، پیسکو ہے اور جو ہمارا ایکس فاٹا ہے، اس کو ٹیسکو دیکھتا ہے، تو یہ فیڈرل ادارہ ہے اور اس کے Under زیر نگرانی یہ کام ہو رہا ہے۔ اس کی میں نے تھوڑی سی ڈیٹیل لی ہے، یہ یو ایس ایڈ کا پراجیکٹ ہے، 574 ملین روپے کا ہے، اس پہ کام جاری ہے۔ جناب سپیکر، جیسا کہ ہم سب جانتے ہیں کہ ماضی میں وہاں پہ لاء اینڈ آرڈر کی سیچویشن خراب تھی لیکن اب الحمد للہ لاء اینڈ آرڈر کی سیچویشن بھی بہتر ہو گئی ہے، تو میں حافظ صاحب سے ریکویسٹ کروں گا، چونکہ یہ فیڈرل کے ساتھ تعلق رکھتا ہے تو یہ میرے آفس میں آ جائیں، جب بھی ان کو Convenient ہو، میں ٹیسکو کے حکام کو بلا کر ان کے ساتھ میٹنگ کراؤں گا اور ان کے جو بھی تحفظات، ان شاء اللہ ہم وہ دور کرنے کی کوشش کریں گے۔

حافظ عصام الدین: جناب سپیکر، مجھے دو منٹ کا موقع دیں بات کرنے کے لئے۔

جناب سپیکر: کوئی موقع نہیں ہے، بس ختم ہو گئی بات، ایشو جو ہے فیڈرل گورنمنٹ کا ہے، ہمارا ہے ہی نہیں، دیکھیں ناں، انہوں نے کہہ دیا ہے کہ میرے دفتر میں آئیں، میں ٹیسکو والوں کو بلا کر آپ کا مسئلہ حل کروں گا۔

حافظ عصام الدین: جناب سپیکر، یہ فیڈرل کا نہیں ہے ناں، یہ صوبائی گورنمنٹ اس کو کر رہی ہے، مجھے ایک منٹ بولنے تو دیں ناں۔

جناب سپیکر: بولیں جی، ایک منٹ بول لیں، آپ نے نماز شاید نہیں پڑھنی، ہم نے تو پڑھنی ہے۔

حافظ عصام الدین: سپیکر صاحب، یہ خدا کی قسم، یہ آپ کا ہمارے ساتھ جو رویہ ہے، جو ہمارے ساتھ رویہ ہے یہ سو فیصد ناجائز ہے اور میں ساتھ یہ بھی کہوں، ابھی آپ مجھے واپڈا۔۔۔

جناب سپیکر: دیکھیں، لوگوں کو شوق ہے یہاں تقریریں کرنے کا، فلور تقریروں کے لئے نہیں ہوتا، To the point بات کرنے کے لئے ہوتا ہے۔

حافظ عصام الدین: یہ میں یہی، یہ میں یہی ڈی جی کے پاس گیا ہوں، ایک ٹیسکو کے پاس گیا ہوں، ٹیسکو Deal کر رہا ہے، یہاں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: حل بتائیں، حل بتائیں، حافظ صاحب، حل بتائیں ناں۔

حافظ عصام الدین: یہاں کنٹریکٹر سے میری بات۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: حافظ صاحب، حل بتائیں ناں۔۔۔۔۔

حافظ عصام الدین: جی بات کر رہا ہوں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: بات نہیں، تقریر نہ کریں، حل بتائیں، آپ کیا چاہتے ہیں؟

حافظ عصام الدین: اس کا جو کنٹریکٹر ہے، اس سے میری۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کیا چاہتے ہیں، کمیٹی کے حوالے کروں اس کو؟

حافظ عصام الدین: جی، اس کنٹریکٹر سے میری بات ہوئی، وہ کہہ رہا ہے یہ Complete ہے، اس کا کنٹریکٹر مجھے کہہ رہا ہے کہ Complete ہے جبکہ گاؤں میں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: حافظ صاحب، ابھی تو یہ بھی رہتا ہے بہت سارا۔۔۔۔۔

حافظ عصام الدین: کمیٹی کو بھیج دیا جائے۔

جناب سپیکر: کس کو؟

حافظ عصام الدین: یہ کال اٹنشن کمیٹی کو ریفر کیا جائے تاکہ اس پہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ابھی اگر یوٹیلیٹی سٹور کا کوئی ایشو ہو گا تو پھر میں فوڈ کی کمیٹی کو بھیج سکتا ہوں، صوبے میں، نہیں بھیج سکتا، یہ فیڈرل کے پاس ہے۔

حافظ عصام الدین: جی جی، یہ ٹیسکو کے پاس ہے، یہاں اسی، ہماری جو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: فیڈرل ہے یہ۔۔۔۔۔

حافظ عصام الدین: جی۔

جناب سپیکر: وفاقی حکومت سے تعلق رکھتا ہے۔

حافظ عصام الدین: وفاقی نہیں ہے، یہاں صوبہ ہی اس کو Deal کر رہا ہے تو۔۔۔

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب، Final word کریں، نہیں تو میں ووٹنگ کراتا ہوں، پھر آگے چلتے ہیں۔

معاون خصوصی برائے توانائی و برقیات: جناب سپیکر، جس طرح میں نے گزارش کی کہ پہلے وہاں پہ لاء اینڈ آرڈر کی سیچویشن صحیح نہیں تھی، اس وجہ سے اس پہ کام رکا ہوا تھا، ابھی اس پہ کام جاری ہے، پھر بھی میں حافظ صاحب سے کہتا ہوں کہ وہ میرے آفس میں آ جائیں، میں ٹیسکو والوں کے ساتھ ان کی میٹنگ کراؤں گا، جو ان کے تحفظات ہیں ان شاءاللہ وہ دور کرنے کی کوشش کریں گے اور اگر یہ خواہ مخواہ کمیٹی میں بھیجنا چاہتے ہیں جناب سپیکر، تو بھیج دیں، میں تو ان کا مسئلہ حل کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: بس وہ کمیٹی کو بھیج دیں، ٹھیک ہے، بھیج دیں، جی حافظ صاحب کا کوئسچن کونسا ہے؟ یہ کال اٹنشن ویسے کال اٹنشن تو کمیٹی میں نہیں جاتا۔

Is this the desire of the House that the call attention notice No. 2003 may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it; the call attention is referred to the concerned Committee.

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا کارخانہ جات مجریہ 2021ء کا زیر غور لایا جانا

Mr. Speaker: Item No. 8: Minister for Labour, to please move that the Khyber Pukhtunkhwa, Factories (amendment) Bill, 2021 may be taken into consideration at once.

Mr. Shaukat Ali Yousafzai (Minister for Labour): Mr. Speaker Sir, I wish to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Factories (amendment) Bill, 2021 may be taken into consideration at once.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Factories (amendment) Bill, 2021 may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clauses 1 & 2 of the Bill. Since no amendment has been proposed by any honourable Member in Clauses 1 & 2 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clauses 1 & 2 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clauses 1 & 2 stand part of the Bill. Preamble and Long Title also stand part of the Bill.

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا کارخانہ جات مجریہ 2021ء کا پاس کیا جانا

Mr. Speaker: ‘Passage Stage’: Minister for Labour, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Factories (Amendment) Bill, 2021 may be passed.

Mr. Shaukat Ali Yousafzai (Minister for Labour): Mr. Speaker, I wish to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Factories (amendment) Bill, 2021 may be passed.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Factories (amendment) Bill, 2021 may be passed? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. The Bill is passed.

مجلس قائمہ برائے محکمہ آبنوشی کی رپورٹ پیش کرنے کی مدت میں توسیع

Mr. Speaker: Item No. 10: Extension in Time: Ms. Asia Saleh Khattak, Chairperson Standing Committee No. 33, on Public Health Engineering Department, to please move for extension in time under sub-rule (1) of rule 185, to present report of the Committee, in the House.

Ms. Asia Saleh Khattak: Thank you. Sir! I intend to move under sub-rule (1) of rule 185 of the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa, Procedure and Conduct of Business Rules, 1988, that the time for presentation of the report of Sanding Committee No. 33, on Public Health Engineering Department may be extended till date and I may be allowed to present the report, in the House.

Mr. Speaker: The motion before the House is that extension in time may be granted to present report of the Committee, in the House? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No.’

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. Extension in time is granted.

مجلس قائمہ نمبر برائے محکمہ آبنوشی کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا

Mr. Speaker: Ms. Asia Saleh Khattak, MPA, Chairperson Standing Committee No. 33, on Public Health Engineering Department, to please present report of the Committee, in the House .

<u>Ms. Asia Saleh Khattak:</u> I beg to present the report of the Standing Committee No. 33, on Public Health Engineering Department, in the House.
<u>Mr. Speaker:</u> It stands presented.

مجلس قائمہ برائے محکمہ آبنوشی کی رپورٹ کا ایوان سے منظور کیا جانا

<u>Mr. Speaker:</u> Ms. Asia Saleh Khattak, Chairperson, Standing Committee No. 33, on Public Health Engineering Department, to please move that the report of the Committee may be adopted.
<u>Ms. Asia Saleh Khattak:</u> I move that the report of the Standing Committee No. 33, on Public Health Engineering Department, may be adopted.
<u>Mr. Speaker:</u> The motion before the House is that the report of the Standing Committee No. 33, on Public Health Engineering Department, may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No.'

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker:</u> The 'Ayes' have it; the report is adopted.

<u>جناب وقار احمد خان:</u> جناب سپیکر، مجھے ایک دو منٹ کے لئے بات کرنے کا موقع دیں جی۔

<u>جناب سپیکر:</u> کرتے ہیں پھر-----

(مداخلت)

<u>جناب سپیکر:</u> ایک منٹ، بس ایک منٹ صبر کریں۔

Mr. Babar Saleem Swati, please move your resolution of the, relaxation of rule, first request for the relaxation.

قاعدہ کا معطل کیا جانا

<u>جناب بابر سلیم سواتی:</u> شکریہ، جناب سپیکر۔ جناب، مجھے اجازت دی جائے Rule 240 کے تحت 124 کو معطل کر کے قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔

<u>Mr. Speaker</u>: Is it the desire of the House that rule 124 may be suspended under rule 240 and allow the honorable, to move the resolution? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker:</u> The 'Ayes' have it; the rule is suspended. Ji, Babar Saleem Sahib.

قراردادیں

جناب بابر سلیم سواتی: ہر گاہ کہ ریسکیو 1122 کے جوان ہر وقت اپنی جان کو خطرے میں ڈال کر لوگوں کی جانیں بچاتے ہیں۔ یہ جوان ہر قسم کی ناگہانی آفات سے نمٹنے کے لئے اپنی جان کی پرواہ کئے بغیر فوری طور پر رد عمل دے کر لوگوں کی بے لوث خدمت کر رہے ہیں۔ مزید برآں کورونا جیسی وباء میں بھی 1122 کا مثالی کردار رہا ہے۔ بغیر کسی جھجک کے مریضوں کو شفٹ کرتے ہوئے سہولیات بہم پہنچاتے رہے، اس لئے یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے پرزور سفارش کرتی ہے کہ ان کو Risk allowance, professional allowance اور FGA allowance دیئے جائیں تاکہ یہ جوان اسی جذبے سے سرشار ہو کر قومی خدمت کا یہ فریضہ سر انجام دیتے رہیں۔ شکریہ جی۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that resolution, moved by the honorable Member, may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it; the resolution is passed. Nazir Abbasi Sahib, please.

جناب نذیر احمد عباسی: شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ میری یہ قرارداد ہے جی کہ ضلع ایبٹ آباد کے حلقہ PK-36 میں سرکل بوئی، سرکل بیروٹ، سرکل نگری ٹوٹیال، سرکل لورہ، سرکل قلندر آباد اور سرکل نتھیا گلی کہ یہ تمام کے تمام یہ پہاڑی اس پہ مشتمل ہیں۔ اس کے علاوہ حلقہ PK-41 ہری پور کا سرکل، خانپور اور سرکل کوہالا بالا بھی پہاڑی علاقوں پر مشتمل ہیں۔ اس کے علاوہ ضلع مانسہرہ اور ضلع تورغر کے پہاڑی علاقوں کے اساتذہ، مردانہ اور زنانہ کو Hard area allowance نہیں دیا جاتا، اساتذہ کرام کو اپنے فرائض منصبی سر انجام دینے کے لئے سخت مشکلات کا سامنا ہے اور اساتذہ کرام کئی کئی کلو میٹر پہاڑی اور دشوار گزار راستے طے کر کے اپنے فرائض نبھاتے ہیں۔

یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے مطالبہ کرتی ہے کہ ان مذکورہ بالا علاقوں کے اساتذہ کرام کو Hard area allowance دیا جائے۔ جناب سپیکر، اس میں جناب ارشد ایوب صاحب، لائق محمد خان صاحب اور بابر سلیم خان سواتی صاحب بھی میری اس میں شامل ہیں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the resolution, moved by the honorable Member, may be passed? Those who are

in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it; the resolution is passed. Ji, Nazir Abbasi Sahib.

جناب نذیر احمد عباسی: شکریہ سپیکر صاحب، ہرگاہ کہ ڈسٹرکٹ ایبٹ آباد بھی ڈی آئی خان، مردان اور سوات کے اضلاع کی طرح کیٹیگری بی کے زمرے میں آتا ہے لیکن اس کے باوجود ایوب ٹیچنگ ہاسپیٹل ایبٹ آباد کے ٹی ایم اوز اور ہاؤس آفیسرز کو کیٹیگری بی کا الاؤنس نہیں دیا جاتا جو کہ ان ٹی ایم اوز اور ہاؤس آفیسرز میں پائے جانے والی تشویش کا باعث ہے۔

لہذا یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے پرزور سفارش کرتی ہے کہ ایوب ٹیچنگ ہاسپیٹل ایبٹ آباد میں تعینات ٹی ایم اوز اور ہاؤس آفیسرز کو کیٹیگری بی الاؤنس دیا جائے۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the resolution, moved by the honorable Member, may be passed? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it; the resolution is passed.

جناب سپیکر: پوائنٹ آف آرڈر پہ آتے ہیں۔ عبدالسلام آفریدی صاحب، جی۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: جناب سپیکر، مجھے بات کرنے کا موقع دیں، پھر ٹائم نہیں ہوگا۔

جناب سپیکر: آج ٹائم مل گیا تو سب کے لئے ہیں میں نے۔

جناب محمد عبدالسلام: شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب، پاکستان کا قیام چونکہ لا الہ الا اللہ پہ ہوا ہے اور الحمد للہ ہم سب مسلمان ہیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ نگہت یاسمین اورکزئی صاحبہ کی بھی ہے، ریزولیوشنز ختم کر لیں پھر کر لیں، دیتا ہوں ریزولیوشنز کے بعد۔

جناب محمد عبدالسلام: جناب سپیکر صاحب، اس وقت ہر طرف فتنوں کا دور دورہ ہے اور فتنوں کے اس دور میں اس قرارداد کو نہایت ضروری سمجھ کر پیش کر رہا ہوں۔ جناب سپیکر صاحب، اس قرارداد کے لئے وقت دینے کا بہت بہت شکریہ۔

ہرگاہ کہ اسلامی جمہوریہ پاکستان کا قیام دین اسلام کی خاطر ہوا، اس بناء پر پاکستان کی قومی اور صوبائی اسمبلیوں نے وقتاً فوقتاً اسلامی عقائد کے تحفظ کے لئے مختلف اقدامات کئے ہیں۔۔۔۔۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: سر، مجھے بات کرنے دیں، پلیز۔

جناب سپیکر: کرنے دیتا ہوں، یہ ریزولیوشنز ختم ہونے دیں، اس کے بعد کروادونگا بات، ٹائم دیتا ہوں میں آپ کو ناں، اور بھی لوگ پوائنٹ آف آرڈر چاہتے ہیں، پہلے آپ کو دے دونگا۔ جی۔

جناب محمد عبدالسلام: ان عقائد میں اہم ترین عقیدہ ختم نبوت کا ہے، اس کے تحفظ کے لئے قومی اسمبلی نے مختلف قرار دادیں منظور کی ہیں جن میں اس عقیدے کی اہمیت اجاگر کرنے کی سعی کی گئی ہے۔ اس ایوان کی یہ رائے ہے کہ نبی کریم ﷺ خاتم النبیین ﷺ کی حرمت پر ہم سب مسلمان اپنا سب کچھ قربان کرنے کے لئے تیار ہیں، اس لئے میں اس معزز ایون میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ ہمارا ایمان ہے کہ محبوب آقا خاتم النبیین ﷺ سلسلہ نبوت کی آخری کڑی ہیں، آپ ﷺ کے بعد تا قیامت اس دنیا میں کوئی نبی یا رسولؑ نہیں آئے گا، لہذا صوبہ خیبر پختونخوا میں اس بات کو یقینی بنایا جائے کہ جب بھی پیارے نبیؐ حضرت محمد ﷺ کا نام مبارک آئے تو اس کے ساتھ لازمی طور پر خاتم النبیین لکھا اور پڑھا جائے۔ یہ معزز ایوان یہ بھی مطالبہ کرتا ہے کہ جس طرح پنجاب اسمبلی نے یہ اقدام کیا ہے، اسی طرح ہماری اسمبلی کی عمارت کے اندرونی اور بیرونی حصوں پر بھی سنہرے حروف میں "انا خاتم النبیین لا نبی بعدی"، حدیث مبارک کا اردو ترجمہ کے ساتھ لکھ دیا جائے تاکہ یہ اہم ترین عقیدہ ہر وقت ہر خاص و عام کے سامنے رہے اور ایمان کی تازگی کا سبب بنتا رہے۔ امید ہے ہمارا یہ اقدام روز محشر خاتم النبیین ﷺ کی شفاعت کے حصول کا ذریعہ بنے گا۔ شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the resolution, moved by the honorable Member, may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it; the resolution is passed.

ایک دو ریزولیوشنز رہ گئی ہیں، پھر آپ بات کرلیں۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: سر، پھر بعد میں ٹائم نہیں ہوگا، کوئی فائدہ نہیں۔

جناب سپیکر: اچھا ابھی جو فائدہ ہے کرلیں، کرلیں۔

(شور)

جناب سپیکر: کیا چیز؟

جناب میر کلام خان: جناب سپیکر صاحب، رولز کی خلاف ورزی یہاں پہ ہو رہی ہے، ہر قرارداد کے لئے ہر بار Rule relax کرنا ہوتا ہے اور یہ کس طرح قرارداد ہے کہ وہ اس طرح پیش ہو رہی ہے جناب سپیکر ؟

جناب سپیکر: دیکھیں، آپ سب آنریبل ممبرز ہیں، ویسے تو ایجنڈے پہ آنی چاہئیں اور دو دو مہینے بعد آتی ہے کہ دو سے زیادہ ہم لے نہیں سکتے۔ آج ٹائم مل گیا تو جن کے پاس ہیں جیب میں، وہ ساری دے دیں، تو ہم نے پاس کرنا شروع کر دیں جی۔

جناب میر کلام: جناب سپیکر، اس طرح ہو گا تو اس پہ نماز کا ٹائم آ جائے گا، یہ اختیار ولی صاحب کی جو تحریک التواء ہے۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، ڈیڑھ بجے نماز ہے، ہم ایک بجے ختم کریں گے اجلاس، نماز ڈیڑھ بجے ہے، ہم ایک بجے ختم کریں گے اجلاس کو، After ten minutes میں پوائنٹ آف آرڈر دونگا۔

تحریک التواء

Mr. Speaker: Detailed discussion on adjournment motion No. 343: Mr. Ikhtiar Wali, MPA, under rule 73 of the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa, Procedure and Conduct of Business Rules, 1988, Mr. Ikhtiar Wali, MPA, to please start discussion on his adjournment motion.

جناب اختیار ولی: شکریہ، آنریبل سپیکر!

(اس مرحلہ پر حزب اختلاف کے کچھ اراکین نکتہ اعتراض پر کھڑے ہو گئے)

(شور)

جناب سپیکر: آپ ہی کے ممبر کہتے ہیں کہ نہ کریں تو میں نے پھر کہا، نہیں کرتے، بس وہ ادھر سے یہ بھی کہتی ہیں نہ کریں، وہ بھی کہتے ہیں نہ کریں۔

(شور)

جناب سپیکر: چلیں جی، اختیار ولی صاحب، ایڈجرنمنٹ موشن پہ بات کریں۔

جناب اختیار ولی: شکریہ جناب سپیکر، میری یہ تحریک التواء جو تھی یہ ایک لیٹر جاری کیا گیا تھا خیبر پختونخوا حکومت کی طرف سے 13 اگست کو، کہ جس میں لکھا گیا تھا کہ:

The competent authority has been pleased to constitute a committee comprising the following for preparation of draft Bill for conferring the status of degree awarding institute of Government Post

Graduate Jehanzeb College, Swat as per directions of the honorable Chief Minister, Khyber Pakhtunkwa.

جناب سپیکر صاحب، اس کو Simply پبلک یوں لے رہی ہے کہ تعلیمی اداروں کو ہمارے صوبے میں تین سو چار (304) گورنمنٹ کالجز ہیں جو جہاں پہ بچے پڑھتے ہیں۔ جناب سپیکر صاحب، ان گورنمنٹ کالجز میں اور ان یونیورسٹیز میں وہ طلباء پڑھتے ہیں جو غریب ہیں وہ لوگ پڑھتے ہیں، جو رکشہ کا ڈرائیور ہے اس کا بچہ ہے، جو دکاندار ہے، جو مزدور کار ہے، جو ٹیکسی ڈرائیور ہے جو تانگہ چلاتا تھا، جو کسی کا ملازم ہے، اس کے بچے پڑھتے تھے۔ اب اگر یہ حالات آ جائیں، یہ ان کا ایک اقدام ہے کہ جس طرح ایم ٹی آئی ایکٹ یہ لائے تھے اور انہوں نے ہاسپیٹلز کو Privatize کر کے اس میں BoG system لایا جہاں پہ پہلے لوگوں کو صحت کی سہولیات فری میں ملا کرتی تھیں، اب ایم ٹی آئی کے بعد وہاں پر ایک ایک ایکسرے کے لئے Pay کرنا پڑتا ہے، So اگر یہ چیز ہوتی ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ سامنے بیٹھی ہوئی جو گیلری ہے، اس میں کچھ میں سمجھونگا جو بیوروکریسی کی جو گیلری ہے، جو پریس کی گیلری ہے اور یہ جو ہاؤس کے ممبرز ہیں ان میں Maximum لوگ ایسے ہیں جو گورنمنٹ کالجز سے پڑھ کر آئے ہیں جو یہ سسٹم لانا چاہتے ہیں بورڈ آف گورنرز کا اس کے بعد کیا ہوگا جناب سپیکر، آج ایک سمسٹر کی فیس ٹوٹل بنتی ہے چھ ہزار، ساڑھے چھ ہزار روپے، انہوں نے Design کیا ہوا ہے کہ ہم اس کو IM Sciences کو ماڈل بنا کر اس کو ایک Symbol بنا کر اس طرز پہ پوسٹ گریجویٹ جہانزیب کالج سوات پھر نوشہرہ And پھر Everywhere throughout the province خیبر پختونخوا کے تمام تین سو چار (304) کالجز کو BoG لا کر اس کو Privatize کر دیا جائے گا، تو کیا ہوگا؟ یہ میں نے جو اشارہ کیا ہے یہاں پہ، یہ پریس گیلری میں، یہ جو میرے دوست بیٹھے ہیں، اس ہاؤس کے ممبرز، وہ سامنے جو آفیسرز گیلری ہے، Ninety percent اس میں لوگ ایسے بیٹھے ہیں جو گورنمنٹ کالجوں سے پڑھ کر آئے ہیں، تو کیا جو انہوں نے دعویٰ کیا تھا کہ ہم Double standards of education کو ختم کریں گے، امیر اور غریب کے لئے ایک پیمانہ اور ایک سٹینڈرڈ ہوگا تعلیم حاصل کرنے کے لئے تو اس طریقے پہ تو جناب سپیکر، غریب کا بچہ آگے، میٹرک سے آگے پڑھنے کے لائق ہی نہیں رہے گا، ہماری شرح خواندگی Already بہت Low level پر ہے اور اگر یہ چیز نافذ ہو گئی تو آپ سمجھ لیں کہ ہم زمانہ جاہلیت کی طرف دوبارہ قدم نہیں اٹھائیں گے، بلکہ دوڑ کے اس میں داخل ہو جائیں گے۔ تو میری ان سے درخواست ہے کہ اس چیز کو واپس لیں اور اس پہ نظر ثانی کریں، Otherwise اس کے بڑے خراب نتائج

نکلیں گے۔ اچھا جناب سپیکر، اس ضمن میں جہانزیب کالج، نوشہرہ کالج، پبی کالج، پشاور، کوہاٹ، ڈی آئی خان، آپ کے ایبٹ آباد میں تمام جتنے سٹوڈنٹس ہیں، انہوں نے احتجاج بھی کیا ہے اور انہوں نے یہ مطالبہ کیا ہے کہ ان چیزوں کو واپس کیا جائے، ان کے لیکچررز، ان کے اساتذہ کرام بھی ساتھ میں تھے، پبلک اور سول سوسائٹی بھی ان کے ساتھ کھڑی ہے، So میں ان کو یاد دلاؤنگا کہ آپ نے تعلیمی ایمرجنسی کا نفاذ کیا ہوا تھا اور اس کا اعلان کیا ہوا تھا، تو برائے مہربانی آپ ان اداروں سے کمانے کی یہ سوچ ترک کر دیں۔ اگر یہ خدانخواستہ Privatize ہو جائیں تو میں جناب سپیکر، آپ کے نوٹس میں اور اس ہاؤس کے نوٹس میں یہ بات لانا میں ضرور چاہونگا کہ جب BoG بن گیا تو آپ دیکھیں کہ ہمارا جو اسلامیہ کالج ہے وہ Pandemic کے دنوں میں اپنے Dues pay کرنے کے قابل نہیں رہا تھا، عبدالولی خان یونیورسٹی مردان میں ایک ڈی ایم سی کا سرٹیفکیٹ لینے کے لئے وہاں پہ طالب علم کو آٹھ سو روپے کی فیس ڈالنا پڑتی ہے۔ اچھا یہ حالات ہیں ان کے BoGs اور Privatization تو اگر ہم اس طرف آئیں کہ Let suppose اول تو ہم اس کے ساتھ قطعاً Agree نہیں کرتے اور نہ ہم ان کو یہ کرنے دیں گے کیونکہ یہ دو چار چیزیں رہ گئی ہیں، دوائیاں بھی لوگوں کی رسد سے باہر ہو گئی ہیں، بجلی بھی رسد سے باہر ہے، گیس بھی، روزگار کا عالم یہی ہے جو آپ کے سامنے ہے، پوری قوم جانتی ہے، رہ گئی ہے ایک ایجوکیشن، اگر یہ Privatize ہو گئی، آج تو آپ نے ماڈل بنایا ہے، IM Sciences کا جو ایک سمسٹر کا میں نے جس طرح بتایا ہے کہ سرکاری کالجز میں ایک سمسٹر کی فیس وہاں پر ساڑھے چھ ہزار روپے نہیں بنتی اور IM Sciences کا جو Design ہے، اس پہ تقریباً ایک لاکھ روپے کا Per semester خرچہ آتا ہے، تو مجھے بتائیں جناب سپیکر، کوئی تانگے وال کا بچہ کیسے پڑھے گا، کوئی رکشہ ڈرائیور کا بچہ کیسے پڑھے گا، کوئی عام چھوٹا دکاندار جو دکان رکھتا ہے، جو بڑی مشکل سے ان حالات میں تبدیلی کے اس عالم میں اپنی زندگی گزار رہا ہے، وہ اپنے بچوں کو کیا تعلیم دلائے گا؟ اور سب سے بڑی بات جو Dangerous ہے جناب سپیکر، ہمارے پاس کالجز، یونیورسٹیز میں Space کم ہے، میرٹ نے ہمارے بچوں کو تعلیم کو Already اس سے الگ کر دیا ہے، ہمارے جب ایک ہزار بچے پاس ہوتے ہیں، اس میں سوڈیڑھ سو لوگوں کو داخلہ مل جاتا ہے، آٹھ سو کے قریب، بلکہ کچھ پلس، وہ اپنی ایجوکیشن کو Continue نہیں رکھ سکتے، So بجائے اس کے کہ ہم جائیں، ہم نئے کالجز بنائیں اس کو Sponsor کریں، اس کو Feed کریں، اس کو Subsidize کریں، ہمیں Privatization کی طرف نہیں جانا چاہیئے، حکومت کی جو پالیسی ہے Privatization

کی، ہم اس کو یکسر مسترد کرتے ہیں، جس طرح ہیلتھ کی انہوں نے MTI policy بنائی تھی جو جناب سپیکر، عوام اس کو Like نہیں کرتی، اس میں بہت بڑے مسائل آ گئے ہیں اور یہ دن آئے گا کہ ایک دن MTI کا سسٹم یہ لوگ خود واپس لیں گے، یہ نہیں لیں گے، تو کوئی اور آئے گا اس کو واپس لے لیا جائے گا لیکن میں ان سے یہ کمٹمنٹ چاہتا ہوں Floor of the House، جواب بالجواب نہیں، میرے سوال تو ویسے بھی کمیٹی میں بڑی مشکل سے جاتے ہیں، مجھے پتہ ہے اس پہ قد غنیں کہاں سے لگتی ہیں لیکن اس چیز کو چونکہ یہ تعلیمی معاملہ ہے، یہ فلور ہے، یہ عوامی اسمبلی ہے، میں ان سے کمٹمنٹ چاہتا ہوں، یہ کمٹمنٹ کریں کہ اس چیز کو، اس آرڈر کو یہ واپس لیں، صوبے کے تین سو چار (304) کالجز کی Privatization صوبے کے لوگ مسترد کرتے ہیں، یکسر مسترد کرتے ہیں، اگر یہ Impose کیا گیا تو ہم اس پہ بھرپور طریقے سے Agitate بھی کریں گے اور پشاور ہائی کورٹ میں اس کو چیلنج بھی کریں گے۔ شکریہ۔

<u>جناب سپیکر:</u> تھینک یو۔ نثار مہمند صاحب۔

<u>جناب نثار احمد:</u> ډیره مننه سپیکر صاحب۔ په ډیره اهمه موضوع باندې دلته زیر بحث راغلې ده ،زه خپله د داسے د ایکس فاټا د دہشت گردے ، زه دا د دہشت گردے وهلے علاقے سره تعلق لرم۔

<u>ایک رکن:</u> کورم پورا نہیں ہے۔

<u>جناب سپیکر:</u> کاؤنٹ کریں۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

<u>جناب سپیکر:</u> آپ کو ضرورت سے زیادہ جو فلور دیا جاتا ہے نا، آج آپ اس کا یہ React کر رہی ہیں، آئندہ ہم محتاط رہیں گے ان شاء اللہ، Count کریں جی، آپ کے لئے ڈپٹی سپیکر صاحب ہی ٹھیک ہیں، میں غلط آدمی ہوں، کریں جی، Count کریں بس شور نہ ڈالیں۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

<u>جناب سپیکر:</u> دو منٹ کے لئے گھنٹی بجائیں جی، دو منٹ کے لئے گھنٹی، دوبارہ بجائیں۔

(اس مرحلہ پر گھنٹی بجائی گئی)

<u>جناب سپیکر:</u> کورم کمپلیٹ ہو گیا جی نثار مہمند صاحب۔

جناب نثار احمد: که چرے دا څے دا ادارے Privatize کیږی او چې نن په دې اسمبلئ کښې، په دې لوئې جرګه کښې د پختونخوا کوم بحث زیر بحث دے ،زه دا یو خبره ډیره وضاحت سره کول غواړمه چې دې باندې خو اختیار ولی صاحب ډیر تفصیلی خبرې اوکړې، بار بار تکرار نه دے پکار خو صرف دومره سوال کومه، دومره تپوس کومه چې که مونږ هر څیز، هر څیز دې ته بوځو چې هغې نه کارخانه جوړ ؤ، هغې نه روزګار جوړ ؤ که، مونږ د تعلیم نه هم روزګار جوړ کړو او دا تعلیم Privatize کړو او غریب خلق د تعلیم نه لرې اوساتو نو آیا دوباره به دې ملک کښې بیا دهشت ګردی سر نه اوچتوی؟ دغه ځوانان به چرته ځی چې د دې یونیورسټو او د کالجونو هغه سمسټر چې هغه Pay کولې نه شی چې هغه اویا زره اتیا زره روپئ جمع کول وی د پینځه زرو په ځائې باندې؟ دا یو ډیر لوئې زیاتے دے ، ظلم دے ، پکار دا ده، زه هم دا مطالبه کومه چې دا بل دې واپس واخستلے شی او دا که تعلیم هم مونږه دې ته ورکړو څنګه چې مونږه هسپتالونه ورکړل، پکار دا ده چې مونږه دې سټیټ Welfare State جوړ کړو، مونږه دا بوځو او کارخانې ترې جوړ ؤ ،کارخانه دار ، دا کارخانه خو نه ده، دا ایجوکیشن دے ، د خدائے د پاره په تعلیم پورې مسئلې نورې نه دی کول پکار، تعلیم په تعلیم پریښودل پکار دی، دا قوم تعلیم یافته کول پکار دی، دوئ ته Facilities سهولتونه ورکول پکار دی، د دوئ نه سهولتونه اغستل نه دی پکار۔ ډیره مننه۔

جناب سپیکر: تھینک یو۔ میرے خیال میں یہ چار لوگ رہ گئے ہیں، دو دو، تین تین منٹ لے لیں، پھر منسٹر صاحب سے اصل تو بات وہ ہے کہ جو میسج تو ان تک۔۔۔۔۔

(نماز جمعہ کی اذان)

جناب سپیکر: بابک صاحب یہ کہتے ہیں کہ منسٹر صاحب کو ٹائم دے دیں، وہ ہاؤس کو بریف کر دیں، اس ایشو کے اوپر، ورنہ یہ ٹائم ختم ہو جائے گا، اگر آپ لوگ اجازت دیتے ہیں تو میں ان کو ٹائم دیتا ہوں۔ جی بابک صاحب، ورنہ یہ پھر Monday پہ چلا جائے گا۔

جناب سردار حسین: جناب سپیکر، میری تو یہ ریکویسٹ ہے، اخبارات میں آرہا ہے، تنظیموں میں بڑی تشویش ہے، منسٹر صاحب پہلے ہاؤس کو بریف کرلیں کہ کالجز کے حوالے سے حکومت کیا کرنا چاہتی ہے؟ اس کے بعد ہم بات کرلیں، تو میرے خیال میں تھوڑی ہمیں آسانی ہوگی۔

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب۔

جناب کامران خان بنگش (معاون خصوصی برائے اعلیٰ تعلیم): بہت شکریہ مسٹر سپیکر، میں Moverکا اور جنہوں نے اس کے اوپر بات کی ہے، میں سب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ یہ بہت ایک Important issue ہے جس پہ بہت زیادہ Politics کرنے کی کوشش کی گئی اور میں یہ سمجھتا ہوں، چونکہ میں تقریباً گیارہ مہینے یا دس مہینے سے ہائر ایجوکیشن کے Portfolio کو دیکھ رہا ہوں، تو مجھے یہ ذاتی طور پر یہ احساس ہے کہ ایک تو معاشرہ کا سب سے اہم طبقہ ہمارے اساتذہ کرام ہیں، پروفیسرز اور لیکچررز ہیں لیکن ساتھ ہی ساتھ میں نے یہ بھی دیکھا ہے کہ انتہائی معصوم بھی ہیں وہ، اسی طرح اگر ہم طلباء اور طالبات کی بات کریں تو ان کو بھی بہت آسانی کے ساتھ ورغلایا جاتا ہے، کچھ لوگ اپنی سیاست چمکانے کیلئے ایک بات کو بالکل دوسری جانب لے کر گئے اور چونکہ میں یہ سمجھتا ہوں کہ کچھ ایسوسی ایشنز کے ابھی ابھی الیکشنز بھی ہوئے تھے، تو انہوں نے بھی اپنی تھوڑی بہت سیاست چمکانی تھی اور ایک ایشو کو متنازعہ کرنے کی کوشش کی۔ مسٹر سپیکر، میں اگر آپ کو چونکہ اختیار ولی صاحب نے جو ایڈ جرنمنٹ موشن کی تھی اور میں نے اس دن بھی کہا تھا کہ یہ بڑی Important ہے کہ اس کے اوپر بحث کی جائے۔ سر، اے ڈی پی میں ایک پراجیکٹ ہم نے Propose کیا، سر، دنیا جہان میں جہاں پہ Accountability کا سسٹم نہ ہو یا سادہ الفاظ میں ہم سزا اور جزا کا سسٹم نہ لے کر آئیں، وہ ادارے، وہ ڈیپارٹمنٹس، وہ سکولز، وہ کالجز، وہ ہسپتال، وہ کسی صورت آگے نہیں جا سکتے یا وہ ایک چھوٹی سی آرگنائزیشن ایک کمپنی کیوں نہ ہو، جس میں سزا اور جزاء کا سسٹم نہ ہو۔ مسٹر سپیکر، تین سو تین (303) ڈگری کالجز ہیں خیبر پختونخوا میں اور اس سال ہم یعنی 22-2021 میں ان شاء اللہ چالیس کالجز ہم نئے بنا رہے ہیں مسٹر سپیکر۔ مسٹر سپیکر، ان میں یہ کامرس کے کالجز بھی ہیں ہمارے، ان کو ہم Specialize model کی طرف لے کر جا رہے ہیں۔ مسٹر سپیکر، اس کے بعد دنیا بہت بدل گئی، آئی ٹی آ گئی، بزنس آ گیا، تو ہم نے یہ Propose کیا کہ Directorate General of Commerce کو ہم Directorate General of Business & IT Study کریں اور یہاں پہ ہم Specialized courses تک پڑھانا شروع کر

دیں۔ مسٹر سپیکر، تین سوتین (303) کالجز میں بہترین کالجز جن کا ہم نے Criteria define کیا، جس میں ہم یہ سمجھتے ہیں کہ ان میں تھوڑی بہت Investment کر کے، سرمایہ کاری کر کے ہم ان کالجز کو اٹھا سکتے ہیں لیکن مسٹر سپیکر، قوانین ایسے تھے کہ کچھ قوانین 1934 کے موجود تھے کالج کونسلز کے، جس میں پرنسپل کے پاس یہ اختیار بھی نہیں ہوتا تھا کہ وہ ایک وائٹ بورڈ خرید سکے، وہ ایک کالج کے لئے فرنیچر خرید سکے، ہم نے مسٹر سپیکر، پہلی دفعہ اس کے اوپر کام شروع کیا، میں شکریہ ادا کرتا ہوں اس Floor of the House پہ وزیراعلیٰ صاحب کا اور صوبائی کابینہ کا جو انہوں نے ہماری Proposal accept کی، ہم نے کہا کہ تیس جو اچھے کالجز ہیں، ان کو اٹھانے کیلئے ہمیں Initially ساٹھ کروڑ روپے دے دیئے جائیں جو پرنسپل کے اختیار میں ہو، ان کو پتہ چلے کہ اس جگہ پہ مجھے ہال کی ضرورت ہے، لیکچر تھیٹر کی ضرورت ہے، یہاں پہ مجھے لائبریری کی ضرورت ہے، یہاں پہ مجھے فرنیچر کی ضرورت ہے، یہاں پہ وائٹ بورڈ کی ضرورت ہے، یہاں پہ وائٹ واش کی ضرورت ہے، یہ مسٹر سپیکر، پرنسپل کے پاس اختیار نہیں تھا، تو تیس ماڈل کالجز جن کو Initially ہم نے Perceive کیا تھا لیکن Nomenclature کے اوپر لوگوں کا تھا، تو اس میں کسی صورت، کسی جگہ پہ جس کی اختیار ولی صاحب بات کریں، ان کو بھی Misguide کیا گیا، کسی جگہ پہ نہ نوشہرہ کالج کی بات تھی، نہ گورنمنٹ کالج کی بات تھی، وہ میرے حلقہ میں ہے، کوئی Privatization کی بات نہیں تھی، ہم نے کہا ساٹھ کروڑ روپے اٹھا کر ہم کالجز کو دیں، وہ اپنی ضروریات کے مطابق وہاں پہ Requirements fulfill کریں جس طرح کہ Parent Teacher Councils ہیں، اسی طرح کالج کے پرنسپل کو Empower کیا جائے تو یہ ساٹھ کروڑ روپے ہم نے منظور کئے جو بہترین تیس کالجز ہیں، اس کے بعد مسٹر سپیکر جو Average performing colleges ہیں جن میں Enrolment بھی زیادہ نہیں ہے، جن میں اکیڈمک کے پروگرامز بھی زیادہ نہیں ہیں، وہاں پہ انفراسٹرکچر بھی اتنا زیادہ نہیں ہو تو ان کو Average performing colleges کیلئے ہم نے بجٹ میں ایک ارب روپے رکھے، یعنی A category Colleges کیلئے ساٹھ کروڑ روپے تیس کالجز کیلئے، باقی کیلئے ایک ارب روپے اور جو سب سے Low performing colleges ہیں، ان کیلئے ہم نے کہا کہ سب سے Best performing principals کو لے جائیں Best performing teachers کو لے جائیں، وہاں پہ ہم کمیونٹی کو Elected representatives کو Involve کریں تاکہ Enrolment بڑھے، وہاں پہ کچھ ایسے ہمارے کالجز ہیں جن میں ایک ایک

سٹوڈنٹ کے اوپر ہمارا سالانہ چودہ چودہ لاکھ روپے خرچہ آتا ہے، اس پورے Scenario میں کہیں پہ Privatization کی بات نہیں ہے لیکن اس ایشو کو Exploit کرنے کے لئے کچھ لوگوں نے ہمارے معصوم اساتذہ، پروفیسرز، سٹوڈنٹس کو ورغلانے کے لئے اس کو Politicize کیا اور وہ Politicization اس حد تک بڑھی کہ سٹوڈنٹس روڈوں پہ نکلے۔ اب مسٹر سپیکر، Simple سی ایک بات ہے کہ اگر سمسٹر کی فیس تین ہزار روپے ہے تو ہمیں Privatization کرنے کی کیا ضرورت ہے؟ اگر فیس بڑھانی ہے تو وہ تو میرے اختیار میں ہے، میں کہہ دونگا کہ اس سمسٹر کی فیس تین ہزار روپے سے ایک لاکھ روپے کر دی جائے، اس میں Privatization کہاں پہ آ گئی؟ یا اس کے لئے BoG بنانے کی کیوں ضرورت ہے؟ جو ایک چیز میرے اختیار میں ہے کہ میں فیس بڑھا سکتا ہوں، میں فیس گھٹا سکتا ہوں، میں فیس معاف کر سکتا ہوں، تو اس میں یہ بات کہاں پہ آ گئی؟ لیکن یہ ایک Concocted Campaign تھی Tailored تھی، ہائر ایجوکیشن کے اساتذہ کرام کو خدانخواستہ ادھر کے سٹوڈنٹس کو Discredit کرنے کی اور وہ آواز یہاں تک پہنچی اور یہ ضروری ہے کہ یہاں پہ میں Clear کر دوں کہ ان کو بھی Misguide کیا گیا۔ مسٹر سپیکر I M Sciences کی جو یہ بات کریں، I M Sciences کوئی Private institution نہیں ہے، I M Sciences کو Chair کرتے ہیں گورنر صاحب، میں اس میں ممبر ہوں، آپ خود مسٹر سپیکر رہ چکے ہیں ہائر ایجوکیشن میں، مسٹر سپیکر، یونیورسٹیوں میں اگر بورڈز ہیں تو وہ کہاں پہ Privatized ہیں؟ سنڈیکیٹ، سینیٹ ہیں، وہ کیسے Privatize ہوئے؟ مسٹر سپیکر، تین سو تین (303) کالجز ابھی Operational ہیں، چالیس کالجز اس سال نئے بن جائیں گے، مسٹر سپیکر، پہلی دفعہ تیس کالجز کی ہم نے Feasibility conduct کی، Third party feasibility کہ ہمیں پتہ چلے کہ کن کن جگھوں پہ ضروریات ہے؟ کوئی پولیٹیکل وہ نہ ہو، یعنی Political basis پہ کچھ نہ ہو، ہم نے کنسلٹنٹ کو Hire کیا، اس نے Feasibility conduct کی، سدرن اضلاع کی میں بات کر رہا ہوں، بارہ قبائلی اضلاع میں بارہ نئے کالجز بنانے کے لئے ہم نے Feasibility conduct کی مسٹر سپیکر، Enrolment بڑھانے کے لئے ہم نے مسٹر سپیکر، پینتالیس بسیں Purchase کر دی ہیں اور وہ ان شاءاللہ پندرہ سے بیس دنوں میں صرف قبائلی اضلاع کے لئے پینتالیس HIACE پہنچ جائیں گی جن کو قبائلی اضلاع کے کالجز میں حوالے کر دیں گے کیونکہ وہاں پہ لڑکیوں کی Enrolment بہت زیادہ ضروری ہے کہ ہم بڑھائیں۔ مسٹر سپیکر، پہلی دفعہ Settled اضلاع میں لڑکیوں کے کالجز اور جو یقیناً

لڑکوں کے بھی، لیکن زیادہ ہم نے فوکس کیا لڑکیوں کے کالجز کے اوپر، کہ وہاں پہ ہمیں Feasibility بنا کر دیدی جائے، Last week مجھے بتایا، کنسلٹنٹ نے مجھے بریف کیا کہ تین سو تیرہ (313)HIACE کی ہمیں ضرورت ہے جس کے اوپر ایک اعشاریہ نو (1.9) ارب روپے ہم Invest کریں گے ان شاء اللہ، ہمیں Settled اضلاع میں Pink buses کا مسٹر سپیکر، آپ کو پتہ ہے، ہم نے وہ گرلز کالجز میں دیدی ہیں، وہ تیرہ Buses ہم نے گرلز کالجز میں دیدی ہیں کہ ہم نے جو خواتین ہماری بہنیں ہیں، بچیاں ہیں ہماری، ان کو ٹرانسپورٹ کی Facility دی۔ مسٹر سپیکر، میں Quick آپ کے لئے Statistics دے رہا ہوں کہ انیس سو (1900) لیکچررز ہم نے پبلک کمیشن کو دیدیئے Over night، میں یہاں پہ دوبارہ سے شکریہ ادا کرتا ہوں وزیراعلیٰ صاحب کا اور فنانس ڈیپارٹمنٹ کا، تیمور کا، باسٹھ کروڑ روپے سالانہ کی ہمیں Financial implications آئیں گی، اگر انیس سو (1900) لیکچرار کو ہم Hire کریں گے مسٹر سپیکر، انیس سو (1900) لیکچرار کے لئے باسٹھ کروڑ روپے جب وہ Hire ہو جائیں گے تو تب ہمیں ہوں گے، مجھے انہوں نے ایشورنس دی ہے، تیمور خان نے، کہ جی آپ فی الحال Temporary basis پہ لیکچررز کو Hire کریں اور ہم آپ کو باسٹھ کروڑ روپے سالانہ دیں گے۔ مسٹر سپیکر، قبائلی اضلاع کے لئے دو سو نو (209) اساتذہ کرام کی جو Deficiency تھی وہ ہم نے Adhoc basis پر Hire کر دیئے ہیں تاکہ وہاں پہ ٹیچرز کی Deficiency نہ ہو۔ مسٹر سپیکر، میں نے آپ کو تفصیلاً بات بتادی ہے، دو ارب روپے ہم نے اس سال بجٹ میں یونیورسٹیوں کے لئے رکھے ہیں کہ جن یونیورسٹیوں کے مالی مسائل ہیں حالانکہ آپ کو علم ہے مسٹر سپیکر، کہ وہ فیڈرل گورنمنٹ ان کو فنڈ کرتی ہے لیکن ہم نے صوبائی خزانے سے دو ارب روپے کی رقم دے دی ہے اور باقی یونیورسٹیوں کو ہم نے کہا کہ اگر اس سے Over and above آپ کو چاہیئے تو آپ ہمیں پلان دیں۔ اس میں مسٹر سپیکر، کسی جگہ پر Privatization کی بات نہیں ہوئی، اب یہ Privatization کا شوشہ کیوں چھوڑا گیا؟ یہ میں ہاؤس پہ چھوڑتا ہوں یا ادھر سٹوڈنٹس کو کیوں ورغلایا گیا؟ ادھر اساتذہ کرام کو جو ہمارے بڑے Respectable ہیں، سوسائٹی کے، ہمارے معاشرے کے معمار ہیں وہ، وہ جیسے انہوں نے کہا کہ بہت زیادہ لوگ یہاں پہ سرکاری ہماری ان بنچز سے سرکاری سکولوں سے لوگ پڑھے ہیں، میں بھی سرکاری سکول سے پڑھا ہوں، سرکاری کالجز سے لوگ پڑھے ہیں، ہمارے سرکاری کالجز الحمداللہ بہترین Delivering colleges ہیں لیکن کچھ لوگوں نے ان کو متنازعہ کرنے کی کوشش کی، میں آپ کو تین ہزار فی سمسٹر ہم چارج کرتے ہیں مسٹر

سپیکر، ایسے کالجز بھی ہمارے پاس ہیں، کیونکہ غریب لوگوں کے لئے وہ بنے ہیں، تو مسٹر سپیکر، فیس بڑھانے کی جو بات ہے وہ تو یہاں پہ Rule out ہو گئی کہ اگر ہم نے فیس بڑھانی ہوتی تو ہمیں کوئی ضرورت نہیں تھی Privatization یا BoGs لانے کی، وہ ہمارے پاس اختیار ہے کہ بیک جنبش قلم ہم اس کو تین ہزار روپے سے ساٹھ ہزار روپے کر دیتے، کوئی ایسا پلان نہیں تھا اور نہ ہے۔ اب مسٹر سپیکر، جو Specific instance کی بات ہے، اس سے پہلے میں آپ کو صرف یہ بتا دوں کہ اب ہم Specialized education colleges کی طرف جا رہے ہیں جن میں Law colleges، Seven Law colleges، چونکہ وہ بار کونسل کے ممبر بھی ہیں خوشدل خان، میں ان کی طرف گیا، میں نے ان سے بات کی کہ ہمیں Seven Law colleges کیونکہ صوبے میں Law fraternity کی بہت ڈیمانڈ ہے، ہمارے سٹوڈنٹس جانا چاہتے ہیں جو انہوں نے بات کی کہ میرٹ اتنا High ہوتا ہے کہ کچھ لوگ تو ان کو ہم Specialized colleges بنا رہے ہیں۔ Business and IT Study کی ہم نے بات کی، کل مسٹر سپیکر، میری ملاقات ہوئی ہے شفقت محمود صاحب کے ساتھ اور ہم نے ان سے ریکویسٹ کی ہے کہ نیشنل کالج آف آرٹس پشاور میں بنایا جائے، ہم زمین دیں گے، ہم بلڈنگ دیں گے ان کو، ہم Resources دیں گے لیکن نیشنل کالج آف آرٹس بنایا جائے۔ مسٹر سپیکر، COMSAT کے لئے ہماری ان کے ساتھ فیڈرل سائنس وٹیکنالوجی منسٹری کے ساتھ ہماری بات چل رہی ہے کہ COMSAT University بنائی جائے خیبر پختونخوا میں، تو یہ خیبر پختونخوا کا وہ Vision ہے کہ ہم کسی صورت نہ فیس بڑھا رہے ہیں، نہ Privatize کر رہے ہیں اور جیسے میں نے کہا نہ ایڈورڈ کالج Privatized ہے، نہ I M Sciences privatized ہے، نہ تیس یا اکتیس یونیورسٹیاں Privatized ہیں، پبلک سیکٹر کی ہیں وہ، لیکن ان چیزوں کو متنازعہ کر دیا گیا۔ مسٹر سپیکر، جہانزیب کالج پہ میں وزٹ کے لئے گیا، وہاں کے پرنسپل صاحب نے کہا کہ اس کو Degree Awarding Status دیا جائے کیونکہ بڑا تاریخی 1960 میں وہ کالج بنا ہے، اس کو Degree Awarding Status دیا جائے کہ پوسٹ گریجویٹ جہانزیب کالج ایک ڈگری دینا شروع کر دے، کوئی Privatization کی بات نہیں ہے مسٹر سپیکر، اور انہوں نے جو ایڈجرنمنٹ موشن پیش کی ہے، انہوں نے نوشہرہ کی بھی بات کی ہے، کوئی ایسی Consideration نہیں ہے کہ نوشہرہ کو بھی ہم کر رہے ہیں۔ مسٹر سپیکر، وہ کمیٹی جب ہم نے بنائی اور ان کے پاس وہ نوٹیفیکیشن بھی موجود ہے، اس میں ہم نے Categorically تین چار باتیں کیں کہ

ایک تو سٹوڈنٹس کی فیس نہ بڑھے، اگر ہم Degree Awarding Status دے بھی رہے ہیں جو کہ ابھی صرف ایک آئیڈیا ہے، ایک Suggestion ہے تو اس میں فیس نہ بڑھے سٹوڈنٹس کی۔ مسٹر سپیکر، دوسرا ہم نے رکھا کہ اساتذہ کرام کے Civil servant nature کو Disturb نہ کیا جائے، یہ دوسری بڑی Consideration ہے۔ تیسری بڑی Consideration یہ ہے کہ جو موجودہ Best performing principals اور اساتذہ کرام ہیں، ان کو ہم ادھر Incentivize کریں، اگر کوئی بندہ اچھا Deliver کر رہا ہے تو ان کو ہم زیادہ پیسے دیں لیکن Not at the cost of an increase in the fee structure کہ سٹوڈنٹس کو کسی صورت فیس نہ بڑھے ان پر، لیکن یہ مسٹر سپیکر، بہت آپ کو پتہ ہے، آپ نے خود وہ Quality Assurance Cell یا Quality Assurance Program بنایا تھا، ہم نے ان کو کہا کہ آپ Proposal کے ساتھ صرف آ جائیں کیونکہ وہاں پہ آرٹیکل چھپنا شروع ہوئے ہیں سوات میں، وہاں پہ اساتذہ کرام نے ڈیمانڈ کرنا شروع کر دیا ہے، میں نے اساتذہ کرام کی جو ایسوسی ایشن ہے ان کے ساتھ میرے جب مذاکرات ہو رہے تھے، میں نے ان کو کہا کہ یہ جو پراسیس ہو گا تو میرے آفس تک آئے گا، میرے آفس کے بعد یہ چیف منسٹر اور کیبنٹ اور اسمبلی کے پاس جائے گا۔ میں نے ان کو یہ ایشورنس دی کہ جو بھی بل آئے گا، میں آپ کو یہ Assure کراتا ہوں کہ جب میرے آفس آئے گا، میرے آفس سے تب تک آگے نہیں جائے گا جب تک میں تمام سٹیک ہولڈرز کو Consult نہ کروں، آپ کو میں اپنے ساتھ نہ بٹھاؤں، آپ کے Reservations ان کے اوپر Clause by clause میں آپ کے ساتھ ڈسکس کر رہا ہوں، اگر آپ کے Reservations ہیں تو میں آپ کو Assure کراتا ہوں کہ یہ میرے آفس سے آگے نہیں جائے گا۔ ان کو میں نے اردو میں سمجھایا، ان کو میں نے انگلش میں سمجھایا، میری اتنی اچھی انگریزی نہیں ہے جتنی صلاح الدین کی ہے لیکن میں نے کوشش کی، میں نے ان کو پشتو میں سمجھایا کہ The file will not be moved from my office until and unless you guys are taken on board. یہ میں نے بارہا ان کو سمجھایا لیکن اس کے باوجود انہوں نے کہا کہ جی یہ ہم اس سے Satisfied نہیں ہیں اور یہ کہ جی جہانزیب کالج کو Privatize کر رہے ہیں، نوشہرہ کالج کو کر رہے ہیں، گورنمنٹ کالج کو کر رہے ہیں، ایسی تو کوئی بات ہی نہیں ہے، جہانزیب کالج کے پرنسپل نے اور اساتذہ کرام نے یہ ڈیمانڈ کی اور وہ ڈیمانڈ بہت High level پہ، اخبارات میں آرٹیکل چھپنا شروع ہوئے کہ جی اس کو Degree Awarding Status دیا

جائے۔ ہم اس بات پہ Committed ہیں، خیبر پختونخوا حکومت کہ نہ ہم کالجز کو Privatize کریں گے ان شاء اللہ، نہ ہم نے ہسپتالوں کو Privatize کیا، Privatization یا نجکاری کا ایک الگ ساوہ ہے، اس کو آپ اس کے ساتھ نتھی نہ کریں، نہ ہم کالجز سے پیسہ کمانا چاہتے ہیں، ہم یہ سمجھتے ہیں کہ Mini جامعات ہیں، تو مسٹر سپیکر، یہ بات یہاں پہ Clear ہوتی ہے کہ ہم Enrolment بڑھانا چاہتے ہیں، ہم Quality education دینا چاہتے ہیں، ہم Specialized education کی طرف جانا چاہتے ہیں۔ فائنل میں میں صرف، Finally یہ میں بات کر رہا ہوں مسٹر سپیکر، Privatization کی اگر آپ بات کرتے ہیں تو آپ ہسٹری اٹھا کر دیکھ لیں کہ کس حکومت نے سب سے زیادہ Privatization کی، کس حکومت نے کہا کہ ہم سٹیل ملز کو ایک روپے میں بیچ دیا ہے؟ آجائے کوئی مسٹر سپیکر، کس نے بینکوں کو Privatize کیا؟ یہ میں اس فلور پہ آپ کے اوپر میں چھوڑتا ہوں۔ میری یہ درخواست ہے آپ کے توسط سے کہ ہر معاملے کو متنازعہ نہ کیا جائے اور میں آپ کے توسط سے اساتذہ کرام کو بھی یہ پیغام دیتا ہوں کہ وہ اپنے آپ کو اور اپنی Fraternity کو نقصان نہ پہنچائیں، مجھے یہ نہ کہیں آپ کہ کوئی بھی نہیں کر سکتا، کوئی مائی کا لعل بھی نہیں کر سکتا، ہم کر سکتے ہیں لیکن ہم نہیں کریں گے مسٹر سپیکر، ہمارے پاس اللہ کے فضل و کرم سے دو تہائی اکثریت ہے، ہم ایک Private Members` Day کے اوپر ہم تیس کالجز کو کر سکتے ہیں، پچاس کالجز کو کر سکتے ہیں، سو (100) کو کر سکتے ہیں لیکن مسٹر سپیکر، ایسی کوئی چیز Under consideration نہیں ہے، یہ میں Floor of the House پہ کہہ رہا ہوں، میری ریکویسٹ ہے سب سے کہ ان لوگوں کو Discourage کریں جو ان معاملات کو پیچیدہ کرتے ہیں، ان معاملات کو متنازعہ کرتے ہیں اور ہمارے اساتذہ اور سٹوڈنٹس کو ورغلاتے ہیں۔ بہت شکریہ، مسٹر سپیکر۔

Mr. Speaker: Thank you very much. The sitting is adjourned till 2:00 pm, Monday, 20th September, 2021.

(اجلاس بروز سوموار مورخہ 20 ستمبر 2021ء بعد از دوپہر ایک بجے تک کیلئے ملتوی ہو گیا)